

ہیں چکوزی شریف کے شاہ ولایت بالیقین ☆ ہر عزت ہر شرف ہے شایان نور الدین

۷۸۷  
۹۲  
۳۱۳

# حکیر نور

حسب الارشاد

پیر طریقت زہر شریعت حضرت صاحبزادہ الحاج خواجہ

پیر محمد یوسف فاروقی چشتی سیالوی

زیب آباد آستان عالیہ چشتیہ امینیہ  
چکوزی شریف

تالیف لطیف

صاحبزادہ فخر الامین فاروقی المعروف پیر خان

چکوزی شریف تحصیل گھارمیاں ضلع گجرات

میاں صاحب ہے لقب جہاندا عاشق ذات الہی  
خاص چکوڑی اندر حضرت کان علم دی آہی!

۷۸۷  
۹۲  
۳۱۳

استاذ العلماء، برہان الاصفیاء، سند العاشقین، دلیل العارفین  
حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندی  
آف چکوڑی شریف کے حالات زندگی کا جامع تذکرہ  
(الموسوم بہ)

# ذکر نور

صاحب الارشاد

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ الحاج خواجہ

پیر محمد یوسف صاحب فاروقی چشتی سیالوی

زیب سجادہ آستانہ عالیہ چشتیہ امینیہ چکوڑی شریف

تالیف لطیف

صاحبزادہ فخر الامین فاروقی المعروف پیر خان

چکوڑی شریف تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں)

نام کتاب	:	ذکر نور
مؤلف	:	فخر الامین فاروقی
نظر ثانی	:	صاحبزادہ فیض الامین صاحب فاروقی ایم۔ اے۔ چشتی سیالوی
		آستانہ عالیہ مونیال شریف
پروف ریڈنگ	:	حضرت مولانا علامہ محمد عبدالغفور صاحب قادری مظہری
		ناظم اعلیٰ جامعہ غوثیہ مظہر الاسلام فتح پور تحصیل ضلع گجرات
		<b>اشاعت اول</b>
تعداد	:	1000
ہدیہ	:	100
کمپوزنگ	:	احسان اللہ (کلیئر پرنٹنگ پریس گجرات 0300-6240775)
الناشر	:	فخر الامین فاروقی
تعاون خصوصی	:	چوہدری محمد افضل صاحب آف چکوڑی بھیلووال (حال مقیم حسین)
		چوہدری محمد اعجاز صاحب آف چکوڑی بھیلووال (حال مقیم اٹلی)

## کتاب ملنے کے پتے

- ۱۔ دربار عالیہ چشتیہ امینیہ بمقام وڈا کمانہ خاص چکوڑی بھیلووال شریف ضلع گجرات
  - ۲۔ صاحبزادہ فرید الامین فاروقی بمقام مونیال ٹھیکریاں شریف ضلع گجرات
  - ۳۔ محمد عنایت حسین چشتی بمقام وڈا کمانہ خاص مونگ تحصیل ضلع منڈی بہاؤالدین
- برائے رابطہ: دربار عالیہ امینیہ چکوڑی شریف فون: 0300-9627286

marfat.com

Marfat.com

## فہرست مضامین ذکرِ نور

صفحہ نمبر	نام مضامین	نمبر شمار
1	نام کتاب: ذکرِ نور	1
2	جملہ حقوق	2
9	انتساب	3
10	اظہار تشکر	4
11	تقریظ۔۔۔ بر کتاب ہذا	5
14	قطعہ تاریخ اشاعت ”ذکرِ نور“	6
15	عرض مؤلف	7
18	مناجات بجناب مجیب الدعوات	8
19	نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	9
20	در مدح عارفانِ کاملان رحمۃ اللہ علیہم اجمعین (اشعار)	10
21	بدرگاہِ خواجگانِ نقشبند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین (اشعار)	11
22	قارئین محترم!	12
23	قصیدہ شفاعیہ	13
28	بیاد چکوڑی شریف (منقبت)	14

29	چکوڑی شریف	15
38	منقبت نظر عقیدت	16
39	ذکر اسلاف خاندان نوریہ امینیہ	17
40	ذکر حضرت شاہ بھیکھ رحمت اللہ علیہ	18
41	موضع ککھ	19
43	حضرت شاہ بھیکھ رحمت اللہ علیہ کی کرامات	20
48	حضرت شاہ بھیکھ رحمت اللہ علیہ کی اولادِ پاک	21
52	شجرہ نسب (حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ)	22
55	شجرہ نسب پنجابی (اشعار)	23
64	(اشعار) در مدح حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندی	24
65	حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب کے حالات زندگی	25
65	ولادت باسعادت	26
66	تعلیم و تربیت	27
67	سلسلہ ارادت	28
69	سلسلہ نقشبندیہ و قادریہ کا بیان	29
70	چکوڑی شریف میں آمد	30
71	معمولات تدریس	31
71	لباس	32

72	عادات و اخلاق	33
73	قناعت اور توکل	34
74	آپ کے سر مبارک پر نور کا موجود رہنا	35
78	انگریز کی ملازمت سے انکار	36
79	انگریز کی ناپاک سازش کا جواب	37
80	حکومت کی شرعی بیج مقرر کرنا	38
83	تصنیف و تالیف	39
85	مستقبل کا حال جاننا	40
85	آپ کی کرامات	41
85	دل کی بات جان لینا	42
87	آپ کا روحانی کرشمہ	43
88	جنوں کا گندم پینے والی چکیاں چلانا	44
90	جنات کا ذکر	45
91	وہ عادات جن پر عمل کی وجہ سے آدمی نیک ہو جاتا ہے	46
93	قلمی کتب میں سے کچھ آپ کے ارشادات	47
94	درو پاک کے بارے میں	48
95	چوتھے کلمے کا ذکر اور اس کے پڑھنے کا ثواب	49
96	مشہور تلامذہ	50

96	شمس العلماء مولانا علامہ عبدالکحیم صاحب کلانوری	51
97	حضرت مولانا علامہ شیخ محمد عبداللہ صاحب "آف چک عمر"	52
98	آپ کی ولایت کے متعلق ایک شخص کا سوال کرنا	53
99	انتقال پر ملال	54
101	آپ کی قبر مبارک	55
102	آپ کا فیض جاوداں	56
102	اولادِ پاک	57
103	عرس مبارک	58
104	تاریخ وفات	59
105	تاریخ وفات (حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور الدین صاحب)	60
108	تاریخ وفات	61
110	چکوڑی شریف میں آپ کے عقیدت مند	62
111	جناب میاں محمد انور صاحب	63
113	جناب حافظ نور احمد صاحب	64
115	جناب حافظ سلطان محمود صاحب	65
117	جناب چوہدری ملکھو مہر صاحب	66
120	(اشعار) بدرگاہ مجیب الدعوات	67
121	بدرگاہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ (اشعار)	68

122	در مدح خواجگان نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین (اشعار)	69
122	اشعار	70
123	مونیاں شریف	71
127	نذیر اہل کرم (منقبت)	72
128	حضرت مولانا علامہ حافظ علم دین صاحب فاروقی کے حالات زندگی	73
129	مونیاں شریف میں آمد اور سلسلہ درس و تدریس	74
132	اولادِ پاک	75
133	تاریخ و وفات (حضرت مولانا علامہ حافظ محمد علم دین صاحب)	76
134	حضرت مولانا علامہ حافظ عبدالرشید صاحب فاروقی	77
136	شریعت مصطفیٰ ﷺ و طریقت کے بارے میں	78
139	سلسلہ نقشبندیہ کے بارے میں	79
140	ہوش دروم	80
141	نظر بر قدم	81
143	خلوت در انجمن	82
146	سفر در وطن	83
146	ظاہر کا سفر	84
147	باطن کا سفر	85
148	یاد کرو	86



153	بازگشت	87
154	نگاہداشت	88
155	یادداشت	89
156	وقوف زمانی	90
156	وقوف عدوی	91
157	وقوف قلبی	92
158	بارہ کلموں کے فائدے	93
161	ذکرِ دوامی	94
162	کلمہ طیبہ کے چند فضائل	95
164	استغفار	96
164	قرض سے نجات	97
165	اپنے گناہوں کو یاد کرنا اور بے حساب جنت میں جانا	98
166	حرفِ آخر	99
167	اس کتاب کی تیاری میں کون سی کتب سے مدد لی گئی؟	100

# انتساب

بندہ ناچیز اپنی اس تالیف حنیف کو

سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور و معروف روحانی پیشوا

حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحب

دائم الحضورؒ آف قصور شریف کے سجادہ نشین

حضرت صاحبزادہ ابوالفیض پیر سید منیر احمد شاہ صاحب بخاری

کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے

جو کہ آج بھی اپنے بزرگوں کی مسند ارشاد پر بیٹھ کر خلق خدا کو

روحانی فیض دے رہے ہیں اور مجھ جیسے کئی حقیر

ان کی زیارت سے مشرف ہو کر فیض یاب ہو رہے ہیں!

کر قبول افتدز سے عزہ شرف

ماہنامہ "انتساب" میں شائع

marfat.com

Marfat.com

## اظہار تشکر

حضرت مولانا علامہ صاحبزادہ فیض الامین صاحب فاروقی چشتی سیاونی  
 زیب سجادہ آستانہ عالیہ مونیان شریف کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ  
 آپ نے اس کتاب ”ذکر نور“ کو خوب سے خوب تر بنانے پر بھرپور توجہ  
 صرف فرمائی اور قدم قدم پر میری راہنمائی کی اور اپنے مفید مشوروں سے بھی  
 نوازا اس کے علاوہ میں اپنے عم محترم پیر سیال کے منظور نظر شیخ الحدیث  
 والتفسیر حضرت قبلہ پیر سید مراتب علی شاہ صاحب زیب سجادہ آستانہ  
 عالیہ حسینیہ سلہو کے شریف کا بھی مشکور ہوں کہ آپ نے اس کتاب کے  
 مسودہ کا بھرپور مطالعہ کیا اسے قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اپنے گراں قدر  
 تاثرات سے نوازا۔ میری حوصلہ افزائی فرمائی میں ان کے لیے دعا گو ہوں  
 کہ اللہ رب العزت ان حضرات کے علم و عمل اور عمر میں برکت عطا فرمائیں۔  
 آمین ثم آمین۔

دعا گو: احقر العباد فخر الامین فاروقی

## تقریظ بر کتابِ هذا

نُحَمِّدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
 کتابِ مستطاب "ذکرِ نور" کا مطالعہ کیا ہے جو کہ حضرت مولانا صاحبزادہ  
 فخر الامین فاروقی دامت برکاتہم العالیہ نے تالیف فرمائی ہے۔ جس میں اسلاف  
 خاندانِ نور یہ امینہ کا ذکر کرتے ہوئے موصوفِ مؤلف نے اپنا سلسلہ حضورِ بابا فرید  
 الدین گنج شکر تک پہنچایا ہے، اور شاہِ بھیکھو فتاویٰ اللہ کا ذکر فرمایا ہے۔  
 بالخصوص حضرت علامہ حافظ محمد نور الدین فاروقی نقشبندیؒ کا تذکرہ فرمایا ہے  
 اور خاص طور پر ان کے اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی عملیات کی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے  
 بھی لکھا ہے۔

جناب حافظ محمد نور الدین نور اللہ بنور الیقین و شرف اللہ صدرہ  
 بمتابعت سید المرسلین ﷺ کی چکوڑی شریف آمد کا مفصل تذکرہ لکھا ہے۔  
 کتبِ درسِ نظامی کی تدریس آپ کا مشغلہ تھا۔ تشنگانِ علم دور دور سے چلے آتے علم  
 سے مالا مال ہو کر جاتے۔

علاوہ ازیں آپ کی کرامتوں کا ذکر کیا ہے جو کہ قابلِ مطالعہ ہیں۔ ہمیشہ  
 آپ نے انگریز کی نوکری سے اعراض فرمایا۔

آپ کی تصانیف کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ جس میں قافیہ ابنِ حاجب کی شرح

بزبان فارسی بھی شامل ہے۔

مشہور تلامذہ میں حضرت مولانا عبدالقیوم سندھی، علامہ عبدالحمید کلا نوری،

شیخ محمد عبداللہ صاحب آف چک عمر وغیرہم کا ذکر کیا ہے۔

آپ کی نماز جنازہ خواجہ محمد امین صاحبؒ نے پڑھائی۔ خواجہ صاحب کی تکبیر

کی آواز آخری صف میں بھی ویسے ہی سنائی دی جیسے پہلی صف میں۔ آخری صف ایک میل تک تھی۔

کتاب کا مطالعہ کرنے سے روحانی تسکین ہوتی ہے۔ ایسے بزرگوں کے

حالات پڑھنے اور ذکر کرنے سے خدا کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔

عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة

ولی دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کتاب کو قبول عام عطا فرمائے اور ولی

کامل کے فیض سے جہاں کو آباد فرمائے۔

مؤلف کی اس سعی کو مقبول عام فرمائے تا قیامت صدقہ جاریہ رہے۔ مؤلف

کے علم و عمل میں مولانا کریم برکتیں عطا فرمائے۔ خصوصی طور پر حضرت صاحبزادہ پیر

محمد یوسف صاحب فاروقی سجادہ نشین آستانہ عالیہ چکوڑی شریف کی عمر میں مولانا کریم

برکتیں عطا فرمائے ان کا سایہ شفقت تادیر سلامت رکھے۔ ان کے فیوض سے جہاں

کو مالا مال فرمائے۔

حضرت صاحبزادہ پیر فیض الامین صاحب فاروقی سجادہ نشین مونیان شریف

marfat.com

Marfat.com

کا اس کتاب کی تصنیف و تالیف میں حصہ لینا قابل صد تعریف ہے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کے قلم سے تحریر شدہ اشعار و حالات قابل صد تعریف ہیں۔

و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین  
 حررہ ابوالحسن سید مراتب علی شاہ

سجادہ نشین سلہو کے شریف و شیخ الحدیث جامعہ رضویہ قمر المدارس گوجرانوالہ

# قطعہ تاریخ اشاعت

## کتاب شوق ذکر نور

۲۰۰۵ء

از قلم۔ حضرت صاحبزادہ پیر فیض الامین فاروقی سیالوی ایم اے مونیان شریف ضلع گجرات

صد آفرین فخر الامین اے صاحب علم و شعور  
 تو نے مرتب خوب کیا نادر یہ نسخہ ”ذکر نور“  
 ہے یہ مزین خواجہ نور الدین کے احوال سے  
 وہ قدوۃ اعلام دوراں پیکر فقر غیور  
 سینہ تھا ان کا الفت خیر الوری علیہ السلام سے پر ضیاء  
 ان کو میسر تھی جہاں میں قربت رب غفور  
 سیرت سے ان کی روشنی پائے گا ہر خورد و کلاں  
 ہو گا ہر ایک اہل بصیرت بہرہ ور اس سے ضرور  
 سال اشاعت کی ہوئی فیض الامین کو فکر جب  
 آئی صدا یوں غیب سے ”مقبول یزداں ذکر نور“

۱۲۲۶ھ

marfat.com

Marfat.com

# عرض مؤلف

الحمد لله رب العلمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین  
 والصلوة والسلام علی رسولہ محمد و علی آلہ واصحابہ اجمعین  
 اما بعد! مؤلف اپنے تمام پیر بھائیوں، عقیدت مندوں اور قارئین محترم کی  
 خدمت میں عرض کرتا ہے کہ عرصہ دراز سے یہ خواہش تھی کہ میں اپنے بزرگوں کے  
 حالات زندگی قلم بند کروں تاکہ ان کے حالات زندگی پڑھ کر میں بھی خاندان کے  
 دوسرے نوجوان اور ان کے عقیدت مند انہی کے نقش قدم پر چلیں تو فقیر نے اپنی اس  
 خواہش کا اظہار اپنے محترم ماموں جناب صاحبزادہ پیر فیض الامین صاحب فاروقی  
 چشتی سیالوی آستانہ عالیہ مونیان شریف سے کیا تو انہوں نے بڑی شفقت کے ساتھ  
 میری حوصلہ افزائی کی اور ساتھ دعا بھی فرمائی۔ تو میں نے اللہ کا نام لیکر اس نیک کام کو  
 شروع کیا اور سب سے پہلے اس خاندان کے جو بزرگ موضع کسانہ سے ٹھیکریاں  
 شریف تشریف لائے ان کے بارے میں 32 صفحات پر مشتمل 1999 میں ایک  
 کتابچہ ”ذکر اسلاف“ کے نام سے تحریر کیا اس میں ٹھیکریاں شریف والے بزرگوں  
 کے حالات زندگی تحریر کیئے پھر اس کے بعد ایک کتاب ”ارمغان لطیف فی تذکرہ  
 اولیائے چکوڑی شریف“ کے عنوان سے لکھی فقیر نے جب اس کتاب کا مسودہ اپنے  
 عم محترم پیر سیال کے منظور نظر حضرت مولانا علامہ پیر سید شبیر احمد شاہ صاحب چشتی



سیالوی آف کھیوڑہ شریف کی خدمت اقدس میں پیش کیا تو آپ نے اس کا مطالعہ کیا اور فقیر کی حوصلہ افزائی کی اور ساتھ دعا بھی فرمائی پھر آپ ہی کے کہنے پر کچھ حوصلہ بڑھا اور اس کے بعد دو اور کتابیں ایک ”اسرار الکاملین فی تذکرہ خلفائے خواجہ محمد امین“ اور دوسری ”کرامات امینی“ کے نام سے تحریر کیں۔ فقیر جب ان کتابوں کے مضامین کی فہرست ترتیب دے رہا تھا اور حضرت خواجہ محمد امین صاحب فاروقیؒ کے مزار کے سایہ تلے واقع جامع مسجد نور میں بیٹھا ہوا تھا اس وقت مسجد میں حضرت صاحب کے دربار عالیہ کے پڑوس میں رہنے والے ایک بزرگ جناب حاجی میاں خاں صاحب بھی نماز پڑھ کر میرے پاس آ کر بیٹھ گئے اور ان کتابوں کو ہاتھوں میں لیکر پڑھنے لگے تھوڑی دیر تک پڑھ کر انہوں نے اس فقیر سے کہا کہ جناب آپ نے تو اس ہستی مقدس کا اور آپ کے خاندان کا مفصل طور پر کہیں بھی ذکر نہیں کیا جن کی وجہ سے چکوڑی شریف مشہور ہوا۔ اس ہستی سے ان کی مراد حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ کی ذات بابرکات تھی کیونکہ حاجی میاں خاں صاحب کو حضرت خواجہ حافظ صاحبؒ اور آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ حافظ محمد امین صاحبؒ کے ساتھ بڑا پیار ہے۔ تو فقیر نے ان سے مسجد ہی میں بیٹھ کر وعدہ کیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ جیسی مقدس ہستی کو منظور ہوا تو اسی سال کے آخر تک کتاب تحریر کروں گا۔ اس کے بعد فقیر نے کچھ پرانی کتب ڈھونڈ کر ان میں سے آپ کے اور آپ کے خاندان کے جو بزرگ ہندوستان

ت اس ملاقات میں تشریف لائے اور وہ حضرت بابا فرید الدین المعروف بابا فتح شہر کے دوسرے فرزند شیخ شہاب الدین المعروف گنج علم کی اولاد میں سے تین منبع اولیاء علماء، ولی کامل حضرت پیر میر محمد سعید صاحب المعروف شاہ بھیلانہ آف لدہ اور ان کی اولاد میں سے حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب آف چلوڑی شریف اور حضرت خواجہ حافظ علم دین صاحب فاروقی نقشبندی آف مونیان شریف کے بارے میں یہ کتاب تحریر کی (اور اس میں سلسلہ نقشبندیہ کے بارے میں بھی تحریر کیا گیا ہے)

اگرچہ ان مقدس ہستیوں کو اس جہان فانی سے کوچ کیے ہوئے تقریباً 124 سال کا عرصہ گزر گیا اور ان کے حالات زندگی تلاش کرنا ایک ناممکن سی بات تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان بزرگ ہستیوں کے صدقے میری مشکلات آسان فرمائیں حقیقت بھی یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو اپنے کسی ولی کامل کے حالات پھیلانا مقصود ہو تو وہ ضرور راہنمائی کرتا ہے۔ کیونکہ بغیر تائید ایزدی کے کچھ نہیں ہو سکتا میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب ان حضرات کی نگاہ کرم کا صدقہ ہے۔

یہ تو ان کا کرم ہے ورنہ مجھ میں تو کوئی ایسی بات نہیں

آخر میں مجھے صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ اس کتاب کو پڑھ کر میرے لیے دعا کریں کہ اللہ رب العزت اپنے پیارے محبوب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اور ان بزرگ ہستیوں کے طفیل میری تمام دینی و دنیاوی مشکلات آسان فرمائے اور تمام جائز دلی مراہوں کو پورا فرمائے آمین ثم آمین۔ طالب دعا

## مناجات بجناب مجیب الدعوات

بادشاہا جرم مارا در گزار  
 ما گنہگاریم و تو تو آمرز گار  
 تو نکو کاری و مابد کردہ ایم  
 جرم بے اندازہ بے حد کردہ ایم  
 چشم دارم از گنہ پاکم شگنی  
 پیش ازیں کاندہ لحد خاتم کنی  
 اندر آں دم کز بدن جانم بری  
 از جہاں با نور ایمانم بری

(پندنامہ حضرت شیخ فرید الدین عطار سے اقتباس)

## بدرگاہِ سرورِ کائناتِ فخرِ موجوداتِ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

یا محمد ﷺ تو روائے عالمی  
 ناکسان و عاجزاں را منعمی  
 ابتدائے عالمین شد از شما  
 شافع روز جزا مولائے ما  
 رحمۃ للعالمین یا مصطفیٰ ﷺ  
 رہنمائے عارفاں یا مجتہبے  
 مخزنِ ایمان ما ایقان ما  
 چشمِ فیوضِ داری از خدا  
 کاشفِ اسرار او مولا توئی  
 ترجمانِ شان او آقا توئی  
 شان او در عالمین گسترده  
 مرزہ نو بہر ما آورده  
 ضوفشانی حقیقت کردہ  
 ظلمت تبطیل را تو بروہ  
 راحت قلبی و تریاقِ غمی  
 کشت ہائے نورِ ایمان رانی

من بہ تو قربان شوم یا سیدی  
 شان تو آید زشان ایزدی  
 زندہ ایمان ریاض از نور تو  
 عالمیں روشن شوند از نور تو

## در مدح عارفانِ کاملانِ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

چوں فنا فی الشیخ طالب میشود  
 از صفات مرشد کامل شود  
 چوں فنا اونی رسول اللہ شد  
 سالک مقبول باللہ شد  
 چوں فنا فی اللہ شد او بے حجاب  
 گردد او زندہ ز نور آفتاب  
 نفس عارف چوں فنا شد در خدا  
 او ملازم مجلس آں مصطفیٰ ﷺ  
 گو ریاض اورا وصال لا خلل  
 گفتہ عارف چہ باشد بے بدل

# بدرگاہِ خواجگانِ نقشبندِ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

الہی عاقبت محمود گرداں

حق خواجگانِ نقشبنداں

خیالِ غیرِ ازما دورِ گرداں

مرادِ عشقِ خودِ رنجورِ گرداں

کلامِ اللہِ باشدِ برزبانم

حدیثِ مصطفیٰ ﷺ صوتِ دہانم

## قارئین محترم!

یہ قصیدہ جو حضرت خواجہ حافظ محمد علم دین صاحب فاروقی نقشبندیؒ آف مونیان شریف اور حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ آف چکوڑی شریف کے شیخ کامل سلسلہ نقشبندیہ و قادریہ کے مشہور و معروف روحانی پیشوا حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحب دائم الحضور آف قصور شریف کی تصنیف ہے جو کہ آپ نے محمد عربیؐ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں پیش کیا اور آپؐ کی بارگاہ سے آپ کو دائم الحضور کا لقب عطا ہوا۔ اس کتاب ”ذکر نور“ میں برکت کے لئے درج کیا گیا ہے یہ قصیدہ حضرت خواجہ حافظ علم دین صاحب فاروقیؒ آف مونیان شریف نے اپنے دست مبارک سے ایک قلمی کتاب کے آخری صفحات میں درج کیا ہے اور یہ قلمی کتاب آج بھی زیب سجادہ آستانہ عالیہ مونیان شریف صاحبزادہ فیض الامین صاحب فاروقی چشتی سیالوی کے کتب خانہ میں محفوظ ہے!

# محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں

قصیدہ شفاعیہ

از

حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحب دایم الحضور آف قصور شریف

گنہ گارم یہ کارم	شفاعت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خراب وخت خوادم	شفاعت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بجز تو کس شفیعے نے	کے چوں تو مطیعے نے
بزد حق رفیعے نے	شفاعت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شفاعت را باتو ارزانی	شفاعت راتوئی بانی
دریں معنی نہ کس ثانی	شفاعت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شفاعت از توشہ نامی	شفاعت راتوئی حامی
خیال ویکران حامی	شفاعت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شفاعت راتوئی پیدا	شفاعت بر تو شد شیدا
توئی شبباز این بیدا	شفاعت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شفاعت را توئی لائق	شفاعت از تو شد فائق
شفاعت راہمہ شائق	شفاعت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شفاعت را چوں نشانی	بختشانی



شفاعت یا رسول اللہ ﷺ  
امید دیگران دارد

شفاعت یا رسول اللہ ﷺ  
ملائک جن بنی آدم

شفاعت یا رسول اللہ ﷺ  
شفاعت را ز تو راضی

شفاعت یا رسول اللہ ﷺ  
نیکو راہان و بد راہان

شفاعت یا رسول اللہ ﷺ  
شفاعت را امینی تو

شفاعت یا رسول اللہ ﷺ  
نه در دنیا نه در عقبی

شفاعت یا رسول اللہ ﷺ  
نخواہم کشت ہم فاشے

شفاعت یا رسول اللہ ﷺ  
جودت قربت درکہ

شفاعت یا رسول اللہ ﷺ

باین منصب تومی شاہی  
کسے کز تو کراں دارد

نه این دارد نه آن دارد  
شفاعت خواہ تو عالم

بنا شد کس چون تو اکرم  
رسولاں و ام ماضی

توئی شافع خدا قاضی  
گدایان اغنیان شاہان

شفاعت را ز تو خواہان  
شفیع المذنبینی تو

تو ہم کی و مدینی تو  
ترا ثانی نہ شد پیدا

توئی دُری گراں یکتا  
ترا ثانی نہ شد ناشے

تو دائم بے بدل باشے  
وجودت رشک مہروماہ

وجودت جملہ را بہرہ

ہمہ زیر لوائے تو  
 شفاعت یا رسول اللہ ﷺ  
 عجب منقاد دین تو  
 شفاعت یا رسول اللہ ﷺ  
 عجم را دستگاہی تو  
 شفاعت یا رسول اللہ ﷺ  
 لعمرک خلعت پاکت  
 شفاعت یا رسول اللہ  
 دت شد نخل حاتم  
 شفاعت یا رسول اللہ ﷺ  
 جنودی از ملک داری  
 شفاعت یا رسول اللہ ﷺ  
 باؤ ادنی مقررداری  
 شفاعت یا رسول اللہ ﷺ  
 سلام از حق تو بشنیدی  
 شفاعت یا رسول اللہ ﷺ  
 نمودی یاد این امت

دو عالم شد برائے تو  
 رضائے حق رضائے تو  
 عرب زیر نگین تو  
 عجب کامل یقین تو  
 عرب را باد شاہی تو  
 دو عالم را پناہی تو  
 بسرا فرز لولاکت  
 بہ از عرش بریں خاکت  
 تویی خیر الرسل خاتم  
 زبوت کفر در ماتم  
 تو معراج فلک داری  
 عجب نورونمک داری  
 تو مازاغ البصر داری  
 زما اوجی خبرداری  
 ہچشم سرخدا دیدی  
 بامت حصہ بخشیدی  
 رسیدے چوں با این قربت

شفاعت یا رسول اللہ ﷺ	شفاعت یافتی خلعت
شفاعت از تو شد مادی	توئی نور الوری ہادی۔
شفاعت یا رسول اللہ ﷺ	چوسہ و از جملہ آزادی
محبوب تو خورسندی	تو محبوب خدا وندی
شفاعت یا رسول اللہ ﷺ	تو تیغ کفر برکندی
قریب اہل ایقانی	حبیب اہل ایمانی
شفاعت یا رسول اللہ ﷺ	ملیب مادر عصیانی
ہدایت بخش بے دنیا	تو ملجائے مسکینا
شفاعت یا رسول اللہ ﷺ	نکو سازی بد آئینا
بعقبی فضل تو کامل	بدنیا فیض تو شامل
شفاعت یا رسول اللہ ﷺ	شفاعت را توئی حامل
ثبات و قائمی داری	حیات و دائمی داری
شفاعت یا رسول اللہ ﷺ	چو دریا جود تو جاری
بسوئے تست راہ من	توئی پشت و پناہ من
شفاعت یا رسول اللہ ﷺ	بتو ہر دم نگاہ من
لطیبا چارہ سازی کن	شہابے کس نوازی کن
شفاعت یا رسول اللہ ﷺ	دوائے درد و عصیانم

بکھر در مدد کارم  
 شفاعت یا رسول اللہ ﷺ  
 زینکی ہا بضعاعت نے  
 شفاعت یا رسول اللہ ﷺ  
 اسیر جہل و نادانی  
 شفاعت یا رسول اللہ ﷺ  
 دوائے درد دوری کن  
 شفاعت یا رسول اللہ ﷺ

بقیہر اندر توی یارم  
 بہر جا رو تو آرم  
 گنہگار است و طاعت نے  
 امیدش جز شفاعت نے  
 غلام محی الدین جانی  
 مدام اندر پشیمانی  
 قصوری را حضوری کن  
 دلم تاریک نوری کن

## بیاد چکوڑی شریف

از : ڈاکٹر پروفیسر احمد حسین احمد صاحب قلعہ داری قریشی

ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی گجرات

یہ دل کے شوق نے ہے بات جوڑی	کہ دیکھیں رونق ارض چکوڑی
چکوڑی عالموں کا اک گراں ہے	بہار لطف سے اک گلستان ہے
بہار علم و عرفان اس میں آئی	مچی تھی چار سو جس کی دھائی
خدا کے فضل سے یاں نور دین سے	نشاط شوق سے لطف امین سے
ہر اک گھر فیض سے آباد تھا یاں	ہر اک انساں بس دل شاد تھا یاں
خدا کی ان پہ ہے اک مہربانی	کہ دیکھی دہر نے جن کی کہانی
یہاں پر اب بھی اک ان کا نشان ہے	حسبہ خصلت و خوش خو جوان ہے
ہے جس کا فیض جاری اس مکاں میں	کہیں ہے یوسف ثانی جہاں میں
مبارک چہرہ و فرخندہ پیکر	ہمایوں طلعت و تابندہ اختر
خوش اخلاقی میں اک فرد زماں ہے	حلیم الطبع مخلص نوجوان ہے
تواضع پیشہ و الفت شعارے	در اقلیم شرافت تاجدارے
سراسر مخلصانہ گفتگو ہے	ہر اک سے مشفقانہ روبرو ہے
یہ دیکھی جب بزرگوں کی نشانی	دعا دل نے کہی اپنی زبانی
خدا ان کو سدا آباد رکھے	جہاں میں ہر طرح سے دلشاد رکھے
رہے شاداب بس نور امین سے	ضیاء یابی رہے دنیا و دین سے

رہے اس دوستی کو پائیداری

پئے احمد فقیر قلعہ داری

marfat.com

## چکوڑی شریف

سرد

پنجاب کے مشہور و معروف ضلع گجرات سے ایک سڑک ڈنگہ روڈ نکلتی ہے۔ یہ ذیلی سڑک جی ٹی روڈ گجرات پھانک ڈھیر و کنہ سے ہوتی ہوئی تھوڑا سا جنوب کی طرف بل کھا کر مغرب کی طرف مڑ جاتی ہے (اس سڑک پر بہت سے گاؤں آتے ہیں مثلاً چچیاں، دیتوال، پنڈی والا چک، والی بانٹھ اور دلانوالہ) اسی سڑک پر مغرب کی طرف 20 کلومیٹر کا فاصلہ طے کریں تو آپ کو ایک گاؤں نئی چکوڑی نظر آئے گا۔ یہ گاؤں اسی سڑک کے کنارے واقع ہے۔ نئی چکوڑی سے جنوب کی طرف تقریباً ایک کلومیٹر کا فاصلہ طے کریں تو آپ کو دور ہی سے ایک فلک بوس گنبد نظر آئے گا۔ یہ حضرت خواجہ حافظ نور الدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ کے صاحبزادے سلسلہ چشتیہ کے مشہور روحانی پیشوا حضرت خواجہ صاحبزادہ حافظ محمد امین صاحب فاروقی چشتی سیالوی کی آخری آرام گاہ ہے۔ آپ کے دربار عالیہ کا یہ فلک بوس گنبد کافی دور ہی سے نظر آتا ہے اور دیکھنے والوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اسی دربار عالیہ کی مغرب والی دیوار سے متصل آپ کے والد محترم حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور الدین صاحب کی قبر انور واقع ہے۔ یہ اس عالم باعمل ولی کامل کی آخری آرام گاہ ہے جن کی وجہ سے یہ گاؤں مشہور ہوا۔ اس گاؤں کے کئی نام ہیں جو مختلف دور میں مشہور ہوئے چکوڑی بھیلووال، چکوڑی شریف، چکوڑی میاں صاحب، چکوڑی حضرت صاحب والی اور چکوڑی صاحبزادہ صاحب۔

marfat.com

Marfat.com

چکوڑی بھیلو وال :- اس گاؤں کا اصل نام تمام سرکاری کاغذات میں یہی لکھا ہوا ہے اور یہ اس گاؤں کی ایک بہت بڑی گجر برادری کا نام بھی ہے۔

چکوڑی شریف :- یہ اس وقت مشہور ہوا جب حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور الدین صاحب اس گاؤں میں تشریف لائے اور اس گاؤں میں اپنا قدم مبارک رکھا ایک کتاب گلشن چکوڑی میں مستری اللہ دتہ مرحوم قومی شاعر (گجرات) یوں لکھتے ہیں۔

پہلے نام چکوڑی اس دالوک بلاندے سارے  
جس دم قدم مبارک پایا کھلے نور نظارے  
برکت رحمت قدم انہاندا نام شریف رکھایا  
ایس چکوڑی اوپر رب نے کیڈا کرم کمایا

چکوڑی میاں صاحب :-

یہ نام بھی اس وقت مشہور ہوا جب اس گاؤں کو استاد العلماء برہان الاصفیاء سند العاشقین دلیل العارفین حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندی نے اپنا مسکن بنایا اور میاں صاحب آپ کا لقب تھا۔ بقول صوفی فضل دین صاحب چشتی مرحوم آف کنگ سہالی :-

میاں صاحب ہے لقب جہاندا عاشق ذات الہی  
خاص چکوڑی اندر حضرت کان علم دی آہی

شرم حیا کرم دا بھریا پاک وجود سارا  
چن بدر دا بدل وچوں پیا کدے چکارا  
کنیں ہزاراں عالم ہوئے پڑھ کر اوس جنابوں  
کابل تے کشمیروں سندھوں ہندوستان پنجابوں

آپ کا شمار ان مقدس علمائے کرام اور اولیاء عظام میں سے ہوتا ہے۔ جو  
معرفت کے آسمان پر ایک آفتاب ہدایت اور مہر منیر بن کر چمکے لاریب آپ ایک  
آفتاب علم آفتاب شریعت اور معرفت و فیض کا ایسا سمندر تھے جنہوں نے صرف اس  
گاؤں کا نام روشن کیا بلکہ بڑے بڑے جید علمائے کرام نے آپ ہی سے علم حاصل  
کرنے کے بعد اپنے اپنے علاقوں میں واپس جا کر دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔

اسی گاؤں میں آپ کے زمانہ میں شرعی عدالت لگتی اور آپ شریعت مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق فیصلے کرتے کیونکہ اس زمانہ میں آپ کو حکومت نے  
اس علاقے کا شرعی جج (قاضی) مقرر کیا ہوا تھا اور آپ بغیر کسی لالچ اور تنخواہ کے یہ  
کام سرانجام دیتے۔

چکوڑی حضرت صاحب اور چکوڑی صاحبزادہ:-

یہ نام اس وقت مشہور ہوا جب حضرت خواجہ حافظ نور الدین صاحب نے  
۱۳۰۲ھ میں اس جہان فانی سے کوچ کیا تو آپ کے صاحبزادے آپ کے جانشین



بنے جن کا نام حضرت خواجہ محمد امین صاحب اور آپ کا لقب صاحبزادہ صاحب تھا اور اسی طرح یہ گاؤں چکوڑی حضرت صاحب اور چکوڑی صاحبزادہ صاحب مشہور ہوا اس زمانہ میں آپ کی بارگاہ عالیہ میں بڑے بڑے نامی گرامی سادات کرام نے نہ صرف علم حاصل کیا بلکہ وہ وقت کے ولی کامل بن کر چکوڑی شریف سے نکلے۔ حضرت خواجہ محمد امین صاحب کا فیض پنجاب تو کیا بلکہ ہندوستان کے علاقے لدھیانہ تک پہنچا 1907ء میں جب حضرت خواجہ محمد امین صاحب فاورقی نے اس دارقانی سے کوچ کیا تو بعد میں آپ کے جانشین اور داماد حضرت مولانا علامہ حافظ فیض رسول صاحب نے اس سلسلہ نقشبندیہ، چشتیہ، سیالویہ آمینیہ کو فروغ دیا اور علم کی شمع کو روشن کیے رکھا بقول شاعر

فیض رسول نے فیض پھیلا یا اندر اس زمانے  
دعا انہاں دی ایویں جانوں جو نکر تیر نشانے  
دین شریعت والا جھنڈا وچ چکوڑی لایا  
اس نے بھی اوہ پہرہ اپنا واہ واہ خوب وجایا

اس گاؤں کے بے شمار لوگوں نے آپ سے قرآن مجید پڑھا حفظ کیا اور کئی شاگردوں نے درس نظامی کی مکمل کتب بھی پڑھیں۔ گویا آپ نے اپنے آپ کو صحیح معنوں میں حضرت خواجہ محمد امین صاحب کا جانشین ثابت کر کے دکھایا۔ اسی لئے پیر سید اکرام شاہ چشتی سیالوی آف سلہو کے شریف کے ایک خلیفہ مجاز میاں غلام علی

صاحبِ چشتی نظامی نے دل کی گہرائیوں سے پکار کر کہا۔

فیض رسول چکوڑی دے وچ واہ واہ لاٹ نکالی اے

برکت یمن ہدایت والا پھل لگا ہر ہر ڈالی اے

فیض رسول جو جاری کیتا ایہو فیض رسولی اے

ہر ایک فیض اٹھاوے جس توں کردا اوہ مقبولی اے

چکوڑی شریف کی سرزمین کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ سلسلہ نقشبندیہ اور

چشتیہ کے بڑے بڑے قطب الاقطاب کے قدم مبارک اس پر لگے سب سے پہلے تو

حضرت خواجہ حافظ نور الدین صاحبؒ کے مرشد کامل سلسلہ نقشبندیہ و قادریہ کے

روحانی پیشوا حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحب دائم الحضورؒ تصوری

نقشبندی قادریؒ کے قدم مبارک اس زمین پر لگے راقم الحروف (مؤلف) نے

چکوڑی شریف کے رہنے والے کئی بزرگ حضرات سے سنا ہے۔ کہ جب کبھی حضرت

خواجہ پیر سید غلام محی الدین تصوری دائم الحضورؒ گجرات شریف لاتے اور ادھر چکوڑی

شریف میں حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ اپنے مخلص عقیدت مندوں جن

میں جناب ملکہو مہر صاحبؒ، حافظ نور احمد صاحبؒ، حافظ سلطان محمود صاحبؒ اور

میاں محمد انور بھرگڑ صاحبؒ ان صاحبان کے علاوہ اور بھی بہت سے بزرگوں کے ہمراہ

گھوڑیوں پر بیٹھ کر گجرات پہنچتے اور پھر وہاں سے اپنے شیخ کامل حضرت خواجہ پیر سید

غلام محی الدین صاحبؒ کو گھوڑی پر بٹھا کر جملہ عقیدت مندوں کے ہمراہ چکوڑی

شریف لے آتے اور اسی طرح واپسی پر ایک بہت بڑے جلوس کے ساتھ جملہ عقیدت مند آپ کو گجرات شہر تک رخصت کرنے کیلئے جاتے اور آپ سے اجازت لے کر واپس چکوڑی شریف چلے آتے اس وقت چکوڑی شریف کے رہنے والوں کی اکثریت سلسلہ قادر یہ نقشبندیہ سے وابستہ تھی۔ جب حافظ نور الدین صاحب نے اپنے صاحبزادہ کو سیال شریف لے جا کر بیعت کرایا تو سلسلہ چشتیہ کے روحانی پیشوا حضرت خواجہ شمس الدین چشتی سیالوئی، حضرت خواجہ حافظ ثانی لاٹانی، قبلہ محمد دین صاحب سیالوئی، غریب نواز حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب سیالوئی کے قدم مبارک اس زمین پر لگے۔

راقم الحروف نے تو خود دیکھا کہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین صاحب سیالوئی اور حضرت خواجہ حافظ غلام فخر الدین صاحب سیالوئی (جو کہ مؤلف کے شیخ کامل ہیں) اکثر چکوڑی شریف تشریف لاتے اور اپنے مبارک قدموں سے اس زمین کو نوازتے جس زمین پر اتنے اولیاء عظام کے قدم مبارک لگ جائیں اور جہاں اللہ کے ولی دفن ہوں تو وہ جگہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی بن جاتی ہے۔

تو اسدے نور ہوون دا کریں انکاراے واعظ

غلاماں اوہدیاں جتھے قدم رکھے اوہ تھاں چمکے

او کبھی کبھی ان مقدس ہستیوں کا نام اور علاقہ بھی ذریعہ نجات اور وسیلہ بن

marfat.com

Marfat.com

جاتا ہے۔ حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور تصنیف ”نجات الانس“ میں ایک حدیث مبارکہ نقل کی ہے۔ کہ میدان قیامت میں ایک شخص جس کا نامہ اعمال نیکیوں سے بالکل خالی ہوگا اور وہ بخشش سے ناامید ہو جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے کیا توں فلاں محلہ میں میرے فلاں عارف کو اور دوست کو پہچانتا تھا وہ شخص جواب دے گا بے شک میں اسے پہچانتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا میں نے تجھے اس کے طفیل بخش دیا۔ بقول شیخ سعدی صاحبؒ۔

شنیدم کہ در روز امید و بیم

بداں رابہ نیکاں بہ بخشد کریم

جب نام ہی وسیلہ نجات بن گیا تو اس شخص کا کیا کہنا جو ان مقدس ہستیوں کی صحبت میں رہا ان کے دامانِ کرم سے وابستہ رہا، ان کے ارشادات پر عمل کرتا رہا یا ان کے حالات زندگی کا مشاہدہ کر کے ان کے نقش قدم پر چلتا رہا۔ چکوڑی شریف کی ان مقدس ہستیوں کو اس جہان فانی سے کوچ کئے ہوئے تقریباً سو سال سے بھی زیادہ کا عرصہ گذر گیا۔ لیکن یہ آج بھی روز اول کی طرح لوگوں کے دلوں میں زندہ ہیں اور رہیں گے۔ وہ اس لئے کہ اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ وہ اس دارِ فانی سے دار البقاء کی طرف نقل مکانی کرتے ہیں اور قبروں کے اندر جا کر بھی ان کا تصرف قائم رہتا ہے۔ اسی لئے آقائے نامدار مدنی تاجدار جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے حیران کن معاملات میں اہل قبور سے اعانت لے لیا کرو جب کبھی ان

marfat.com

Marfat.com

مقدس ہستیوں کا ذکر پاک ہوتا ہے تو گاؤں کے لوگ بڑے ادب و احترام سے ان کا ذکر خیر کرتے ہیں۔

ادب گاہ ہست زیر آسمان از عرش نازک تر  
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید این جا

1302ھ اور 1325ھ سے لے کر آج تک جتنے بھی ان مقدس ہستیوں

کے عرس پاک ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ چکوڑی شریف کے لوگ ان حضرات کے مہمانوں کے لئے اپنے اپنے گھروں کے دروازے کھول دیتے ہیں اور مہمانوں کی نہایت ادب و احترام کے ساتھ مہمان نوازی کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ہمارے غریب نواز کے مہمان ہیں اور اہل چکوڑی یہ بھی جانتے ہیں کہ یہی وہ مبارک اور مقدس ہستیاں ہیں جن کے دم قدم سے رحمت حق کی بارشیں برتی ہیں۔ انہی کی نظر کرم کے صدقے کئی ناگہانی آفات ٹل جاتی ہیں۔

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے

جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

چکوڑی شریف کے لوگ نماز تہجد کے وقت سے لیکر رات گئے تک دربار پر

انوار پر حاضری کے لئے آتے رہتے ہیں۔ کوئی نوافل ادا کر رہا ہوتا ہے تو کوئی قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہوتا ہے اور کوئی بیٹھ کر کلمہ شریف کا درود کر رہا ہوتا ہے تو کوئی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں درود و سلام کے نذرانے پیش کر رہا ہوتا ہے۔

ان حضرات کی پاک ارواح اہل دل و اہل حاجت پر لطف و کرم کے پھول  
 برساتی ہیں۔ بے کسوں کی دستگیری کرتی ہیں بے سہاروں کو سہارا دیتی ہیں اور بے مراد  
 لوگوں کا دامن گلہائے مراد سے بھرتی ہیں آخر میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس  
 گاؤں کے تمام مکینوں پر اپنی رحمت حق کی بارشیں نازل کرے اور ہم سب کو انہی  
 بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

## نذر عقیدت

بکھنور صاحب اسرار و کرامت منبع جوود و سخاوت

حضرت علامہ حافظ محمد نور الدین فاروقی نقشبندی چکوڑی شریف

قریب رفعت و عظمت ہے چکوڑی آج بھی  
جس پہ آئے تھے قدم سرکار نور الدین کے  
جانشین حضرت دائم الحضورؒ ہے یہاں  
علم کے دریا بہائے اور نہریں فیض کی  
حضرت فاروق اعظمؓ شاہ فرید الدین کے  
آستانہ ہے یہاں خواجہ امین الدین کا  
علم کا عرفان کا ایمان کا ایقان کا  
جائے برکت اور سعادت ہے چکوڑی آج بھی  
دافع رنج و مصیبت ہے چکوڑی آج بھی  
جس کے باعث رشک جنت ہے چکوڑی آج بھی  
بحر علم و کان حکمت ہے چکوڑی آج بھی  
فیض کی زندہ کرامت ہے چکوڑی آج بھی  
میکدہ جام وحدت ہے چکوڑی آج بھی  
مرکز رشد و ہدایت ہے چکوڑی آج بھی

جا کے دیکھو اے حفیظ نقشبندی تم کبھی

اہل دل کے حق میں راحت ہے چکوڑی آج بھی

از قلم:

ابوالارشد حضرت علامہ محمد حفیظ نقشبندی مدظلہ العالی

(کراچی)

marfat.com

Marfat.com

## ذکر اسلاف خاندان نوریہ امینیہ

حالات اور کتب کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ آپ کا سلسلہ نسب خلیفہ دوم امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ تحفۃ الابرار (مولف نواب مرزا آفتاب بیگ) میں درج ہے کہ آپ کے خاندان میں سے جو بزرگ سب سے پہلے ہندوستان آئے وہ قاضی جمال دین سلیمان بن قاضی شعیب تھے۔ جو سلطان محمود غزنوی کے خواہر زادہ تھے یہ شہاب الدین غوری کے زمانہ میں کابل سے لاہور تشریف لائے۔ پھر دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کی خاطر موضع کتھے وال (ضلع ملتان) جس کا نام چاولی مشائخ تھا میں تشریف لا کر سکونت پذیر ہوئے۔ وہیں پر شیخ جمال دین صاحب کے ہاں قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت خواجہ شیخ فرید الدین المعروف بابا فرید الدین گنج شکر پیدا ہوئے جو اپنے زمانہ کے جید عالم باعمل اور ولی کامل تھے۔ آپ نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر بیعت کی اور آپ ہی سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ نے اس علاقہ کے لوگوں کو اپنے روحانی فیض سے مالا مال کر دیا اور دائمی روشنی دینے والے ان گنت چراغ جلائے ہزاروں غیر مسلموں کو آپ نے دین اسلام سے مشرف کیا آپ نے ۶۷۰ھ بمقام اجودھن موجودہ پاکپتن شریف میں وفات پائی۔ آپ کا مزار پر انوار مرجع خلائق اور زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ آپ کا سالانہ عرس پاک ماہ محرم



میں پاکپتن شریف میں ہوتا ہے۔ آپ کے مزار پر انوار پر دن رات ہزار ہا لوگ حاضری کے لئے آتے ہیں اور فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔

حضرت بابا فرید الدین صاحب گنج شکر کے (بروایت سیر الاقطاب) چھ فرزند اور تین لڑکیاں تھیں اور آپ کے دوسرے فرزند حضرت خواجہ شیخ شہاب الدین المعروف گنج علم رحمۃ اللہ علیہ تھے جن کی اولاد ہندوستان کے مختلف شہروں میں تشریف لے گئی ان میں آپ کے پوتے حضرت خواجہ یعقوب صاحب کی دسویں پشت سے ایک بزرگ حضرت شاہ بھیکھ صاحب پیدا ہوئے۔

ذکر حضرت شاہ بھیکھ:

آپ کا اصل نام میر محمد سعید تھا آپ شاہ بھیکھ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ دہلی (انڈیا) کے نزدیک ایک گاؤں وایاں اولیٰ میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد حضرت شیخ منصور سے حاصل کی اور خرقہ خلاف بھی انہیں سے حاصل کر کے بغرض اشاعت دین دہلی سے پنجاب آئے ایک روایت کے مطابق آپ نے سلسلہ چشتیہ میں حضرت شیخ سلیم چشتی صاحب کے دست اقدس پر بیعت کی آپ کے مرشد پاک حضرت شیخ سلیم چشتی صاحب نے آپ کو خرقہ خلافت عطا کیا اور حکم فرمایا کہ تم پنجاب چلے جاؤ۔ ساتھ ہی ایک عصا مبارک بطور تبرک دیا اور فرمایا کہ جس جگہ پر یہ سر سبز ہو گیا وہاں پر مقیم ہو جانا اور دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کا کام

ایک کان ایسا الیٰ علیٰ شیخ محمد سعید صاحب نے لکھا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

کرنا۔ یہی جگہ تمہارا مسکن اور مدفن ہوگی۔ اور تمہاری اولاد میں سے بڑے بڑے جید علمائے کرام اور ولی کامل پیدا ہوں گے۔ بقول شاعر۔

وچ پنجابے بیعت تیری نالے حکم قبر دا  
عصا اک تیرک دتا نالے سبق صبر دا  
عاصے تیرے جس جگہ وچ سبزی رنگ وٹایا  
اوتھے بیٹھ مقیمی رہنا ایہہ مرشد سی فرمایا  
اتھے عاصے رنگ وٹایا جد وچ زمین دبایا  
ون دا رکھ عاصے وچوں مار شگوفے آیا  
ایہہ کرامت شاہ بھیکھووی اللہ پاک دکھائی  
بدیع الجمال سردار جدوں سی اوس زمانے آہی

چنانچہ آپ مرشد کامل کے فرمان کے مطابق دہلی سے پنجاب میں تشریف لے آئے اور موضع ککھ میں قیام کیا۔

موضع ککھ:

گجرات کے مغرب میں اور کنجاہ شہر سے تقریباً چھ کلومیٹر جنوب کی طرف یہ گاؤں واقع ہے اس کے ساتھ ہی کاہنہ اور دالیہ نامی گاؤں بھی موجود ہیں۔

اسلامی جمہوریہ ایران کے سفارت خانہ اسلام آباد (پاکستان) نے اپنے رسالہ ماہی "دانش" شمارہ ۱۳۶۵ھ میں عالمگیری عہد کے ایک نو دریافت فارسی ادبی رسالہ

marfat.com

Marfat.com

”چہار فصل کابل“ کا ذکر کیا ہے جو کہ محمد بقا کنجاہی صاحب کا لکھا ہوا ہے اور اس میں

واضع طور پر حضرت شاہ بھیکھو کا ذکر کرتے ہوئے اس طرح لکھا ہے۔

ازو کابل شدہ ہم فیض مکہ  
چناں کز شاہ بھیکھو خاک ککہ  
برنگ خرمن گل مست خفتہ  
بزیر خاک چوں گنجے نہفتہ  
مزارش سادہ ہم چوں لوح خورشید  
چوں ذرات از ہوایش اہل امید  
بہر سو طایف افواج ملائک  
زاہل زاہر ارباب ارایک

اسی گاؤں میں آپ کا عصا مبارک سرسبز ہو کر زیتون (ون) کا درخت بن گیا جو کہ آج بھی آپ کی قبر انور کے اوپر سایہ کیے ہوئے ہے۔ اور وہ بالکل چھتری کی طرح ہے۔ کج فہم لوگ اگر اس درخت کے پتے کھائیں تو ان کا فہم ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی کند ذہن ہو تو اس کا ذہن بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے آپ کی یہ کرامت آج بھی جاری و ساری ہے۔

۱۔ اس ادبی رسالہ ”چہار فصل کابل“ کی کتابت ۱۱۳۹ھ میں ہوئی اور یہ قلمی نسخہ آج بھی موضع ساہن پال شریف میں جناب  
پیر سید عارف نوشاہی صاحب کے قلمی کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

marfat.com

Marfat.com

آپ اپنے وقت کے بہت بڑے متقی جید عالم باعمل ولی کامل قائم اللیل اور شب بیدار تھے دن کو اکثر روزہ رکھتے اور فجر کی نماز پڑھ کر اور ادو وظائف سے فارغ ہو کر اسی دن کے درخت کے نیچے جا بیٹھتے۔ جہاں عقیدت مند حاضر ہوتے اور آپ سے فیوض و برکات حاصل کرتے۔ چونکہ آپ مستجاب الدعوات تھے اس لئے لوگ اپنی حاجات پیش کرتے دعا کراتے تو اللہ تعالیٰ رحم فرماتا اور لوگ فیض یاب ہو کر جاتے۔

### کرامات:

ویسے تو حضرت شاہ بھیکھو صاحبؒ کی بے شمار کرامات جو کہ کتابوں میں درج ہیں مگر یہاں پر صرف تین کا ذکر کیا جاتا ہے۔

آپ کا پچاسی کے حکم سے بری ہونا:

آپ کا یہ واقعہ حضرت مولانا حاجی محمد شفیق صاحبؒ آف مونیان شریف نے اپنی قلمی کتاب ”فیض الامین من ضیائے شمس العارفین“ کے صفحہ نمبر ۵ پر درج کیا ہے جو کہ انہوں نے موضع کک کے رہنے والے مولانا مولوی محمد علی صاحبؒ سے سنا تھا۔

مولانا محمد علی صاحب ساکن کک نے بیان کیا کہ شاہ بھیکھو صاحبؒ جب مستی یعنی عالم سکر میں ہوتے تو فرماتے۔

مستی وقت آوازہ دیندے کدی کدی شاہ بھیکھو  
جس کے نے رب نہ دیکھیا ہوے میرے ولوں دیکھو

چونکہ شاہ بھیکھو رحمۃ اللہ علیہ فنا فی اللہ تھے اس لئے گاہ بگاہ عالم سکر میں ان کے منہ سے نکل جاتا تھا کہ جس نے خدا کو نہ دیکھا ہو وہ مجھے دیکھے۔ اس وقت کے علمائے کرام نے کفر کا فتویٰ دے دیا اور کہا کہ یہ شخص خدائی دعویٰ کرتا ہے۔ لہذا واجب القتل ہے۔ یہ فتویٰ علمائے کرام نے اس وقت کے حاکم اعلیٰ (جس کا نام غلام محمد چٹھہ تھا اور شہروزیر آباد میں رہا کرتا تھا) کی عدالت میں پیش کر دیا۔ اس نے آپ کو اپنی عدالت میں طلب کیا جب آپ حاضر ہوئے تو اس حاکم نے دریافت فرمایا کیا آپ خدائی دعویٰ کرتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا نہیں اس حاکم نے کہا کہ یہ لوگ شہادت دیتے ہیں کہ آپ حالت سکر میں کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں اس بنا پر حاکم مذکور نے آپ کو پھانسی کا حکم دے دیا۔ جب آپ کو جلا دسولی کی طرف لے جا رہا تھا تو وہ حاکم جو کہ گھوڑے پر سوار تھا گھوڑے کے بدکنے سے گر پڑا اور ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی اس وقت یہ کام ملتوی کر دیا گیا۔ پھر دوسرے روز جلا دے حاکم سے پوچھا کہ خدائی دعویٰ کرنے والے ملزم کی بابت کیا حکم ہے۔ حاکم نے حکم دیا کہ ملزم کو حاضر کرو۔ جب شاہ بھیکھو دربار میں حاضر ہوئے تو جو نبی حاکم نے آپ کی طرف دیکھا تو اس کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا اس نے حکم دیا کہ ان کو چھوڑ دو اور علمائے کرام سے کہا تم لوگ مجھے برباد کرنا چاہتے ہو۔ پھر شاہ بھیکھو صاحب سے عرض کرنے لگا

قبلہ میری ٹانگ میں سخت درد ہے آپ دعا فرمائیں۔ حضرت شاہ بھیکھو صاحب نے اس کی ران پر اپنا ہاتھ پھیرا تو اسے درد سے فوراً آرام آ گیا۔ آپ کی یہ کرامت دیکھ کر حاکم مذکور بھی آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گیا اور آپ سے اس شعر کا مطلب پوچھا جو آپ حالت سکر میں کہتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جس طرح اس فقیر نے عبادت الہی کر کے قرب خدا حاصل کیا ہے۔ میری طرف دیکھو اور عبادت سے میری طرح تم بھی اللہ کا قرب حاصل کرو۔

آپ کے ہاتھوں میں گرم لوہے کا سرد اور سرد کا موم ہونا:

یہ واقعہ بھی مولانا مولوی محمد علی صاحب مرحوم سکند ککھ نے بیان کیا کہ جب حضرت شاہ بھیکھو صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ کامل کے فرمان کے مطابق سیر کرتے ہوئے موضع ککھ میں پہنچے تو آپ نے جو عصا مبارک زمین میں گاڑا تھا وہ سرسبز ہو گیا اور آپ نے یہیں پر قیام کیا۔ تو اس وقت ایک خوش اعتقاد لوہار آپ کا کھانا پکانے کی خدمت پر مامور ہوا وہ ہر روز اپنے گھر سے کھانا پکوا کر لاتا اور کھلا کر چلا جاتا۔ ایک رات وہ کھانا نہ لایا تو آپ خود ان کے گھر تشریف لے گئے۔ دیکھا تو میاں بیوی دونوں حیران و پریشان بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے حیرانگی کا سب پوچھا۔ انہوں نے عرض کی قبلہ ہم بوڑھے ہو گئے ہیں ہم سے اتنا کام نہیں ہوتا زیادہ کام کرنے سے عاجز ہیں گاؤں والے کہتے ہیں کہ اگر زیادہ کام نہیں کر سکتے تو مکان خالی کر دو یہ ان کی بلیں پڑی ہوئی ہیں۔ کہتے ہیں سب کی سب ایک ہی دن میں ٹھیک

ہونی چاہئیں۔ میں ایک دن میں سب ہلیں ٹھیک نہیں کر سکتا۔ شاہ بھیکھو صاحب اس کی بات سن کر مسکرائے اور فرمایا کوئی بات نہیں۔ تو پھالے اتار میں ان سب کو درست کر دیتا ہوں۔ وہ لوہار پھالے اتار تا گیا آپ اس پر ہاتھ پھیر دیتے وہ درست ہو جاتا اس طرح تمام ہلیں درست ہو گئیں۔ صبح سویرے لوگ آئے اور اپنی اپنی ہلیں درست پا کر لے گئے اور آپس میں ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ رات کو لوہا کوٹنے کی کوئی آواز نہیں آئی اور نہ ہی بھٹھی گرم کی گئی پھر ہلیں کیسے درست ہو گئیں۔ جب لوگوں نے اس لوہار سے دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ یہ شاہ بھیکھو کی کرامت ہے کہ جب وہ گرم لوہے کو ہاتھ لگاتے ہیں تو وہ سرد ہو جاتا ہے اور سرد لوہا ان کے ہاتھ میں موم کی طرح نرم ہو جاتا ہے۔ میں رات کو پھالے اتار تا گیا اور وہ ہاتھ پھیر کر درست کرتے گئے پھر میں پھالے چڑھاتا گیا۔

لوہے کی گرم سلائی کو آنکھوں میں پھیرنا:

کتاب ”الامین“ کے مؤلف صاحب نے صفحہ نمبر 24 پر اور کتاب ”فیض الامین من ضیائے شمس العارفین“ کے مؤلف نے صفحہ نمبر ۳ پر یہ واقع اس طرح تحریر کیا ہے جو کہ انہوں نے اپنے شیخ کامل کی زبان مبارک سے سنا تھا۔

کہ حضرت خواجہ محمد امین صاحب اکثر یہ واقعہ بیان کرتے تھے کہ ولی کامل حضرت شاہ بھیکھو ایک دفعہ موضع ککھ میں لوہار کی دکان پر تشریف فرما تھے کہ ایک ہندو عورت جو کہ بہت ہی خوبصورت تھی لوہار کی دکان پر چرخہ کا تکلہ سیدھا کرانے

کے لیے آئی تو آپ نے بڑے غور سے اس کی طرف دیکھا تو اس عورت نے شور مچا دیا۔ اس کا شور سن کر گاؤں کے سب مرد و زن اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے اس عورت سے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ تو اس عورت نے جواب دیا کہ اس بوڑھے نے بڑے غور سے میری طرف کیوں دیکھا ہے۔ اس عورت کی بات سن کر شاہ بھیلیھو کے چہرہ انور پر جلال آ گیا اور اسی جلالت میں وہ جلتی ہوئی تکلہ کی سلائی جو کہ لوہار نے گرم کرنے کے لیے بھٹھی میں رکھی تھی اٹھائی اور اپنی آنکھوں میں پھیرنا شروع کر دی اور ساتھ ہی ساتھ یہ فرماتے جاتے کہ اگر میں نے تمہاری طرف نظر بد سے دیکھا ہو تو میری یہ دونوں آنکھیں جل جائیں۔ میں تو اس لئے تمہاری طرف دیکھ رہا تھا کہ ایسی اچھی شکل دوزخ کی آگ میں جلے گی! حتیٰ کہ وہ سلائی سرد ہو گئی اور آپ کی آنکھیں تندرست رہیں۔ آپ کی یہ کرامت دیکھ کر بہت سے ہندوں اور سکھوں نے جو وہاں پر موجود تھے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ اور ان کرامات کی وجہ سے آپ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ لوگ جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے آپ انہیں بیعت کرتے اور دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم سکھاتے۔ آپ نے یہیں شادی کی اور موضع ککہ ہی میں وفات پائی۔ اس ون کے درخت کے نیچے آپ کی قبر انور موجود ہے جو کہ پختہ اینٹوں سے بنی ہوئی ہے۔ اور اس کے ارد گرد ایک ایک چھوٹی سی چار دیواری ہے۔



## اولادِ پاک:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو صاحبزادوں سے نوازا جن کے نام یہ ہیں۔

۱۔ جناب حضرت شیخ محمد یوسف صاحبؒ

ان کی اولاد موضع ککھ ہی میں موجود ہے اور ان میں کوئی ایسی قابل ذکر ہستی

نہیں گزری کہ جس کا یہاں پر ذکر کیا جائے۔

۲۔ جناب حضرت خواجہ حافظ محمد صاحبؒ

آپ صاحب علم، صاحب تقویٰ اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ کی

اولاد میں۔ سے حضرت علامہ حافظ محمد عبداللہ صاحبؒ موضع دریا کسانہ میں

تشریف لے آئے۔ آپ اکثر گوشہ نشینی میں رہتے صرف صبح سویرے فجر کی نماز کے

بعد درس دیا کرتے اور لوگوں کو صراطِ مستقیم کی طرف بلاتے تھے آپ نے موضع دریا

کسانہ ہی میں وفات پائی اور آپ کو اس گاؤں کے قبرستان میں سپرد خاک کیا

گیا۔ آپ کے ایک فرزند جن کا نام حافظ دین محمد صاحب تھا بقول شاعر۔

فرزند حضرت عبداللہ آہے خالص مردِ حقانی

بیٹے حضرت دین محمدؒ بر سے نور پیشانی

حافظ محمد دین صاحبؒ:۔ جو کانِ علم و حیا منبعِ جو دو سخا تھے ان کے چار فرزند

تھے، چاروں صاحبزادے قرآن مجید کے حافظ تھے اور زہد و تقویٰ میں لاثانی

تھے۔ ان میں ایک صاحبزادے ٹھیکریاں شریف میں تشریف لے آئے ان کا نام نامی حضرت مولانا علامہ حافظ غلام رسول صاحب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حافظ غلام رسول صاحب کو بھی چار صاحبزادوں سے نوازا آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا علامہ حافظ علم دین صاحب فاروقی نقشبندی میدان شریعت و طریقت کے شہوار تھے جنہوں نے مونیوں شریف کو اپنا مسکن بنایا اور آپ کی اولاد اب مونیوں شریف اور چکوڑی شریف میں آباد ہے۔ حافظ غلام رسول صاحب کے دوسرے صاحبزادے استاد العلماء برہان الاصفیاء سند العاشقین دلیل العارفین حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندی آف چکوڑی شریف جن کا شمار ان مقدس علمائے کرام اور اولیاء عظام میں سے ہوتا ہے جو معرفت کے آسمان پر آفتاب ہدایت اور مہر منیر بن کر چمکے جنہوں نے نہ صرف اس خاندان کا نام روشن کیا بلکہ بڑے بڑے جید علمائے ربانی نے آپ سے علم حاصل کیا اور اپنے اپنے علاقوں میں واپس جا کر دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔

حافظ نور الدین صاحب کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد امین صاحب فاروقی چشتی سیالوٹی نے آپ کے کام کو آگے بڑھایا اور اپنی علمی قابلیت اور روحانی طاقت کے لحاظ سے چکوڑی شریف میں دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کی اور آپ کی بارگاہ عالیہ میں رہ کر بڑے بڑے جید اولیائے کاملین نے فیوض و

برکات حاصل کیے آپ نے شاہ بھیکھو صاحب کے خاندان کا نام بھی روشن کیا بقول

شاعر

شاہ بھیکھو دے بانے وچوں اک پھل کھڑیا نوروں

مشک معطرے خوشبوواں حلے آون دوروں

وچ چکوڑی دے چن چڑھیا حکم نال حضوروں

وچ زمین آسماناں چکے جوش فقر دے نوروں

حضرت خواجہ محمد امین صاحب کی وفات کے بعد آپ کے جانشین اور داماد

حضرت مولانا علامہ حافظ فیض رسول صاحب نے سلسلہ چشتیہ نظامیہ امینیہ کو فروغ

دیا اور علم کی شمع کو روشن رکھا۔ بقول شاعر

فیض رسول نے فیض پھیلا یا اندر اوس زمانے

دعا انہاں دی ایویں جانوں جیوں کر تیر نشانے

دین شریعت والا جھنڈا وچ چکوڑی لایا

اس نے بھی اوہ پہرہ اپنا واہ واہ خوب وجایا

اب آپ کے علمی اور روحانی فیضان کے وارث عاشق پیر سیال حضرت خواجہ

پیر محمد یوسف صاحب فاروقی چشتی سیالوی مدظلہ العالی ہیں۔ جو کہ سلسلہ نقشبندیہ میں

حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی اور سلسلہ چشتیہ میں حضرت خواجہ محمد امین

فاروقی سیالوی، سلسلہ چشتیہ سیالویہ امینیہ میں حضرت خواجہ حافظ فیض رسول صاحب

آف چکوڑی شریف کے جانشین ہیں اور مونیوں شریف میں سلسلہ چشتیہ سیالویہ کے خلیفہ حضرت مولانا علامہ حافظ محمد مشتاق احمد صاحب فاروقی چشتی سیالوی کے جانشین حضرت مولانا علامہ صاحبزادہ فیض الامین صاحب فاروقی چشتی سیالوی مدظلہ العالی جو کہ اپنے اکابر کی سچی تصویر ہیں۔ دن رات دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان بزرگ ہستیوں کا سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

## شجرہ نسب

حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندی آف چکوڑی شریف

- ۱۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ
- ۲۔ حضرت عبداللہ صاحبؓ ۳۔ خواجہ ناصر الدین صاحبؓ
- ۳۔ خواجہ منصور قریشی صاحبؓ ۵۔ حضرت خواجہ سلیمان صاحبؓ
- ۶۔ خواجہ ادھم صاحبؓ ۷۔ خواجہ ابراہیم بادشاہ صاحبؓ
- ۸۔ خواجہ اسحاق صاحب والی بلخؓ ۹۔ حضرت خواجہ ابوالفتح صاحبؓ
- ۱۰۔ خواجہ واعظ الاکبر صاحبؓ ۱۱۔ خواجہ واعظ الاصغر صاحبؓ
- ۱۲۔ خواجہ عبداللہ صاحبؓ ۱۳۔ خواجہ سلطان مسعود صاحبؓ
- ۱۴۔ خواجہ سامان شاہ صاحبؓ ۱۵۔ خواجہ محمود شاہ صاحبؓ
- ۱۶۔ خواجہ نصر الدین بادشاہ صاحبؓ ۱۷۔ خواجہ شاہ احمد فرح بادشاہ کابلؓ
- ۱۸۔ خواجہ شہاب الدین صاحبؓ ۱۹۔ خواجہ شیخ محمد صاحبؓ
- ۲۰۔ خواجہ شیخ یوسف صاحبؓ ۲۱۔ ملک العلماء مولانا شعیب قریشی صاحبؓ
- ۲۲۔ خواجہ شیخ جمال دین صاحبؓ
- ۲۳۔ حضرت خواجہ بابا فرید الدین المعروف گنج شکرؓ
- ۲۴۔ خواجہ شہاب الدین صاحبؓ ۲۵۔ خواجہ شیخ محمد صاحبؓ





# شجرۂ نسب پنجابی

حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندی آف چکوڑی شریف

از

صوفی فضل حسین صاحب چشتی آف کنگ سہالی ضلع گجرات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صفت ثنائیں تینوں لائق سبحانا رحمانا  
 تو کر ترتیب عجیب نکایا باجھ تھماں آسماناں  
 تینہ چن تارے نور سواری صفت باجھ بیاناں  
 توں کارن یار پیارے لایا ایہہ گل زار یگاناں  
 اوہ پاک رسول محمد ﷺ سرور سید عالی شانان  
 اتھے اتھے دو جہان اوے نوں خصمانان  
 وت چارے نبی دے پیارے روشن وچ جہانان  
 صدیق عمر عثمان غنی کردار علی مردانان  
 وت آل اولاد اصحاب نبی دے کل مومون اخوانان  
 صلوة سلام فضل دن راتیں سب نوں پہچانان  
 اوہ یار نبی سرور دا دوجا عمر بہادر دانا

marfat.com

Marfat.com



جس دے عدل شجاعت والی دھم زمین آسمان  
 سایہ پورے عمر دا جیکر پہاڑ پوے شیطانا  
 سڑ بل کولا ہوندے جاون جا چہون بیابانا  
 ہر دم فضل خدا دے کولوں ڈرنا عدل کمانا  
 منے رب صلاحیں جس دیاں وچ قرآن بیانا  
 حضرت صاحب مونیوں والا اسم شفیق سیانا  
 شجرہ ساڈا کرو پنجابی ایہہ فرمائش پانا  
 خواجہ غوث چکوڑی والا سالک مرد ربانا  
 حسب نسب دا شجرہ لکھاں نظم پنجابی بنانا  
 میں بھی بردا ایسے گھر دا فضل مرید سدانا  
 کنگ سہالی اندر میرا ہے گزاران ٹھکانا  
 شعر لکھن دی سارنہ مینوں نہ میں اٹکل جانا  
 سرتے پہاڑ پیاریاں والا اللہ پاک توڑ نہیانا  
 ہن پڑھ بسم اللہ شجرہ ٹوراں جیویں شفیق لکھانا  
 اوہ عالم فاضل برکت والا جیوں کر ملک ربانا

## شجرۂ نسب پنجابی

حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ

و حضرت خواجہ حافظ محمد علم الدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ

از

صوفی فضل حسین صاحب چشتیؒ آف کنگ سہالی ضلع گجرات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت عمرؓ قریشی مکی لقب فاروق پیارا

فرزند آبا حضرت عبداللہؓ کامل پیر نیارا

حضرت عبداللہؓ وا بیٹا بزرگ پیر گرامی

حضرت ناصر دینؒ خواجہ وہماں رومی شامی

ہر دم جاری شوق غفاری اک دم رہن نہ خالی

فرزند انہا ندا سی حضرت منصورؒ قریشی کمالی

وت حضرت سلیمانؒ پیارا کھلے بخت کرم دے

حضرت خواجہ اسم ابراہیمؒ جو صاحب حکم سرحدے

حضرت ابراہیمؒ خواجہ بادشاہاں وچ نامی

marfat.com

Marfat.com

وقت شاہ اسحاق بلخ دا والی کامل مرد گرامی  
 ابو الفتح خواجہ کاخ " روشن ہر ہر جانی  
 خواجہ واعظ الاکبر آہے صاحب یمن صفائی  
 خواجہ واعظ الاصغر حسینی رحمت فضل جنابوں  
 بیٹا عبداللہ شاہزادہ حضرت دی احبابوں  
 مسعود شاہ سلطان گرامی کرم سخاوت بھریا  
 حضرت سامان شاہ جویں خورشید جہانی چہڑیا  
 مسعود شاہ معروف شہنشاہ بادشاہ اکھواوت  
 وت نصیر الدین شاہزادہ شاہاں وچ سوہاوت  
 خواجہ شاہ احمد اتے معروف فرخ شاہ کابل  
 شہاب الدین شہزادہ کون غنیم مقابل  
 حضرت خواجہ شیخ محمد مدد شاہ جیلانی  
 خواجہ یوسف شاہزادہ جویں صورت یوسف ثانی  
 ملک العلماء مولانا شعیب قریش فاروق شاہزادہ  
 کابل دے وچ دین نبی ﷺ دا کیتا جہاں آبادہ  
 وت حضرت جمال الدین ہے لقب سلیمان توری  
 وت فرید الدین خواجہ المعروف گنج شکر منظوری

پاک پٹن وچ جھنڈا جس دا چشتی پیر حقانی  
 کل قطباں وچ روشن دسے بدر منیر نورانی  
 مخدوم شہاب الدین شہزادہ شوق جہاں تن جاری  
 گنج علم ہے لقب جہاندا رحمت فضل غفاری  
 مخدوم خواجہ شیخ محمد روشن وچ جہاناں  
 خواجہ شیخ یعقوب پیارا خالص دریگاناں  
 خواجہ عبدالحمید جہاندا اسم شریف پیارا  
 وت خواجہ شیخ پیرہن آہے نور بھرے چمکارا  
 خواجہ سلیمان برکت والا رحمت گھیرا پاوے  
 خواجہ شیخ حسین جہاندا نور العین سداوے  
 خواجہ شیخ بڈہن ہے بیٹا علم علم دا بھریا  
 خواجہ شیخ یوسف وت آہا بدر منیروں بھریا  
 فرزند اونہاندا حضرت شیخ طاہر سی بھائی  
 خواجہ عبدالشکور آہا وت شاکر وچ رضائی  
 عبدالشکور صاحب دا بیٹا بدر الدین نیامی  
 وچ مراقب زہد عبادت کل جہان سلامی  
 حضرت خواجہ شیخ موود وت آہے نامی مرد گرامی

وت حضرت منصورؒ پیارا کل جہان سلامی  
 وت حضرت شاہ بھیکھؒ جہاندے درے سوانی  
 بیٹے اسم محمدؐ آہے صاحب شان کمالی  
 حضرت عبدالکریمؒ آہے وت خنی حبیب الہی  
 حضرت عبدالرؤفؒ جہاندی پاک کمانی آہی  
 فرزند حضرت عبداللہؒ آہے خالص مرد حقانی  
 بیٹے حضرت دین محمدؐ برے نور پیشانی  
 فرزند اونہاندے کامل بزرگ پاک قرآنوں  
 اسم غلام رسولؐ جہاں وا برکت باہجہ بیانوں  
 ترے فرزند انہاندے آہے نور العین پیارے  
 حضرت علم الدینؒ سن قاری حافظ بہارے  
 اک فرزند چمک وا روشن پیا اونہاندی چھولی  
 اسم محمد رشیدؒ جہاندا حافظ مٹھی بولی  
 مونیان دے وچ خاص ٹھکانا حافظ جی اکھواون  
 شب بیدار عبادت اند رساری رات لنگاون  
 نور البصر اونہاندے روشن ترے فرزند یگانے  
 وڈے حافظ فیض صاحبؒ جو عالم عاقل دانے

صاحب علم صفائی والے کامل بزرگ نامی  
خاص چکوڑی حضرت والی رہندے پیر گرامی  
چشتیاں دے وچ ناواں روشن کیتا حق تعالیٰ  
قائم رکھے آپ الہی نور ظہور اوجالا  
لرزہ پیا وجود میرے تے جد پہنچیا ایس ٹکانے  
خبر نہیں کی حالت ہوئی جاگے زخم پرانے  
ہتھوں قلم جھڑی ایہہ حال اللہ پاک جانے  
فضل فقیر نہ دکھے سوندے عاشق درد رنجانے  
فیض صاحب تھیں چھوٹے بھائی اسم شفیق جہاندا  
طبع سلیم تے برکت والے نور نہ چہلیا جاندا  
نام محمد صدیق ” جہاندا تیجے چھوٹے بھائی  
وانگ سکندر دہمک انہاندے جانے کل خدائی  
حضرت علم الدین ہوراں تھیں چھوٹے بدر نورانی  
حافظ نو رالدین ” ہے اسم اونہاندا چمکے نور پیشانی  
میاں صاحب ہے لقب جہاندا عاشق ذات الہی  
خاص چکوڑی اندر حضرت کان علم دی آہی!  
شرم حیا کرم دا بھریا پاک وجود سارا

جن بدر وا بدل وچوں پیا کڈے چکارا  
 کسکے ہزاروں عالم ہوئے پڑھ کر اوس جنابوں  
 کابل تے کشمیروں سندھوں ہندوستان پنجابوں  
 اک فرزند پیارا حضرت مروارید یگانا  
 خالص موتی ڈھل ڈھل کردا روشن وچ جہانا  
 پیر امن الدینؒ جہاندا اسم مبارک نوری  
 حافظ عالم عامل چشتی کامل مرد حضوری  
 خلق حلیمی طبع کریمی جملہ نور اجالا  
 ہندوستان لاہوریے کہندے پیر چہانویں والا  
 موتی دند ستارے چمکن متعا بدر منیروں  
 لٹ جہان لیا حضرت نے کابل تے کشمیروں  
 بھاگ سہاگ ہے نوں لگے تے گھٹاں کرم دیاں چھایاں  
 خاص چکوڑی اتے کرم اس داتے اللہ نے وی رحمت جھڑیاں لایاں  
 حمدیاں شوق رسول اللہ وا تن وچ خوب نکایا  
 کامل پیر سیالاں والے چشتی رنگ چڑھایا  
 گوہری لاٹ عشق وی کڈی صقل ہویا چڑھانے  
 عاشق ہر پروانے جھرمٹ پاون دیوانے

لہریں کانگ چہڑی عشقیدی موسم ابر بہارے  
 آن چکوڑی وحدت والے موج ندی دے مادے  
 ابر کرم دیاں بونداں چہڑیاں اجڑے ملک ولے  
 اچن پیت فضل گھل جھولے باد خزاں دے  
 چھپ گیا اوہ بدر نورانی پھری جہان سیاہی  
 جیویں چکارا لیل قدر وا پل وچ ہو گیا راہی  
 حافظ نور الدینؒ ہوراں تہیں ترتیجے چھوٹے بھائی  
 اسم محمد دینؒ جہانیدا حافظ برکت یمن الہی  
 ہن شجرہ لکھ مکایا سارا موتیاں لڑی پرونی  
 برکت کلے پاک نبی ﷺ دی مدت جنابوں ہوئی  
 جو کوئی مومن شجرہ پڑھے تے کل نوں ختم پہنچاناں  
 ایہہ عرض فضل دی ایس سبوں مینوں نہیں بھلاناں



در مدح حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب

فاروقی نقشبندیؒ

وگر محقق حافظ جناب نور الدین

فقہ و عالم از عالمان نعمانی

قوی قیاس و کثیر العمل قلیل کلام

بعین عین حیا و بچہ نوری

وگر تقی زماں والدش غلام رسول

خلیق و عالم و عابد کشادہ پیشانی

از حضرت مولانا علامہ صالح محمد صاحب آف کتباہ

استاؤ العلماء برہان الاصفیاء سند العاشقین دلیل العارفین  
 حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ  
 یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہندوستان میں اسلام کی اشاعت اور ترقی  
 صوفیائے کرام ہی کی مرہون منت ہے کہ ان مردانِ خدا نے جس تندہی اور خلوص  
 نیت سے دین حق کی خدمت کی اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ آج برصغیر میں ہمیں جو  
 اسلام کی روشنی نظر آ رہی ہے یہ انہی بوریہ نشین اور گڈری پوش نفوس قدسیہ کی سعی و جہد  
 کا نتیجہ ہے جنہوں نے علائق دنیا سے بے نیاز ہو کر خدمتِ دین اور احیائے سنت  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی زندگی کا نصب العین بنایا۔

محقق دوراں راہبر کمالاں حضرت مولانا علامہ حافظ نور الدین صاحب  
 فاروقی نقشبندیؒ کا شمار بھی انہی پاکیزہ ہستیوں میں ہوتا ہے۔ آپ اہل اللہ کے  
 مقتدا۔ اہل علم و کمال کے راہنما راہ طریقت کے ہادی ولایت و ہدایت کے مہر منور اور  
 کرامت و ریاضت کے اعتبار سے اپنے دور کے شیخ کامل تھے آپ کا سلسلہ نسب  
 تقریباً بیالیس واسطوں سے ہو کر خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جا  
 کر ملتا ہے۔

ولادت باسعادت:

آپ ٹھیکریاں شریف میں پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد حضرت مولانا

marfat.com

Marfat.com

علامہ غلام رسول صاحب فاروقی اپنے وقت کے کامل درویش صوفی باصفا اور جید عالم دین تھے۔ آپ کا خاندان علم و فضل کے لحاظ سے اس علاقہ میں امتیازی حیثیت کا حامل تھا۔ آپ کا سارا گھرانہ علماء و فضلاء پر مشتمل تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ اور گھر کی دوسری مستورات سب عابدہ زاہدہ اور زیور علم سے آراستہ تھیں۔ ہر وقت تسبیح و تہلیل اور ذکر خدا کا غلغلا اس بابرکت گھرانہ سے بلند ہوتا رہتا تھا۔ یہ گھرانہ اپنے اخلاق جو دو سخا اور مہمان نوازی کی وجہ سے دور دور تک مشہور تھا۔ الحمد للہ یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

### تعلیم و تربیت:

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی اور 9 سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ پھر اعلیٰ دینی علوم کی تحصیل کیلئے لاہور تشریف لے گئے اور مولانا علامہ غلام محی الدین صاحب بگویی کے مدرسہ (یہ مدرسہ مسجد بازار حکیمان والی میں تھا) میں پہنچ کر مولانا موصوف کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا وہیں پر مولانا موصوف کے چھوٹے بھائی حضرت مولانا علامہ احمد دین بگویی بھی پڑھاتے تھے حافظ صاحب نے کچھ کتابیں آپ سے بھی پڑھیں اسی طرح آپ نے کتابت، صرف و نحو، منطق، فلسفہ، معانی و تفسیر و حدیث اور فقہ پر مکمل عبور حاصل کیا مگر طبیعت پھر بھی سیر نہ ہوئی۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے دہلی شریف کا رخ کیا۔ جو اس زمانے میں علم و ادب کا عظیم مرکز تھا۔ وہاں پر آپ نے حضرت مولانا علامہ مفتی صدر

الدین آذردہ صاحب جیسے مستند عالم دین سے علوم مروجہ کی تکمیل کی حضرت مولانا علامہ فیض الحسن سہارنپوری آپ کے ہم درس تھے وہیں سے آپ نے مفتی صاحب سے دستار فضیلت حاصل کی اور واپس پنجاب تشریف لے آئے۔

### سلسلہ ارادت:

حافظ صاحب علوم ظاہری سے تو مالا مال تھے مگر معرفت اور سلوک کی منازل طے کرنا باقی تھیں۔ آپ کا ذہن بے چین رہتا۔ آپ کی ذہنی بے چینی و بے قراری میں کوئی فرق نہ آیا اور روحانی غذا کی ضرورت محسوس ہوتی رہی۔ دل اور روح کی دھڑکنیں بر ملا پکارتیں۔

پڑھ لئے میں نے علوم شرق و غرب  
روح میں باقی ہے اب بھی درد و کرب

چنانچہ آپ نے اس زمانہ میں سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور و معروف روحانی پیشوا شیخ کامل حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحب دائم الحضور قسوری کی شہرت سنی جو اپنے وقت کے جید عالم زاہد اور صاحب طریقت تھے۔ بلکہ طریقت میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کو ان کی ملاقات کا شوق ہوا۔ اپنے والد ماجد کے ہمراہ قسور پہنچے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحب کے دست اقدس پر بیعت کر لی۔ شرف بیعت حاصل کرنے کے بعد سلوک کی منازل وہیں طے کیں علوم باطنی میں کمال دسترس حاصل کر کے خلافت سے بہرہ

خواجہ قصوریؒ نے ایک ہی نظر میں آپ کو روحانیت کی بلندیوں پر پہنچا دیا  
انوار الہی اور تجلیات ربانی آپ پر جلوہ گر ہونے لگے اور آپ کا دل دنیا سے متنفر ہو  
گیا۔ عبادت و ریاضت میں اسقدر مستغرق ہوئے کہ اپنا بھی ہوش نہ رہا۔

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس انکی

الہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں

حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوریؒ نے آپ کو خرقہ خلافت عطا فرمایا اور

ساتھ ہی یہ ہدایت کی کہ واپس جا کر دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع روشن رکھنا

پھر خواجہ قصوریؒ نے اجازت فرمائی کہتے ہیں کہ خانقاہ کے دوسرے درویشوں نے شور

مچایا اور کہنے لگے کہ ہم عرصہ دراز سے آپ کی خدمت کر رہے ہیں ہمیں کچھ عطا نہیں

ہوا اور حافظ نور الدین صاحبؒ اتنی جلدی سب کچھ (فیوض و برکات) لے گئے یہ سب

باتیں سن کر حضرت خواجہ غلام محی الدین دایم الحضورؒ نے فرمایا نادانو! حافظ نور الدین

صاحبؒ کے پاس دیا اور ماچس پہلے سے موجود تھی۔ میں نے صرف آگ لگا کر دیا

روشن کیا ہے اور تمہارے پاس ابھی کچھ بھی نہیں خواجہ قصوریؒ کی یہ بات سن کر سب

درویش خاموش ہو گئے اور قبلہ حافظ نور الدین صاحبؒ اپنے پیر و مرشد کے حکم سے

واپس اپنے گاؤں ٹھیکریاں شریف میں تشریف لے آئے اور درس و تدریس کے کام

میں اپنے والد ماجد کا ہاتھ بٹانے لگے اور اس کے ساتھ ساتھ عبادت و ریاضت میں

اسقدر مشغول ہوئے اور تھوڑے ہی عرصہ میں فنائی الرسول ہوئے جب آپ کی شہرت عام ہوئی تو قریب ہی کے گاؤں موضع چکوڑی بھیلووال کے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی واعظ سے متاثر ہو کر بیعت کر لی۔

سلسلہ نقشبندیہ وقادریہ اور حضور غوث پاکؒ کی روح کو

ایصال ثواب کے بارے میں

سلسلہ نقشبندیہ وقادریہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ نے اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی عملیات کی ایک قلمی کتاب میں یوں لکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلام علي عباده الذين اصطفى بحمدت بابر كت  
جامع کمالات علمیہ و عملیہ کشاف مغلفات شرعیہ جناب حافظ  
نور الدین صاحب نور اللہ قلبہ بنور الیقین و شرح اللہ صدرہ بمتابعة  
سید المرسلین اما بعد.. السلام علیکم ورحمة اللہ وارضح بان  
صحیفہ شریفہ درباب استفسار بعضی اسناد رسیدھا خوش وقت  
گردا بند

marfat.com

Marfat.com

اے وقت تو خوش کہ وقت ماخوش کر دے

مشفقاً بعد ہر نماز اللہ نور السموات الایۃ یک بار بخوانند و روزیاد ہم ہر ماہ بعد  
شام خواندہ بروح حضرت محبوب سبحانی قد سنا اللہ باسرارہ گزرا نند کہ الہی ثواب این  
کلام بروح مبارک غوث الاعظم رضی اللہ عنہ برسماں و بحرمت ایشان از چیزے کہ در  
خاندان شریف شاہ افضل است بہرہ وافر نصیب این عاجز کرداں این سند فقیر را از  
پدر خود از جدا مجدم کہ ہر دو طریق نقشبندیہ قادر یہ داشند بسند صحیح

## چکوڑی شریف میں آمد:

عقیدت مندوں کے پر زور اصرار پر آپ چکوڑی بھیلووال تشریف لے  
آئے اور اسی گاؤں کو اپنا مستقل ٹھکانا بنا لیا اور دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ  
و ترویج میں ہمتن مشغول ہو گئے۔ آپ نے چکوڑی بھیلووال میں ایک چھوٹے سے  
دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی جو بہت جلد ایک عظیم درسگاہ کی شکل اختیار کر گیا۔ یہی چکوڑی  
بھیلووال، چکوڑی میاں صاحب اور پھر چکوڑی شریف بن کر علم و فضل اور حکمت و  
عرفان کا مرکز بن گیا۔ جہاں سے لوگ دور دور سے آ کر فیض یاب ہوتے اور تشنگان  
علم حق اپنی پیاس بجھاتے بقول شاعر۔

گجرات پنجاب ضلع دے اندر پنڈ آہا اک یارا  
نام چکوڑی اوسدا آہا سن توں بر خوردارا  
اوسدے اوپر علم ر بیدا وریاں رحمت باراں

marfat.com

Marfat.com

بہیجیا ہے اک تحفہ رب نے کارن او گنہاراں  
 نام اونہاں دا نور دین سی صاحب حسن پیارا  
 رب رحیم کریم اونہاں تے کرم کمایا بھارا  
 پہلے نام چکوڑی اوسدا لوک بلاندے سارے  
 جس دن قدم مبارک پایا کھلے نو رنظارے  
 برکت رحمت قدم انہاندا نام شریف رکھایا  
 اوس چکوڑی اوپر رب نے کیڈا کرم کمایا

### معمولات تدریس:

نماز تہجد سے فارغ ہو کر فجر کی نماز تک آپ حفاظ کرام کی منزلیں سنا کرتے اور فجر کی نماز کے بعد کتب درس نظامی کی تدریس میں مشغول ہو جاتے عادت شریفہ یہ تھی کہ جب تک سب طالب علموں کو سبق نہ دے لیتے کسی اور کام کی طرف توجہ نہ فرماتے تھے۔ تشنگانِ علم حلقہ درس میں دور دور سے چلے آتے علم سے مالا مال ہو کر جاتے علوم ویدیہ کی تدریس میں آپ یکتائے روزگار تھے بے شمار غیر مسلموں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی اور دولت ایمان سے مشرف ہو کر بارگاہ ایزدی میں سرنگوں ہوئے آپ نے سلسلہ نقشبندیہ کو بہت فروغ دیا۔

لباس: آپ ہمیشہ سادہ اور صاف ستھرا لباس زیب تن رکھتے دستار مبارک کے اوپر



چادر اوڑھے رکھتے اور وضو کرنے کے سوا آپ کی پیشانی کبھی ننگی نہ ہوتی تھی۔ مستری اللہ دتہ قومی شاعر گجرات آف نوشہرہ خواجگاں نے اپنی کتاب ”گلشن چکوری شریف“ کے صفحہ نمبر 3 پر آپ کے حلیہ مبارک کا یوں ذکر کیا ہے۔

منہ دے اتے کپڑا رکھن عادت انہاں ضروری  
دنیا کولوں پروے اندر رکھدے اوکھ نوری  
کامل مرد شریعت اندر آہولی ربانا  
ساریاں صفتاں دیوج پورا سن تو یار سیانا  
اہل شریعت صاف طبیعت سوہنا نور ستارا  
نوری عکس چہرے توں پیندا جیوں بجلی چکارا

### عادات و اخلاق:

آپ درویش مزاج بزرگ اور مستجاب الاعوات تھے۔ آپ علیٰ اخلاق کے مالک باحیا، بامروت صاف باطن، صاف گو اور عالم باعمل تھے۔ قناعت و توکل میں لاٹانی تھے کبھی بھی کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلاتے بلکہ ہر سائل کی امداد فرماتے۔ آپ کے عادات و اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے ”الامین“ کے مولف صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 17 پر یوں تحریر کیا ہے۔ آپ زاہد و عابد صاحب جلال و ہیبت اور کم گو سادہ مزاج بزرگ تھے۔ حکام وقت آپ سے لرزہ بداندہم تھے۔ گورنمنٹ کی طرف سے آپ شرعی حج ہونے کی حیثیت سے نہایت عدل و انصاف سے مقدمات

کے فیصلے فرماتے تھے۔

## قناعت اور توکل:

آپ کا یہ واقعہ جو کہ بڑا ہی مشہور ہے اور اس کو پیر ظفر علی صاحب عباسی نے اپنی کتاب ”الامین“ کے صفحہ نمبر ۱۸ پر یوں تحریر کیا ہے۔

کہ حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب کو ایک مرتبہ شمس الہند مولانا علامہ غلام رسول صاحب مرحوم قلعہ مہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ کے ہمراہ کسی دریائی سفر میں کشتی پر سوار ہونے کا اتفاق ہوا۔ مولانا صاحب نے آپ کو ایک نقش لکھ کر دیا اور کہا کہ جس قدر یہ تعویذات لکھے جائیں اسی قدر مبلغات ضرور مل جاتے ہیں اگرچہ دن میں سینکڑوں لکھے جائیں۔ یہ تعویذ آپ کی حالت دیکھ کر پیش کرتا ہوں اور اجازت دیتا ہوں۔ لیکن راقم الحروف نے اپنے خاندان کے بزرگوں سے یہ واقعہ اسی طرح سنا ہے۔ کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا علامہ غلام رسول صاحب قلعہ مہاں سنگھ والے جو کہ حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب کے بڑے اچھے دوست تھے آپ کو ملنے کے لیے چکوڑی شریف آئے رات یہیں پر بسر کی اور دیکھا کہ آپ کے پاس طالب علم اور زائرین بکثرت ہوتے ہیں۔ آمدنی تھوڑی ہے اور لنگر کا خرچ کافی ہوتا ہے۔ انہوں نے قبلہ حافظ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا جناب میں دیکھتا ہوں آپ کے پاس طالب علموں اور عقیدتمند مریدین زیادہ ہیں آمدنی کم ہے اور لنگر کا خرچ بہت زیادہ ہے۔ لہذا میں آپ کو ایک تعویذ لکھ کر دیتا ہوں جس قدر یہ تعویذات لکھے

جانیں گے اسی قدر روپے مل جایا کریں گے۔ اگرچہ دن میں سینکڑوں لکھے جائیں۔ آپ نے وہ تعویذ لے کر اپنی چار پائی کے نیچے رکھ دیا۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ مولانا علامہ غلام رسول صاحب آئے تو دیکھا کہ لنگر کی وہی حالت ہے جو کچھ عرصہ پہلے تھی آپ نے بڑے تعجب کا اظہار کیا اور تعویذ کے متعلق پوچھا۔ ان کی بات سن کر حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب نے سرہانے کے نیچے سے تعویذ نکال کر واپس کر دیا اور فرمایا کہ یہ قناعت اور توکل کے منافی ہے۔ فقیر اسی حالت میں خوش ہے۔ یہ آپ کے متوکل علی اللہ ہونے کی روشن دلیل ہے۔ سچ ہے اہل اللہ کی نظر میں دنیا مردود ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

مال دنیا خاکساراں را دہند

عاقبت پرہیز گاراں را دہند

آپ کے سر مبارک پر نور کا موجود رہنا:

یہ واقعہ راقم الحروف (مؤلف) کو چکوڑی شریف کے رہنے والے کئی بزرگ

آدمیوں نے سنایا:

کہ ایک مرتبہ موضع حاصلانوالہ کا ایک شخص حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین

صاحب سے شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کچھ مسائل پوچھنے کے

لئے چکوڑی شریف میں آپ کے ڈیرہ پر آیا۔ یہاں سے پتہ چلا آپ تو ابھی گھر پر

تشریف فرما ہیں تو اس شخص نے آپ کے گھر جا کر دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے ایک

marfat.com

Marfat.com

خادمہ دروازہ پر آئی۔ اس نے حضرت حافظ صاحبؒ کے متعلق پوچھا خادمہ نے جواب دیا کہ آپ ابھی ابھی کہیں تشریف لے گئے ہیں تم یہاں ٹھہرو میں مائی صاحبہ سے پوچھ کر تم کو بتاتی ہوں وہ خادمہ حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ ایک شخص دروازہ پر کھڑا قبلہ حافظ صاحب کے متعلق پوچھ رہا ہے کہ آپ کہاں تشریف لے گئے ہیں۔ مائی صاحبہ نے فرمایا گاؤں کا فلاں آدمی فوت ہو گیا ہے۔ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے گاؤں کے مغرب میں واقع قبرستان میں تشریف لے گئے ہیں۔ خادمہ نے دروازہ پر جا کر اس کو مائی صاحبہ کی بات بتائی اس نے خادمہ کی بات سن کر کہا کہ مائی صاحبہ کی خدمت میں جا کر عرض کرو کہ میں نے آپ سے پہلی مرتبہ ملاقات کرنی ہے اور ان کی کوئی نشانی بتائیں۔ خادمہ دوبارہ مائی صاحبہ کی خدمت میں گئی اور اس شخص کا سوال دہرایا۔ مائی صاحبہ نے فرمایا اس کو جا کر کہو کہ آپ نے سفید رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سر مبارک پر سفید رنگ کی دستار ہے اور اس کے اوپر آپ نے چادر اوڑھ رکھی ہوگی۔ خادمہ نے دروازہ پر جا کر اس کو آپ کی نشانی بتائی۔ اس شخص نے خادمہ کو جواب دیا کہ اس نشانی کے تو کئی آدمی ہو سکتے ہیں لہذا مجھے انکا پورا حلیہ اور کوئی خاص نشانی بتائی جائے۔ خادمہ تیسری مرتبہ مائی صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کا سوال دہرایا یہ سن کر مائی صاحبہ نے حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کا پورا حلیہ بتا کر فرمایا اس شخص کو جا کر کہو کہ انکی خاص نشانی یہ ہوگی کہ تم کو آپ کے سر مبارک پر چمکتا ہوا نور

نظر آئے گا۔ بس وہی حضرت خواجہ محمد نور الدین صاحب ہوں گے۔

خدا کی شان دیکھیے کہ ایک ولی کامل کی بیوی اور ایک ولی اکمل کی والدہ (حضرت خواجہ محمد امین صاحب) کی زبان سے نکلنے والے الفاظ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشا اور اس شخص کی باطنی آنکھیں کھول دیں۔ جب وہ شخص قبرستان میں پہنچا تو اس وقت لوگ متوفی کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے صفیں قائم کر رہے تھے اور ان میں سے اکثر بزرگ حضرات تھے جن کے سروں پر بگڑیاں تھیں اور چہرے بھی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق اور نماز جنازہ پڑھنے والے تمام لوگوں کے سروں کے اوپر نور چمک رہا تھا۔ وہ شخص نماز جنازہ میں شامل ہوا اور نماز جنازہ پڑھنے کے بعد قبرستان سے باہر ایک جگہ پر بیٹھ گیا کہ جب آپ قبرستان سے باہر نکلیں گے تو مائی صاحبہ کے بتائے ہوئے حلیہ کے مطابق آپ کو پہچان لوں گا۔ اس شخص نے ایک عجیب نظارہ دیکھا کہ تمام لوگ آہستہ آہستہ قبرستان سے نکل کر گاؤں کی طرف کوئی شمال میں کوئی مشرق میں تو کوئی مغرب میں واقع اپنے اپنے ڈیروں کی طرف جا رہے ہیں۔ جو نہی قبرستان سے باہر قدم رکھتے جاتے ہیں سب کا نور ختم ہوتا جاتا ہے۔ سب سے آخر میں حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب اپنے عقیدت مندوں کے ہمراہ قبرستان سے باہر نکلے تو سب کا نور ختم ہو گیا لیکن آپ کے سر مبارک کے اوپر نور بدستور چمک رہا تھا وہ شخص اپنی جگہ سے اٹھا اور آپ کے پاس جا کر اسلام علیکم کے بعد عرض کی جناب میں موضع حاصلانوالہ سے

آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا ہوں مجھے آپ سے کچھ مسائل کے بارے میں پوچھنا ہے۔ آپ مجھے تھوڑا سا وقت دے دیں اس کی بات سن کر حضرت قبلہ حافظ نور الدین صاحبؒ نے فرمایا یہیں بیٹھ جاتے ہیں اس آدمی نے بڑی عقیدت کے ساتھ اپنے سر سے چادر اتار کر زمین پر بچھا دی اور عرض کیا حضرت اس پر آپ تشریف رکھیں۔ آپ نے وہ چادر اٹھا کر اس کے سر پر رکھی اور زبان مبارک سے ارشاد فرمایا بھائی یہ سر کا تاج ہوتا ہے اس کی عزت کرنی چاہیے۔ اور زمین کے اوپر ہی بیٹھ جاتے ہیں۔ آخر ہم نے بھی ایک دن اسی میں جانا ہے۔ آپ زمین کے اوپر ہی بیٹھ گئے اور اس شخص کے تمام مسائل کا تسلی بخش جواب دیا۔ وہ شخص کہنے لگا جناب ہر مسئلہ کا آپ نے تسلی بخش جواب دیا ہے۔ لیکن ایک بات پوچھنی باقی رہ گئی ہے۔ پھر اس نے گھر جانے اور قبرستان آنے کا واقع بیان کیا اور ساتھ ہی یہ سوال بھی کیا۔ قبلہ کیا وجہ ہے کہ سب لوگوں کے سروں کے اوپر نور چمک رہا تھا۔ نماز جنازہ پڑھنے کے بعد لوگ جیسے جیسے قبرستان سے نکلتے گئے ان کا نور ختم ہوتا گیا لیکن آپ کے سر مبارک کے اوپر ابھی تک نور چمک رہا ہے۔ آپ نے فرمایا میت کو دیکھ کر سب لوگوں کے دلوں میں خدا کا خوف آ گیا تھا اور وہ ڈر گئے تھے کہ ہم نے بھی اسی طرح ایک دن اس فانی دنیا کو چھوڑ کر چلے جانا ہے۔ اس لیے اللہ رب العزت نے ان سب کو اور میت کو بھی بخش دیا تھا اور فرشتوں کو حکم دیا ان سب کے سروں کے اوپر رحمت کی چادر تان لو۔ یہ وہ نور تھا۔ نماز جنازہ پڑھنے کے بعد قبرستان سے نکلنے والے لوگوں کو اپنا اپنا کام

یاد آ گیا تھا۔ کسی کو بھینس کا خیال اور کسی کو بیل کا خیال اور کسی کو ان کے چارے کا خیال الغرض سب لوگوں کو اپنے اپنے کام یاد آ گئے تھے۔ پھر اس شخص نے عرض کی قبلہ آپ کا نور کیوں ختم نہ ہو ایہ تو اب بھی آپ کے سر مبارک پر چمک رہا ہے۔ آپ نے فرمایا فقیر کی بات کو راز ہی میں رہنے دو۔ پھر اس شخص سے فرمایا ہمارے ساتھ واپس ڈیرہ پر چلو اور لنگر کھا کر جانا۔ اس شخص نے اجازت طلب کی اور وہیں سے مٹی اٹھا کر ایک کپڑے میں باندھ لی اور عرض کی قبلہ میرے لئے تو چکوڑی شریف کی مٹی بھی لنگر ہے اور پھر وہیں سے اجازت لے کر اپنے گاؤں حاصلانوالہ واپس چلا گیا۔

انگریز کی ملازمت سے انکار:

1865ء میں جب لاہور میں گورنمنٹ کالج قائم ہوا اور اس میں حضرت حافظ صاحب کو صدر شعبہ علوم شرقیہ کا عہدہ قبول کرنے کی دعوت دی گئی۔ مگر آپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں یہاں اس چھوٹے سے گاؤں میں رہ کر آزادانہ طور پر جس طرح دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کر رہا ہوں۔ انگریز کی ملازمت میں رہ کر نہیں کر سکتا۔

یہی دعوت مولانا علامہ سید احمد صاحب قریشی قلعہ داری کو بھی دی گئی۔ مگر آپ نے بھی انکار فرما دیا۔ بعد میں یہی عہدہ حضرت مولانا علامہ فیض الحسن صاحب سہارن پوری کے سپرد کیا گیا۔

## انگریز کی ناپاک سازش کا جواب:

دین اسلام سے متعصب مسیحی زہنوں نے جب کلام اللہ کے نسخہ جات معدوم کرنے کا ناپاک منصوبہ بنایا اور ہر سمت سے قرآن پاک خریدے جانے لگے تو ایک انگریز نمائندہ قبلہ حافظ نور الدین صاحب کے پاس بھی پہنچا اور قرآن پاک کے تمام نسخے خریدنے کا ارادہ ظاہر کیا تو حافظ صاحب نے (جو اس ناپاک سازش سے اچھی طرح واقف تھے) پوچھا کہ وہ یہ نسخے کیوں خریدنا چاہتا ہے۔ وہ کہنے لگا کہ یہ قرآن کے نسخے انگلستان میں بچوں کو پڑھائے جائیں گے یہ سن کر حافظ صاحب نے فرمایا اس کام کے لیے قرآن پاک خریدنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ میرے شاگرد تمہارے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں ان میں جتنے چاہیں ساتھ لے جاؤ اور یہ آپ کے بچوں کو قرآن پاک زبانی یاد کرا دیں گے۔ بفضل تعالیٰ اللہ سارا قرآن ان کے سینوں میں محفوظ ہے پھر مزید فرمایا اگر آپ کسی بری نیت سے سب نسخے خرید بھی لیں گے تو کیا ہوگا۔ کروڑوں لاکھوں دلوں میں قرآن پاک محفوظ ہے وہاں سے کیسے نکالیں گے۔ وہ انگریز نمائندہ شرمندہ ہو کر چلا گیا اور ہائی کمان کو رپورٹ بھیج دی کہ قرآن پاک خریدنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا یہ تو لاکھوں دلوں کا مسکن ہے۔ سچ کہا ہے کسی نے۔

تو واحد ہے لیکن لاکھوں دلوں میں ہے مسکن تیرا

تیری وحدت کا کیا کہنا تیری کثرت کا کیا کہنا



## سرکار کا شرعی حج مقرر کرنا:

اس زمانہ میں سرکاری عمل داری نئی نئی تھی۔ حافظ صاحب کی دین داری کا بہت چرچا تھا۔ اس واسطے لوگ عدالتوں کے بجائے اپنے مقدمات میں شرعی فیصلہ کے طلبگار ہوتے تھے۔ لہذا سرکار نے حضرت حافظ نور الدین صاحب کے علم و فضل اور دین داری کے بیش نظر مقدمات میں شرعی فیصلوں کے لیے آپ کو منتخب فرمایا اور شرعی فیصلہ کے واسطے آپ کو گجرات کی عدالتوں میں آنا پڑتا اور کرسی صدارت پر بیٹھ کر آپ شرعی فیصلہ فرماتے۔ مگر ان طالب علموں کا جو دور دور سے چکوڑی شریف تحصیل علم کے لیے آتے کافی حرج ہوتا تھا۔ اس کا آپ نے یہ حل تلاش کیا کہ طالب علموں کو بھی سفر میں ساتھ رکھتے اور راستہ میں بھی انہیں پڑھاتے اور سمجھاتے جاتے۔ پانچ صاحب ڈپٹی کمشنر گجرات جو علماء اور فضلاء کا قدردان تھا اتفاق سے ایک دن کمرہ عدالت سے باہر آیا تو ایک جم عفر کو دیکھا کہ درس و تدریس میں محو ہیں اور حضرت قبلہ حافظ صاحب ان سے سبق سن رہے ہیں پوچھنے پر معلوم ہو کہ یہ چکوڑی شریف کے طالب علم ہیں اور قبلہ حافظ صاحب انہیں ساتھ لے آتے ہیں تاکہ ان کا حرج نہ ہو اور راستے میں بھی سبق پڑھاتے چلے آتے ہیں اس بات کا صاحب موصوف کے دل پر گہرا اثر ہوا اور اس وقت تو کچھ نہ کہا لیکن چند دنوں کے بعد بہ ہمراہی میاں خاں ذیلدار موضع ٹیپالہ بلا اطلاع زیارت کے لئے چکوڑی شریف حاضر ہوا۔ دیکھا کہ درس میں طلبہ بکثرت ہیں اور حافظ صاحب کو ان کے درس سے

فرصت نہیں ملتی لہذا بہت کم توقف کیا اور قبلہ حافظ صاحب سے تھوڑی سی گفتگو کے بعد اجازت لیکر واپس گجرات چلا آیا۔ بعد ازاں پانچ صاحب نے حضرت قبلہ حافظ صاحب کے نام ایک دستاویز اپنے کلرک خاص کے ہاتھ اور مہر ثبت دستخط خود خدمت میں بھیجی اور دستاویز کا مضمون یہ تھا کہ جو آدمی عدالتوں میں اپنا شرعی فیصلہ کرانا چاہتا ہو وہ عدالت سے مثل ہمراہ چہڑا سی مدعی مدعا علیہ چکوڑی شریف بعدالت عالیہ جناب حافظ محمد نور الدین صاحب پیش ہو کر شرعی فیصلہ کرائے حاضری عدالتہائے ضلع ہذا سے مستثنیٰ اور حافظ صاحب کو شرعی قاضی تسلیم کیا گیا ہے۔

پھر حافظ صاحب کو گجرات جانے کی زحمت گوارا نہ کرنی پڑتی بلکہ فیصلہ طلب امور کو چکوڑی شریف ہی میں آپ کے سامنے رکھا جاتا اور فریقین وہیں حاضر ہوتے اور حافظ صاحب شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق فیصلے فرماتے۔ آپ کی عدالت میں بڑے بڑے چالاک لوگ شہادت کے لئے حاضر ہوتے مگر کسی کو دروغ گوئی کی ہمت نہ پڑتی۔ آپ کی منصف مزاجی کا یہ عالم تھا کہ اکثر فریقین میں مصالحت ہو جاتی اور دشمنی کے بجائے دوستی جگہ لے لیتی یہ آپ کے اخلاق حمیدہ اور ہدایت کا اعجاز ہوتا ہے اگر مصالحت نہ ہو سکتی تو آپ سچی شہادت کی بنا پر صحیح فیصلہ فرماتے جو عین شریعت کے مطابق ہوتا۔ یہ عجیب بات ہوتی کہ مدعی اور مدعا علیہ دونوں فریق فیصلے پر راضی ہو جاتے اور کوئی صاحب اپیل نہ کرتا حکام آپ کی فہم و فراست پر بڑے خوش تھے۔ اگر کوئی جھوٹی گواہی دیتا تو فوراً آپ کے دل پر کھٹکتی

حضرت قبلہ حاجی محمد شفیق صاحب آف مونیوں شریف نے اپنی قلمی کتاب فیض الامین من ضیائے شمس العارفین کے صفحہ نمبر ۱۹ پر یوں تحریر کیا ہے۔ کہ ایک مقدمہ کسی عورت کے متعلق پیش ہوا۔ ایک گواہ یاسین نامی جب گواہی دے چکا تو آپ نے فرمایا یاسین میرا دل کہتا ہے کہ تم نے جھوٹی شہادت دی ہے۔ واہ سبحان اللہ ”التقو من فراسۃ المؤمن فانہ یعظر بنور اللہ“ (مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے) جب حافظ صاحب نے فرمایا کہ میرا دل کہتا ہے کہ تو نے جھوٹی گواہی دی ہے ساتھ ہی یاسین مذکور کی طرف تیز نگاہ سے دیکھا تو اس پر لرزہ طاری ہو گیا۔ کچھ وقفہ کے بعد عرض کی جناب نے درست فرمایا ہے کہ میں نے جھوٹی گواہی دی ہے۔ آئندہ میں توبہ کرتا ہوں کہ کبھی جھوٹی شہادت نہ دوں گا لہذا مجھے معاف فرمایا جائے۔ پھر مدعی کے دوسرے گواہوں کو بھی شہادت کے لئے طلب کیا سب نے بیک زبان عرض کی قبلہ ہمیں بھی وہ شہادت دینے کے لیے کہا گیا تھا مگر اب ہم توبہ کرتے ہیں اور جھوٹی گواہی دینے کے لیے تیار نہیں جب مدعی نے دیکھا تو وہ قدموں پر گر پڑا اور اپنے قصور کا اعتراف کر لیا ہے۔ آخر فریقین میں صلح ہوگی کیونکہ مدعی نے اپنے قصور کا اعتراف کر کے معافی مانگ لی چنانچہ آپ نے صلح نامہ لکھا اور مثل واپس دفتر بھیج دی۔ مقدمات میں بڑے چالاک زمانہ حاضر ہوتے مگر عدالت عالیہ میں حاضر ہوتے ہی ساری شیخی کرا کر رہ جاتی۔ کیونکہ آپ کی جلالی طبیعت یہ تھی جو نہی آپ مدعی۔ مدعا علیہ پر نظر ڈالتے آپ کی جلالی نظر کی تاب نہ لاتے ہوئے سب کچھ سچ سچ

بتا دیتے۔ آپ بڑے رحمدل اور مہربان تھے۔ آپ کے حلقہ درس میں اکثر علماء کا جھگھٹا رہتا کوئی قرآن کریم کی منزل سنا رہا ہے اور کوئی حدیث کا سبق لے رہا ہے اور کوئی کسی مسئلہ پر بحث کر رہا ہے۔ آپ سب کی گرہ کشائی فرماتے آپ دل کے مستغنی تھے آپ نے شرعی حج والا کام بغیر کسی لالچ اور تنخواہ کے سرانجام دیا۔

### تصنیف و تالیف:

آپ نے وعظ و نصیحت اور درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ آپ نے مشہور کتاب الاکافیہ ابن حاجب کی شرح بزبان فارسی لکھی ایک پنجابی رسالہ بسم اللہ شریف لکھا اور بسم اللہ پر ایک سو پچاس صرفی و نحوی اعتراضات اور ان کے جوابات سے اس کو سنوارا۔ اس کی نقل آج بھی کتب خانہ مولوی عبدالکریم صاحبؒ میں جناب پروفیسر احمد حسین صاحب قلعہ داری کے پاس محفوظ ہے۔

مولوی غلام علی صاحب قصوری سے بحث پر چھ سوالوات پر مشتمل ایک رسالہ لکھا جس کا نام رسالہ در جواب ستہ ضروریہ ہے ایک اور رسالہ ستہ حضوریہ اور تحفہ آمینہ بھی لکھا اور کئی تصانیف کا بھی پتہ چلا ہے مگر کتب خانہ میں اس وقت کوئی بھی محفوظ نہیں۔ آپ نے بے شمار نایاب و نادر کتابوں کی نقلیں لکھ کر محفوظ کر لیں جو آج بھی کتب خانہ کی زینت ہیں۔

حضرت مولانا حاجی محمد شفیق صاحبؒ آف مونیان شریف نے اپنی قلمی

کتاب ”فیض الامین من ضیائے شمس العارفین“ کے صفحہ نمبر 20 پر یہ واقعہ یوں تحریر کیا ہے۔ 1936 میں حج بیت اللہ سے واپسی کے وقت جہاز میں ایک بڑے وجہیہ بزرگ سے میری ملاقات ہوئی جو کہ سندھ کے رہنے والے تھے اور وہاں کے ایک گاؤں اللہ داد جنڈ کے باشندے تھے ان کا اسم گرامی حضرت مولانا علامہ عبدالقیوم تھا۔ وہ مدرسۃ الہدایہ کے مدرس تھے دوران گفتگو میں فرمایا کہ میرے والد ماجد کوچکوڑی شریف والے حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور الدین صاحب سے شاگردی کا فخر حاصل تھا اور وہ ہمیشہ آپ کی تعریف میں رطب السان رہتے اور وہاں کے درس و تدریس کا ذکر خیر اور چرچا لوگوں سے کیا کرتے اور آپ کے منصفانہ عادلانہ فیصلہ جات کے مداح تھے مزید برآں فرمایا کہ چند قلمی کتب مصنفہ حافظ صاحب موصوف ہمارے گھر میں موجود ہیں جو طلباء کیا اساتذہ کرام کے لئے بھی بے حد مفید ہیں ان میں صرف بہائی پنجابی میں اور مشہور کتاب الکافیہ ابن حاجب کی شرح بطور سوال و جواب شرح مائتہ عامل فارسی میں اس کے علاوہ حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب نے مجھے شرح مائتہ عامل کا ایک شعر بھی سنایا جو مجھے ابھی تک یاد ہے اور وہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

علم دیں است فقہ و تفسیر و حدیث  
ہر کہ خواند غیر زیں گرد و خبیث

## مستقبل کا حال جاننا:

ایک دفعہ آپ علیل ہو گئے مریدین نے عرض کیا کہ حضور اب وقت آ گیا ہے کہ آپ اپنے صاحبزادے کو جانشین مقرر فرما کر سب کچھ اس کے حوالے کر دیں۔ آپ نے فرمایا تم فکر نہ کرو میرا بھی وقت آخرا نہیں آیا۔ میں انشاء اللہ اس کی امانت اس کے حوالے کر کے ہی اس دنیا سے جاؤں گا۔ فی الحال اسے کسی اور جگہ سے فیض حاصل ہوگا میرے پاس جو کچھ ہے وہ بعد میں اسے ودیعت کیا جائے گا پھر واقعی آپ دوسرے تیسرے دن تک تندرست ہو گئے۔

## کرامات:

اگرچہ آپ کے بے شمار کرامات ہیں مگر یہاں پر صرف دو کا ذکر کیا جاتا ہے،

## دل کی بات جان لینا:

چوہدری احمد بخش ولد کریم بخش جو کہ آپ کے شاگردوں اور ارادت مندوں میں سے تھا اس نے اپنی زبانِ صدق سے بیان کیا۔

کہ میں اس وقت 16 سال کا تھا اور آپ کے سامنے کھڑے ہو کر قرآن مجید کی منزل سن رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور آپ کے نزدیک بیٹھ گیا۔ آپ کا معمول تھا کہ جب تک آپ تمام حفاظ سے منزل نہ سن لیتے کسی دوسرے سے کلام نہ کرتے چنانچہ آپ درس و تدریس کے کام سے فارغ ہونے کے بعد اس شخص کی طرف متوجہ

ہوئے اس شخص نے اپنی جیب سے کچھ روپے نکال کر قبلہ حافظ صاحب کے آگے رکھ دیئے آپ نے فرمایا تو کون ہے اور یہ رقم کیسی ہے اس شخص نے آپ دیدہ ہو کر عرض کی میں تحصیل کھاریاں میں تحصیلدار ہوں آپ نے کمال استغناء سے فرمایا کہ میں کسی تحصیلدار کو نہیں جانتا۔ پہلے اپنی رقم اٹھاؤ اور جیب میں ڈالو پھر بات کرو۔ چنانچہ تحصیلدار نے رقم اٹھا کر جیب میں ڈالی اور عرض کی قبلہ میں ایک موزی مرض میں مبتلا ہوں۔ اکثر خارش ہوتی ہے بدن جلتا ہے گویا بدن میں اک آگ سی لگی رہتی ہے۔ ڈاکٹروں حکیموں سے بہت علاج کرایا مگر شفاء نہیں ہوئی۔ اکثر حکیم اسے جذام کہتے ہیں میں بڑا دکھی اور گنہگار ہوں۔ آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم کرے اور اس موزی مرض سے نجات دے۔ آپ نے اس کے حق میں دعا فرمائی اور دم کیا نماز ظہر کے بعد پھر حاضر ہونے کو کہا نماز ظہر کے بعد وہ شخص پھر حاضر ہوا تو آپ نے دم کیا اور ایک تعویذ بھی لکھ کر دیا اور کچھ پانی پر دم کیا اور دم شدہ پانی کو بوتل میں ڈال کر کہا کہ ہر روز صبح سویرے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر اس میں ایک گھونٹ پی لیا کریں۔

چوہدری احمد بخش نے بیان کیا کہ میں اس وقت بھی آپ کے پاس موجود تھا جب اس شخص نے عرض کی کہ جناب جب آپ نے دم فرمایا اسی وقت سے جلن ختم ہو گئی ہے اور آرام آ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا فقیر کا کام دعا کرنا ہے آرام اللہ دیتا ہے۔ تحصیلدار نے عرض کی کہ حضور میں کیا ہدیہ پیش کروں آپ نے فرمایا تو اس کا

ہدیہ نہیں دے سکے گا اس نے عرض کی آپ فرمائیں بندہ انشاء اللہ ضرور ادا کرے گا۔  
 آپ نے فرمایا غریب اور سادہ لوح مسلمانوں پر ہندو لوگ ناحق دعوے کرتے ہیں  
 وہ بڑے فریبی اور چرب زبان ہوتے ہیں آپ جیسے لوگ ان کے دھوکے میں آ کر  
 ان کی ڈگریاں کرا دیتے ہیں۔ مسلمان بیچارے اصل رقم اور سود در سود کی رقم طوعاً و کرہاً  
 ادا کرتے ہیں اور جو ادا نہیں کر سکتے تو ان کا مال قرق کر لیا جاتا ہے۔ اس طرح غریب  
 مسلمان اٹھ نہیں سکتے بلکہ ذلیل و خوار ہوتے ہیں آپ نے اگر اس کا ہدیہ ادا کرنا ہے تو  
 غریب اور سادہ مسلمان پر تعدی نہ کریں نہ انہیں تنگ کریں۔ تحصیلدار نے وعدہ کیا  
 کہ اب انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔

## آپ کا روحانی کرشمہ:

ایک دفعہ سفر میں قیام کے دوران طالب علموں کو درس دینے لگے تو کتابوں کو  
 دیکھ کر فرمایا یہ پھٹنے کے قریب ہیں ان پر چولیاں اور غلاف چڑھا لو تا کہ کتابیں محفوظ  
 ہو جائیں۔ طالب علموں نے عرض کی حضور اس وقت تو سفر میں ہیں گھر پہنچ کر کوئی  
 بندوبست کر لیں گے آپ نے فرمایا اس وقت تک تو کتابوں کی حالت اور بھی خستہ ہو  
 جائے گی۔ تم ایسا کرو کہ اس گاؤں کے قبرستان میں فلاں قبر پر غلاف (اچھاڑ) چڑھا  
 ہوا ہے وہ اتار کر اپنے کام میں لاؤ۔ چنانچہ دو طالب علم گئے جب انہوں نے غلاف  
 اتارنا چاہا تو قبر سے آواز آئی خبردار پیچھے ہٹ جاؤ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ طالب علم  
 ڈر گئے اور واپس آ کر سارا واقعہ آپ کے گوش گزار کیا۔ آپ فرمانے لگے اچھا میں



تمہارے ساتھ چلتا ہوں پھر آپ بذات خود تشریف لے گئے۔ طالب علم اور گاؤں کے کئی آدمی بھی آپ کے ساتھ ہو لیے وہاں پہنچ کر آپ نے غلاف اتارنا چاہا تو قبر سے آواز آئی خبردار پیچھے ہٹ جاؤ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے یہ سن کر آپ کو بہت غصہ آیا اور چہرہ پر جلال برسنے لگا آپ نے زوردار آواز میں فرمایا اے لالچی انسان مرنے کے بعد بھی تیری لالچ نہیں گئی یہ کپڑا تیرے کس کام کا ہے۔ کسی غریب کے استعمال میں آنے دے خبردار اگر تم نے اب آواز نکالی یہ واقعہ کئی آدمیوں نے دیکھا اس سے آپ کے روحانی شہنشاہ ہونے کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اور اولیاء اللہ کی حیات بعد الہمات کا بھی ثبوت ملتا ہے۔

## جنوں کا گندم پینے والی چکیاں چلانا:

راقم الحروف (مؤلف) کو یہ واقعہ بھائی مراد علی جٹ آف چکوڑی شریف کی خالہ جن کا نام عائشہ بی بی ہے جو حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے خلیفہ قاضی رحیم بخش صاحبؒ آف لدھا سدھا کی بڑی صاحبزادی ہیں اور ان کی عمر تقریباً 117 سال ہے انہوں نے حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کا زمانہ اقدس بڑی اچھی طرح دیکھا ہے اور ماشاء اللہ اب بھی ان کی صحت بالکل ٹھیک ہے۔

حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب کے سالانہ عرس پاک کے موقع پر بروز اتوار 14 مارچ 2004ء کو ان سے فقیر (مؤلف) کی ملاقات ہوئی دوران ملاقات انہوں نے بہت ہی مفید باتیں بتائیں انہوں نے بیان کیا کہ جب حضرت

خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب کا سالانہ عرس پاک منعقد ہوتا تو چکوڑی شریف کے رہنے والے لوگ جن کے گھروں میں آٹا پیسنے والی چکیاں ہوتی جو کہ ہاتھ سے چلتیں تھیں گاؤں کی عورتیں بڑے ذوق اور شوق کے ساتھ لنگر شریف کے لیے 4 ٹوپے گندم پیستیں تھیں اگر کسی وجہ سے کسی عورت کو کوئی ضروری کام پڑ جاتا اور وہ چکی چھوڑ کر چلی جاتی جب وہ واپس آتی تو کیا دیکھتی کہ چکی خود بخود چل رہی ہے اور گندم کی پسائی ہو رہی ہے۔ گاؤں کی ان عورتوں نے اس بات کا ذکر اپنے مردوں سے کیا تو انہوں نے حضرت خواجہ محمد امین صاحب کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہو کر یہ واقعہ سنانے کے بعد عرض کی قبلہ چکیاں خود بخود چلتی ہیں اور گندم پیستی ہیں لیکن چلانے والے کا پتا نہیں چلتا۔ یہ سن کر آپ سکرائے اور فرمایا یہ قوم جنات کے ان بچوں کا کام ہے جو اس درس میں قبلہ والد صاحب سے پڑھتے رہے ہیں۔

اس واقعہ کے بعد حضرت محمد امین صاحب نے اس گاؤں میں گندم پیسنے والی ایک مشین لگوائی (جس کو ہم پنجابی میں کہہ اس کہتے ہیں اس کے آگے بیل جوت کر لوگ اس کو چلاتے ہیں) تاکہ لنگر شریف کے دانے بھی پیستے رہیں اور گاؤں کے لوگوں کو بھی کوئی پریشانی نہ ہو۔

۱۔ یہ کہہ اس حضرت صاحب کے قبرستان سے متصل مغرب والی ٹلی میں مستری اللہ اللہ مرحوم کے گھر پر ہے جو تھا جو کہ راقم الحروف نے بھی دیکھا۔ اس پاس کے گاؤں کے لوگ بھی اسی کہہ اس کا پتہ اندازہ پیسنے سے لے آتے تھے۔ یہ کہہ اس اب اکھاڑا گیا ہے۔

## جنات کا ذکر:

چکوڑی شریف میں حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کے زمانہ اقدس سے لیکر حضرت خواجہ حافظ فیض رسول صاحبؒ کی وفات تک آپ کے درس میں قوم جنات کے بچے دوسرے بچوں کے ساتھ قرآن مجید اور درس نظامی کی کتب پڑھتے تھے راقم الحروف کو یہ واقعہ جناب صوفی محمد عنایت صاحب المروف چاچا چشتی آف مونگ رسول نے اس طرح سنایا جیسا کہ انہوں نے شیخ القرآن حضرت مولانا علامہ حافظ غلام علی صاحب اوکاڑویؒ سے سنا تھا۔

علامہ اوکاڑوی صاحبؒ نے فرمایا کہ جس زمانہ میں میں اور حضرت مولانا غلام الدین صاحبؒ خطیب لوکو شیڈ لاہور چکوڑی شریف میں تعلیم حاصل کر رہے تھے اس وقت ہمارے ساتھ ایک بہت ہی خوبصورت لڑکا بھی پڑھنے آتا تھا وہ بہت ہی لائق تھا۔ پڑھنے کے بعد (چھٹی کرنے کے بعد) وہ جلد چلا جاتا ہے اور ہر روز اس کا یہ معمول تھا اور ہمارے استاد محترم حضرت خواجہ حافظ فیض رسول صاحبؒ اس کو کسی قسم کا کام نہ فرماتے ایک دفعہ ایسا ہوا کہ قبلہ استاد صاحب کہیں تشریف لے گئے۔ ادھر مکان بھی لپانے تھے اور مٹی بالکل تیار تھی یعنی پک چکی تھی ہم سب طالب علموں نے مشورہ کیا کہ اس طالب علم کو بھی ساتھ لے لیں اس کو بھی ساتھ لپا اور اس کی ڈیوٹی مٹی اٹھانے پر لگادی وہ طالب علم مٹی کی بھری تنکاری اٹھاتا اور وہی کھڑے کھڑے مکان پر لے جاتا بہت لمبا ہو جاتا جو عورتیں لپائی کا کام کر رہی تھیں وہ بھی اور سب طالب علم

بھی گھبرا گئے کہ یہ کیا ماجرہ ہے اتنے میں قبلہ استاد صاحب تشریف لے آئے آپ نے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا یہ تم نے کیا کیا ہے۔ اس کو بھی ساتھ لے آئے ہو یہ کہہ کر آپ نے اس کو چھٹی کرادی اور ہمیں ارشاد فرمایا یہ طالب علم جن ہے اس کے ساتھ اور بھی جن ہوتے ہیں جو درس نظامی کی کتب کا درس لیتے ہیں۔ اس کے بعد سب طالب علم حتماً ہو گئے۔

اس ضمن میں حضور خواجہ شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالویؒ بھی فرماتے تھے کہ حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے دربار میں کافی جن آ کر حاضری دیتے ہیں اسی وجہ سے دربار عالیہ کا دروازہ دن رات کھلا رہتا ہے۔

وہ عادات جن پر عمل کی وجہ سے آدمی نیک ہو جاتا ہے

حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کی بارگاہ میں عالیہ میں کسی مخلص عقیدت مند نے سوال کیا کہ قبلہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی میں سے ایسی کون سی خصلتیں ہونی چاہیں کہ اس کا شمار بھی خدا کے نیک بندوں میں سے ہونے لگے۔

آپ نے فرمایا سب سے پہلے نماز کو پابندی کے ساتھ ادا کرے اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں کثرت کے ساتھ درود و سلام کا نذرانہ پیش کیا کرے اس کے بعد آپ نے حضرت شیخ الاسلام احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کے سولہ فرمودات کا ذکر کیا کہ اگر آدمی ان فرمودات پر سختی سے عمل کرے گا تو انشاء اللہ اس کا

شمار خدا کے نیک لوگوں میں ہوگا۔

۱۔ قرآن مجید کی روزانہ تلاوت کرے۔

۲۔ خدا کے نیک بندوں کی صحبت میں بیٹھے۔

۳۔ خویش و اقربائے حقوق ادا کرے۔

۴۔ رات کو جاگے تاکہ خدا کی عبادت کرے۔

۵۔ عالموں کو دوست رکھے۔

۶۔ قیامت کا فکر کرے۔

۷۔ اپنے دل سے نفسانی خواہشات اور مال و دولت کی حرص نکال دے۔

۸۔ امور دنیوی میں زیادہ طلبی نہ کرے۔

۹۔ تھوڑے رزق پر راضی رہے۔

۱۰۔ قناعت کرے۔ ۱۱۔ کھانا کم کھائے۔

۱۲۔ کلام بھی کم کرے۔

۱۳۔ ہر شخص سے اس کے رتبے کے مطابق تواضع اور اخلاق سے پیش آئے۔

۱۴۔ درویشوں فقیروں سے شفقت اور مروت سے اچھا سلوک کرے۔

۱۵۔ قییموں پر مہربانی کرے۔

۱۶۔ موت کو ہمیشہ یاد رکھے اور اپنے مال میں سے کچھ نہ کچھ اللہ کے راستے میں

خرچ کرتا رہے۔

## قلمی کتب میں سے کچھ آپ کے ارشادات

حضرت قبلہ حافظ صاحبؒ کے دست مبارک سے لکھی ہوئی عملیات کی قلمی کتب جو کہ اب کافی بوسیدہ ہو چکی ہیں اور فقیر (مؤلف) کے پاس موجود ہیں ان میں آپ کے ارشادات عالیہ جو کہ مختلف کتابوں میں موجود تھے ان میں سے کچھ یہاں پر درج کئے جاتے ہیں جو کہ اس فقیر (مؤلف) کے دل کی بھی عکاسی کرتے ہیں اور انشاء اللہ پڑھنے والے بھی انہیں پسند کریں گے۔ آپ نے قلمی کتب میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۱۲ احادیث مبارکہ نقل کرنے کے بعد بڑے خوبصورت انداز میں اس کی مختصر تشریح بھی بیان کی جو کہ تصوف کی روح کے عین مطابق ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ادو زکوة ابدانکم قال فان  
زکوة ابدانکم قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پیغامبر گفت علیہ الصلوٰۃ والسلام ادا کیند زکوة بدنہائے خود را شما گفت پس بدرستی  
زکوة بدنہائے، شما گفتن است لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مترجم گوید یعنی چوں یکے از مال  
زکوة بدہ مال اواز آفات سالم بماند بچنین ہر کہہ ایں کلمہ بگوید آفات سالم بماند

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لكل شئی زکوة و زکوة الجسد الصوم  
پیغامبر گفت صلی اللہ علیہ وسلم بدرستی ہر چیز بر زکوة است و زکوة تن روزہ است  
مترجم گوید یعنی ہر کے زکوة بدہ مال اواز آفات سالم ماند ہر کہہ روزہ دارد تن اواز آتش  
دوزخ امان یابد

جس طرح تم اپنے مال کی خدا کے راستے میں شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق زکوٰۃ ادا کرتے ہو اسی طرح اگر تم اپنے ہاتھوں کی، سر کی، کانوں کی، آنکھوں اور زبان یعنی ان سب اعضاء کی زکوٰۃ ادا کرو گے تو انشاء اللہ تعالیٰ تمہارا جسم بھی دنیاوی بیماریوں سے محفوظ ہوگا۔

## دروود پاک کے بارے میں

حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ نے اپنی ایک قلمی کتاب میں درود پاک کے متعلق ذکر کرتے ہوئے اپنے صاحبزادے خواجہ محمد امین صاحبؒ کو مخاطب کرتے ہوئے یوں تحریر کیا ہے۔

بہر خوردار حافظ محمد امین

اسلام علیکم! ازورودرود پاک اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم ودرود کبریت احمد غافل نباشد بلا شک اکسیر اعظم است دادیم ترا ز گنج مقصود نشان ما خود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کے زمانہ اقدس سے لیکر آج تک چکوڑی شریف کے لوگ مسجد میں درود پاک پڑھتے ہیں اور بالخصوص جمعہ والے دن جمعہ کی نماز سے کم از کم آدھا گھنٹہ پہلے اکٹھے ہوتے ہیں اور بیٹھ کر محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں درود و سلام کے نذرانے پیش کرتے ہیں۔

چوتھے کلمے کا ذکر اور اس کے پڑھنے کا ثواب کتنا ہوتا ہے

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا مر المؤمن علی مقابر  
المسلمین فیقول لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لہ الملك ولہ  
المحمد یحی و یمیت و هو حی لا یموت ابداً ابداً ذوالجلال  
والاکرام بیدہ الخیر و هو علی کل شیء قلیر نور اللہ تعالیٰ تلک  
القبور کلہا و غفر اللہ تعالیٰ لقاتلہا و کتب اللہ لہ الف الف حسنة و  
معی عنہ الف الف سیئة و رفع اللہ تعالیٰ لہ الف الف درجۃ فی الجنة  
پیغامبر گفت علیہ السلام وقتے میگزرومومن برگورستان مسلمانان پس بگوید لا الہ  
الا اللہ وحده لا شریک لہ تا قدر روشن و پر نور کرداند خداوند تعالیٰ آن گور باہمہ و بیامرزد  
خدائے تعالیٰ مرگویندہ را و بنویساند حق تعالیٰ مر اور ہزار ہزار نیکی و دور کرداند از ہزار  
ہزار بدی و بلند کرداند مر اور ہزار ہزار مرتبہ در بہشت

میگوید گفتن این کلمہ ثواب بسیار است

۱۔ اگر بعد از نماز اودہ بار این کلمہ بگوید حق تعالیٰ ہمہ گناہاں اور بیامرزد اگرچہ  
باشند گناہاں او بیشتر از کف دریا۔ ہذا فی المشارق

۲۔ اگر نزدیک غروب آفتاب وہ بار بگوید بفرستد خدائے تعالیٰ فرشتہ را کہ تمام شب  
روز آن تا غروب دوم بر آں اونیکہاں بنویسند و از شر دیوان نگاہدارند

۳۔ و اگر بوقت در آمدن بازار بگوید بنویساند خدائے تعالیٰ در نامہ اعمال او چہل  
marfat.com



ہزار نیکی و دور کنداز او چہل ہزار بدی

۴۔ واگر صد بار بگوید حق تعالیٰ صد حاجت اور اروا کند سی حاجت در دنیا و ہفتاد

حاجت در عقبی

۵۔ اگر بدیدن جنازہ بگوید ثواب آزادی صد بردہ یابد

۶۔ واگر سوئے آسمان بیند و بگوید بشمار ہر ستارہ در بہشت شادستانے یابد

۷۔ واگر بعد از ہر نمازی بگوید ثواب حج مقبول و عمرہ در نامہ اعمال او ثبت کرد

### مشہور تلامذہ:

یوں تو حافظ صاحبؒ کے بے شمار تلامذہ ہیں مگر ان میں چند ایک کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے بڑا نام پیدا کیا اور تبلیغ اسلام میں نمایاں کام کیا حضرت مولانا عبدالقیوم سندھیؒ جنہوں نے اللہ داد جنڈ (سندھ) میں درس قائم کیا تھا اور وہ اسکے صدر مدرس بھی رہے۔ بڑے فخر سے اس بات کا تذکرہ کیا کرتے تھے کہ میرے والد ماجدؒ نے چکوڑی شریف سے اکتساب فیض کیا اور یہ اسی فیض کا صدقہ ہے کہ یہ علم کا چشمہ جاری ہے۔

شمس العلماء مولانا علامہ عبدالحکیم صاحب کلا نوریؒ

آپ بھی اسی مدرسہ کے فارغ التحصیل تھے آپ نے حافظ صاحبؒ سے کئی کتابیں سبقاً سبقاً پڑھیں تھیں۔ جب آپ اور نیشنل کالج کے پروفیسر مقرر ہوئے تو اکثر احباب کی محفل میں قبلہ حافظ صاحبؒ کے قبح علمی اور دین داری کی تعریف کرتے رہتے۔

جناب حاجی محمد شفیق صاحب ”آف مونیوں شریف نے اپنی قلمی کتاب ”فیض  
 لائین من ضیائے شمس العارفین“ کے صفحہ نمبر 21 پر یوں تحریر کیا ہے۔  
 کہ جب بندہ اس سے پہلے ۱۹۰۳ء میں اورینٹل کالج لاہور منشی فاضل کی کلاس  
 میں داخل ہوا تو میرے استاد حضرت مولانا علامہ عبدالحکیم صاحب ”آف کلانوری تھے  
 اور میں آپ سے تعلیم پاتا تھا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے کہ میں نے بھی کافی عرصہ  
 چکوڑی شریف میں قبلہ حافظ صاحب ”کی خدمت عالیہ میں گزارا اور مجھے آپ کی  
 شاگردی کا فخر حاصل ہے اور اب مجھے آپ کی استادی کا فخر حاصل ہے۔ میں نے  
 قاضی مبارک او مطول آپ سے پڑھی ہیں ایسا قبچر عالم با عمل اور شریعت حقہ کے  
 مطابق بے ریا فیصلہ کرنے والا میں نے تمام عمر میں کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت مولانا علامہ شیخ محمد عبداللہ صاحب ”آف چک عمر  
 آپ بھی اسی مدرسہ میں پڑھتے رہے تھے اور بعد میں گورنمنٹ نے انہیں بھی  
 اسی علاقہ میں قاضی مقرر کیا تھا۔

آپ کے سب سے عظیم شاگرد آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد امین  
 صاحب تھے جن کے علم و ظاہر و باطنی کی ایک دنیا معترف ہے۔

## آپ کی ولایت کے متعلق ایک شخص کا سوال کرنا

یہ واقعہ ”الامین“ کے مؤلف صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۲۰ پر یوں تحریر کیا ہے۔ پیر رسول شاہ صاحب آف حاجی چک نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ میری موجودگی میں ایک شخص نے حضرت خواجہ محمد امین صاحب سے آپ کے والد ماجد حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندی کی نسبت دریافت کیا کہ حضور علامہ زماں و فاضل دوراں تو ضرور تھے اس میں کوئی شک نہیں مگر آپ ولایت میں کیسے تھے یعنی کیا آپ ولی کامل بھی تھے۔ یہ سن کر حضرت خواجہ محمد امین صاحب نے ارشاد فرمایا کہ میں نے آپ کے متعلق ایک واقعہ پچشم خود دیکھا ہے۔ آگے تم خود انصاف سے اندازہ کر لو۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ ایسے سخت بیمار ہوئے کہ ہماری امیدیں منقطع ہو گئیں اس وقت چند خاص عقیدت مند آپ کے پاس موجود تھے۔ ان میں سے ایک مخلص عقیدت مند نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ جناب اب وقت آ گیا ہے کہ آپ اپنے صاحبزادہ صاحب پر نظر کرم فرمائیں۔ یعنی آپ انہیں اپنا جانشین نامزد کریں۔ یہ سن کر میرے والد ماجد حضرت قبلہ حافظ صاحب نے نہایت ہی پست آواز میں آہستہ سے فرمایا۔ تم سب فکر نہ کرو میں ابھی نہیں مرتا پھر میری طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ میں انشاء اللہ اس کی امانت اس کے حوالے کر کے ہی اس دنیا سے جاؤں گا تم سب اطمینان رکھو۔ اس کے بعد آپ نے تمام عقیدت مندوں سے فرمایا کہ تم سب باہر چلے جاؤ سب عقیدت مند اٹھ

کر کمرہ سے باہر چلے گئے اور آپ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ دروازہ بند کر دو جب میں دروازہ بند کر کے آپ کی طرف واپس پلٹا تو کیا دیکھتا ہوں دو بزرگ سفید ریش خوبصورت سفید لباس زیب تن کئے ہوئے آپ کی چار پائی پروائیں اور بائیں تشریف فرما ہیں۔ میں نے عرض کی قبلہ یہ کون لوگ ہیں۔ آپ نے ان کے علیحدہ علیحدہ نام بتائے اور تعارف کرایا ان دونوں بزرگوں نے مجھے سینے سے لگایا۔ اس کے بعد میرے والد ماجد حضرت قبلہ حافظ نور الدین صاحبؒ بھی آہستہ آہستہ چار پائی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور مجھے اپنے سینہ مبارک سے لگا کر دولت فقر سے مالا مال کر دیا۔

## انتقال پر ملال:

کل نفس ذائقۃ الموت کے مطابق بارگاہ ایزدی میں آپ کی طلبی ہو گئی آپ کچھ عرصہ علیل رہے۔ ۱۳۰۲ھ یکم چیت بروز جمعرات کو عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے کہ سجدہ کی حالت میں روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

الموت جسریوصل الحبیب الی الحبیب

اس طرح کم و بیش پون صدی کی ضیاء پاشیوں کے بعد ۱۳۰۲ھ میں علم و عمل کا یہ درخشندہ آفتاب اہل دنیا کی نظروں سے ہمیشہ کے لیے اوجھل ہو گیا۔ آپ کے وصال کی خبر آنا فانا چاروں طرف پھیل گئی۔ جس نے سنا وہی بھاگا چلا آیا اردگرد کے دیہات سے ایک جم عفر تھا جو زیارت کے لیے چلا آتا۔ اتنا مجمع کبھی دیکھنے میں نہیں آیا ہر طرف غلغلہ تھا کہ حضرت حافظ صاحبؒ کا انتقال ہو گیا ہے۔ گاؤں گاؤں لوگوں نے

منادی کرائی کہ حضرت حافظ صاحب کا کل بروز جمعہ المبارک کو جنازہ ہوگا۔ تشنگان دیدار زیارت کے لیے دوڑے آ رہے تھے۔ دوسرے دن اتنا بڑا مجمع ہو گیا۔ ہر کوئی زیارت کا متمنی تھا۔ کچھ لوگوں کو یہ بھی کہتے سنا گیا کہ ہماری قسمت کہاں کہ ہمیں زیارت نصیب ہو جائے مگر آپ کے فرزند ارجمند جوزیرک ہوشمند تھے اس وقت کمال شفقت کا مظاہر فرمایا۔ آپ نے لوگوں سے اوپل کی کہ گھر سے لیکر جنازہ گاہ تک لوگ دونوں اطراف کھڑے ہو جائیں درمیان میں راستہ چھوڑ دیں اور کلمہ شریف کا ورد کریں۔ حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب کے وجود مقدس کو غسل اور کفن دے کر چار پائی پر رکھ دیا اور آپ کے منہ مبارک سے کپڑا ہٹا دیا گیا اور چار پائی کو گھٹنوں کے برابر رکھ کر آہستہ آہستہ چار آدمی درمیان سے گزرتے گئے اور اس طرح ہر کوئی زیارت سے مستفید و مستفیض ہوا یعنی کوئی عقیدت مند بھی زیارت سے محروم نہ رہا۔ اس طرح ایک فرلانگ کا فاصلہ قریباً 2 گھنٹے میں طے ہوا جنازہ گاہ میں نزدیک و دور سے آئے ہوئے لوگوں کا ہجوم تھا ان میں اردگرد کے علاقوں کے ذیل دار اور گجرات شہر کے افسران بھی زیارت کے لئے موجود تھے۔ اتنے بڑے ہجوم پر کنٹرول مشکل ہو گیا۔ برکت علی تھانیدار جو کہ بڑا بہادر اور منتظم تھا اس نے گھوڑے پر سوار ہو کر صفیں بنوائیں۔ صفوں میں گھوڑا دوڑاتا رہا یہاں تک کہ تمام صفوف سیدھی کھڑی ہو گئیں۔ ارباب بصیرت نے بیان فرمایا کہ ہم نے جنازہ کے وقت پچشم خود ملائکہ کی صفیں آسمان سے اترتیں اور جنازہ میں شامل ہوتے دیکھیں۔ کیونکہ صفیں قائم ہونے کے بعد

حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ نے تقریباً دس منٹ نماز جنازہ پڑھانے میں توقف کیا آپ کی نماز جنازہ آپ کے اکلوتے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد امین صاحب نے پڑھائی۔ آپ کے صاحبزادے کی پہلی کرامت اس روز ظہور میں آئی کیونکہ آپ کی تکبیر کی آواز آخری صف میں بھی ویسے ہی آئی جیسے پہلی صف میں بلکہ آخری صف والے کہتے تھے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہماری اگلی صف سے آپ کی تکبیر کی آواز آرہی ہے۔ حالانکہ نماز جنازہ میں پہلی صف سے لیکر آخری صف تک کم از کم پون میل کا فاصلہ تھا۔

## آپ کی قبر مبارک:

حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کے وجود مقدس کو چکوڑی شریف کے بڑے قبرستان کے شمال مشرق کی طرف جہاں پر آپ نے طالب علموں اور زائرین کے لیے مکان تعمیر کرائے تھے وہیں پر سپرد خاک کیا گیا۔ آپ کی قبر انور سے بالکل متصل جامع مسجد نور واقع ہے آپ کی لوح مزار پر حضرت مولانا علامہ شیخ محمد عبداللہ صاحبؒ ساکن چک عمر کا لکھا ہوا یہ قطعہ کندہ ہے۔

۱۔ یہ جگہ چکوڑی شریف کی ایک گجر برادری جو کہ مہیسی برادری کے نام سے پکاری جاتی ہے ان کے بزرگوں نے قبرستان کے لیے وقف کی تھی اور اسی برادری کے بزرگ بیان کرتے ہیں کہ اس قبرستان میں سب سے پہلے آپ کا وجود مبارک دفن کیا گیا یعنی آپ کی قبر انور کے بعد باقی سب قبریں بنیں۔

جناب فضیلت مآب کمال  
 چو کرد انتقال از سرائے زوال  
 زہے نور ملت زہے نور حق  
 زہے نور دیں حافظ قیل و قال  
 شیخ از لب ہاتف آمد ندا  
 کہ گو غائب نور "جلی" بسال

۱۳۰۲ھ

آپ کا فیض جاوداں:

آپ کے وصال کے بعد بھی آپ کا فیض جاری ہے۔ حضرت شیخ عبداللہ صاحب ساکن چک عمر فرمایا کرتے تھے کہ جب مجھے کسی بھی مسئلہ میں گرہ پڑتی ہے تو میں سیدھا چکوڑی شریف کا رخ کرتا تھا۔ کبھی تو مسئلہ راستہ میں حل ہو جاتا اور کبھی حافظ صاحب کے حزار مبارک پر بیٹھ کر فاتحہ خوانی کرنے کے بعد مشکل حل ہو جاتی تھی۔

اولادِ پاک:

حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور الدین فاروقی صاحب گورمضان المبارک کی وہ مقدس بابرکت رات جس کو لیلة القدر کے نام سے پکارا جاتا ہے نصیب ہوئی اور آپ نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں یہ دعا مانگی کہ یا الہی مجھے اولادِ صالح سے نواز

اور ایک ایسا بیٹا عطا فرما جو کہ مادر زاد اولیٰ کامل ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور آپ کو ایک ہی بیٹے سے نوازا جو آسمان تصوف پر ماہتاب بن کر چمکا اور اس نے دنیا کو اپنے فیض کی کرنوں سے جگمگایا اس ماہتاب کا نام نامی حضرت خواجہ محمد امین صاحب فاروقی چشتی سیالوی ہے۔ جن کو دنیا صاحبزادہ صاحب کے نام سے جانتی تھی اور جانتی ہے۔ بقول شاعر۔

کے یاد گار است ازو بر زمین  
فزون باد عرش محمد امین

آپ کا عرس مبارک:

حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندی کا عرس پاک ہر سال یکم، چیت کونہایت عقیدت و احترام کے سے منایا جاتا ہے۔ عرس پاک کے تمام انتظامات سجادہ نشین آستانہ عالیہ نوریہ امینیہ خواجہ پیر محمد یوسف صاحب فاروقی چشتی سیالوی کرتے ہیں۔



## تاریخ وصال بشکل مربع

حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندی "آف چکوڑی شریف  
نتیجہ فکر

صاحبزادہ پیر فیض الامین صاحب فاروقی چشتی سیالوی آستانہ عالیہ مونیان شریف  
رئیس اہل ایمان علامہ نور الدین فاروقی

۱۳۰۲ھ

سالارِ پاک باز	بحرِ حسن	بحرِ الطاف	رئیسِ اولیاء
۳۲۵	۳۲۸	۳۳۱	۳۱۸
گرامی جہاں	بحرِ جمال	فدائے مصطفیٰ ﷺ	مردِ پاک باطن
۳۳۰	۳۱۹	۳۲۲	۳۲۹
ناورونیا	بدرِ اہل کمال	معز و ہر	سراجِ جہاں
۳۲۰	۳۳۳	۳۲۶	۳۲۳
صاحبِ ادراک	سلطان العلماء	قدوۃ اہل یقین	زبدۃ اربابِ حق
۳۲۷	۳۲۲	۳۲۱	۳۲۲

نوٹ: دائیں بائیں اوپر نیچے جدھر سے بھی جمع کریں حضرت کا سن وصال ۱۳۰۲ھ برآمد ہوگا

## تاریخ وقات

افضل شخص حضرت مولانا محمد نور الدین صاحب مرقیہ فتاویٰ تھبہ دہلی آف پکیزہ شریف

تر

حضرت مولانا محمد صالح محمد عبدالقادر صاحب آف چک عمر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

فقد ذهب النور فبا حسرتنا	انظلمت الارض ليس الملال!
اجبت الشمس به مظلمة	فانكسفت وارتفعت للزوال!
قد ذهب الضوع وبقى الليل	قد ذهب البدر وبقى الهلال
قد ذهب لحبي وبقى الجمال	قد ذهب الركب وبقى الجمال
قد ذهب العليل وبقى الحصا	قد ذهب الدر وبقى السفال
ليس ملاذی و معاذی سواہ	قد قطع الجبل من الانفصال
ليس بنا طليقة ثنا الرجال	ليس بنا الواسع لحل العقال
ليس بنا من هو حل الجواب	ليس مجيبا لفتاوى السوال
ليس من الشرق الى غربنا	من هو مثل لعليم المثال
سرا التفاسير كلام الاله	علم احاديث رسول ﷺ الزوال
القطع الفقه ونحو ختم	منطقنا تم وبحث الجدال
مات اصول وفروع به	فن بيان و بديع المقال
لا تك يا ناصح مداعنا	ان بكايي لشفاء العلال

marfat.com

Marfat.com

و تهمر المزن لدى الارتحال  
 هامرة ماطرة من وبال  
 او ملها الله شديد المحال  
 ما مزخ العيس لثقل الجمال  
 ما رعل البان بريح الشمال  
 من غفر مرقه بالنوال  
 وانفحة العلم كثير الكمال  
 هائف غيب السنين الرمال

رطب الارض و صوع سحاب  
 ذرلد سوعى اسفا بالفراق  
 مغضرة واسعة رحمة  
 رحمة ربي نزلت قبره  
 ما نشاء الريح بصوب الغمام  
 واسق فيارب بفضل كثير  
 وابق على الاغبر اولاده  
 قال لنا فانت ليل الخميس

١٣٠٢ هـ

ايضاً منه

جاء القضاء من الااله ليدها

نور الزمان وضوءه يتوقد

قال الفقير الشيخ في تاريخه

مات الفقيه ومثل لا يوجد

١٣٠٢

ايضاً منه

marfat.com

Marfat.com

جناب فضیلت مآب کمال  
 چو کرد انتقال از سرائے زوال  
 زہے نور ملت زہے نور حق  
 زہے نور دین حافظ قیل و قال  
 شیخ از لب ہاتف آمد ندا  
 کہ گو غائب نورؑ جلیؑ بسال

۱۳۰۲

## تاریخ وفات

افضل الفصلا حضرت مولانا علامہ محمد نور الدین فاروقی نقشبندی آف چکوڑی شریف

از

حضرت مولانا علامہ محمد عبدالکریم صاحب قریشی قلعہ داری گجرات

زہے	مولوی	نور	دین	کریم
مدقق	محقق	علیم	و	فہیم
زہے	زبدۃ	المستقین		زماں
زہے	قدوۃ	العاشقین		جہاں
زہے	معصم	بد	بخیر	الکلام
زہے	خوشنم	بد	براہ	امام
زہے	منج	فضل	و	جود و فیوض
زہے	کاشف	حق	بطرز	غیوض
زہے	نور	دین	نور	دیں
نیا	یہ	دگر	مثل	او
ہمہ	نشت	تاریک	روئے	زمین
چوں	بریست	رخت	از	جہاں
چوں	شب	روز	گردید	چوں
				نور شد

marfat.com

Marfat.com

دیر آنجا کہ شد لیل چوں طور شد  
 چوں از بہر تاریخ جستم نشان  
 بنا کہ گویشم ز ہاتف چناں  
 بقلب خوش آمد کے اے نیک نام  
 ہی گفت رضوان "بجنت خرام"

۱۳۰۲

## چکوڑی شریف میں آپ کے عقیدت مند!

ویسے تو چکوڑی شریف کے رہنے والے تمام لوگوں کو حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب اور آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد امین صاحب کے ساتھ بڑی گہری عقیدت و محبت ہے اور گاؤں کے سب لوگ آپ کا نام نامی بڑے ادب و احترام سے لیتے ہیں۔ اور حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب کو بڑے پیارے انداز میں ”قبلہ جی صاحب“ کے لقب سے پکارتے ہیں۔ اور اکثر لوگ اپنی محبت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ ہر سال عید الاضحیٰ کے موقع پر اپنی قربانی کے ساتھ ”قبلہ جی صاحب“ کے نام کی نقلی قربانی بھی اللہ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔

راقم الحروف نے تو اس بات کا نہایت ہی قریب سے مشاہدہ کیا ہے کہ چکوڑی شریف کے رہنے والے لوگ چاہے ان کا تعلق کسی بھی برادری کے ساتھ ہو ان میں سے جو جوان مقدس ہستیوں کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوتا رہا۔ ان سب کی اولادیں چاہے مرد ہیں یا عورتیں نیک اور پرہیزگار ہوں یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ یہ سب ان اولیائے کاملین کی محبت کا اثر ہے!

بہر حال ان میں سے کچھ عقیدت مند ایسے بھی ہو گزرے ہیں جنہوں نے اپنی زندگیوں کا زیادہ عرصہ ان مقدس ہستیوں کی خدمت عالیہ میں گزارا اور ان کا ذکر خیر ”الامین، فیض الامین من ضیائے شمس العارفین“ کے مؤلف صاحبان نے اپنی اپنی کتاب میں کیا اور ان کے نام نامی قابل ذکر ہیں۔ (جن کا ذکر اگلے صفحات میں کیا جا رہا ہے۔ یہ سب حضرات طریقت میں سلسلہ نقشبندیہ سے وابستہ تھے)

## جناب میاں محمد انور صاحب بھرگڑ مرحوم

چکوڑی شریف کے رہنے والے تھے انہوں نے حضرت مولانا علامہ حافظ نور الدین صاحب کے دست اقدس پر بیعت کی اور علم بھی آپ ہی سے حاصل کیا یہ آپ کے جانثار غلاموں میں سے تھے سر وقت جوان رعنا گورارنگ نہایت وجہیہ ریش با شریعت چہرہ پر قدرتی رعب تھا انہوں نے حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب امین صاحب کے ساتھ گزارا یہ حضرت خواجہ محمد امین صاحب کو وضو کرانے پر معمور تھے آپ ان سے خاص راز کی باتیں کیا کرتے تھے جناب حاجی محمد شفیق صاحب آج مونیوں نے اپنی قلمی کتاب ”فیض امین من ضیائے شمس العارفین“ میں اور الامین کے مؤلف صاحب نے ان کے متعلق یوں لکھا ہے کہ میاں صاحب کے دل میں ایک ہی خواہش تھی کہ قبلہ مدینہ منورہ میں پہنچا دو یہی عشق یہی شوق و ذوق ہے بات بات پر مدینۃ الرسول ﷺ کا ذکر کرتے اور شہر محبوب میں دفن ہونے کی خواہش کا اظہار کرتے میاں صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لحن داؤدی عطا کیا تھا۔ خوش الحانی اور دل کش آواز۔ ان کی اذان اذانِ بلائی ہوتی تھی۔ جب ذکر جہر کرتے جو سنتا سوائے خاموشی کے اور کوئی چارہ نہ ہوتا صرف دل آویز آواز وجود میں لطف اور سرور پیدا کرتی۔ حضرت خواجہ محمد امین صاحب کے وصال کے تقریباً 3 سال کے بعد بیت اللہ شریف جانے کا عزم بالجزم کیا تو حضرت مولانا حافظ فیض رسول صاحب نے فرمایا میاں صاحب اگرچہ میرا دل آپ کی مفارقت نہیں چاہتا مگر ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا



ہے۔ جاؤ جا کر سفر کی تیاری کرو پھر میاں صاحبؒ جس شخص کو بھی ملتے وہ کہتا کہ خدا آپ کو خیریت سے واپس لائے میاں صاحبؒ فرماتے یہ بات مت کرو بلکہ پروردگار حقیقی سے میرے تعلق یہ دعا کرو کہ میری قبر سرزمین عرب میں ہو جو کہ محمد عربیؐ کا مسکن ہے یہ کہہ کر زار و زار روتے جب سفر شروع کرنے سے پہلے حضرت خواجہ حافظ فیض رسول صاحبؒ کو ملنے کے لیے آئے تو آپ نے ان کو الوداع کہتے وقت آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ خواجہ محمد امین صاحبؒ کا عاشق صادق ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی قبلہ دعا فرمائیں کہ مناسک حج ادا کرنے کے بعد میاں صاحبؒ بخیریت واپس تشریف لے آئیں۔ خواجہ حافظ فیض رسول صاحبؒ نے فرمایا کہ میری دعا کیا کر سکتی ہے جبکہ انکے حق میں حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ خود دعا فرمائے ہیں کہ یہ عرب شریف میں رہیں گئے اور وہاں کی سرزمین میں پیوند خاک ہوں گے اس کے بعد آپ نے فرمایا اچھا جاؤ اور میری طرف سے بھی محمد عربیؐ کے دربار گہر بار میں جا کر قدم بوسی کرنا اور فقیر کا سلام بھی عرض کرنا یہ کہہ کر آپ نے میاں صاحبؒ کو گلے لگا کر رخصت کیا جب وہ ٹھٹھہ پوڑ کے پاس سے گزرے تو وہاں بھی لوگوں سے ملے تو وہاں کے لوگوں نے کہا ہم نے میاں صاحبؒ کو نہیں پہچانا ہمیں تو حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کی شکل بعینہ نظر آئی تھی۔ سبحان اللہ کیا حضرت صاحبؒ دوبارہ اس عالم میں ظہور پذیر ہو گئے ہیں۔ میاں محمد انور صاحبؒ کو بھی فنا فی الشیخ کا مقام حاصل ہو گیا تھا۔ الغرض آپ نے حج بیت اللہ کے بعد محبوب انبیا جناب محمد مصطفیٰؐ کے

حضور حاضر ہو کر قدم بوسی کا شرف حاصل کیا اور اپنی دلی مراد پوری ہونے پر مسرت کا اظہار کیا بڑے اطمینان اور تسلی کے ساتھ دل کے ارمان نکالتے رہے۔ چند روز وہیں قیام فرما کر واصل بحق ہوئے کفن وغیرہ ساتھ تھا جنت البقیع میں دفن کیے گئے اور یوں ان کے دل کی حسرت پوری ہوئی۔ صاحبزادہ فیض الامین صاحب فاروقی مونیان شریف نے ”فلک مرتبہ میاں محمد انور صاحب“ سے آپ کی تاریخ وفات

۱۳۲۸

نکالی ہے۔ جب حافظ فیض رسول صاحب کو اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا میاں صاحب کی دلی خواہش پوری ہوئی وہ عجیب مخلص آدمی تھا۔ اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے (آمین ثمہ آمین)

جناب حافظ نور احمد صاحب کٹاریہ

چکوڑی شریف کے رہنے والے تھے۔ اور کٹاریہ برادری کے ساتھ تعلق رکھتے تھے ان کا شمار اپنے خاندان کے نہایت ہی سرکردہ افراد میں سے ہوتا تھا۔ اس زمانہ میں جب بھی کسی مسکین غریب اور حاجت مند کو کسی بھی چیز کو ضرورت پڑتی تو لوگ کہتے چلو حافظ نور احمد صاحب کے گھر چلتے ہیں وہاں سے وہ چیز مل جائے گی۔ واقعی حافظ صاحب کے گھر سے وہ چیز مل جاتی تھی۔ (اب بھی اللہ کے فضل و کرم سے حافظ صاحب کے خاندان میں کسی بھی چیز کی کوئی کمی نہیں) حافظ نور احمد صاحب نے

marfat.com

Marfat.com

حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ کے زیر سایہ قرآن مجید حفظ کیا اور آپ ہی کے دستِ اقدس پر بیعت کر نیکی سعادت حاصل کی حضرت مولانا حاجی محمد شفیق صاحبؒ آف مونیان شریف نے اپنی قلمی کتاب ”فیض الامین من ضیائے شمس العارفین“ میں حافظ صاحب کے متعلق یوں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کے شاگردوں میں سے ایک حافظ نور احمد صاحب کٹار یہ تھے جو کہ حضرت کے خاص الخاص شاگرد اور رازدان تھے آپ ان پر بڑی شفقت اور مہربانی فرماتے تھے اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ حافظ نور احمد صاحب کاشت کاری کا کام اپنے ہاتھوں سے کرتے تھے۔ قرآن مجید کے زبردست حافظ تھے اور نماز پنجگانہ ہمیشہ اپنے شیخ کامل حضرت خواجہ حافظ نور الدین کی اقتداء میں ادا کرتے تھے حافظ نور احمد صاحبؒ نے اپنی زندگی کا کچھ عرصہ اپنے شیخ کامل کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے ساتھ بھی گزارا۔ چکوڑی شریف ہی میں وفات پائی اور حضرت صاحب والے قبرستان میں حافظ نور احمد صاحبؒ کو سپرد خاک کیا گیا۔ (اللہ تعالیٰ مرحوم کی قبر انور پر ہزار ہا رحمتیں نازل فرمائے) حافظ صاحب کا خاندان اب باؤ برادران کے نام سے پکارا جاتا ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خاندان کے لوگوں کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

## جناب حافظ سلطان محمود صاحبؒ

چکوڑی شریف کے رہنے والے تھے اور ان کا تعلق لکھن برادری سے تھا۔ انہوں نے بھی حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کے زیر سایہ قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی اور بیعت بھی آپ کے ہی دستِ اقدس پر کی یہ بھی حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کے شاگرد خاص تھے لیکن انہوں نے اپنی زندگی کا زیادہ عرصہ اپنے شیخِ کامل کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے ساتھ اس طرح گزارا جس کی آج کل کوئی مثال نہیں ملتی زندگی بھر کبھی کوئی نماز قضاء نہ ہوئی بلکہ ہمیشہ نماز پنجگانہ وقت پر ادا کی اور کھیتی باڑی کا کام بھی اپنے ہاتھوں سے کیا اور حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کی بارگاہ عالیہ میں بھی حاضر رہتے تھے ان کو آپ سے بڑی محبت تھی۔ یہی وجہ تھی کہ کبھی کبھی حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ حافظ صاحبؒ کی زمینوں پر تشریف لے جاتے تھے۔ یہ ایک ایسے مرد درویش تھے کہ اگر کسی شخص نے خیال کیا کہ چلو آج حافظ صاحبؒ کے درختوں سے لکڑیاں کاٹ کر ایندھن بناتے ہیں ان سے پوچھنے کی ضرورت نہیں حافظ صاحبؒ تو گھر میں موجود ہیں۔ ابھی کلہاڑی درخت پر چلی نہیں سامنے جو دیکھا تو حافظ صاحبؒ موجود ہیں۔ یہ تو کئی لوگوں نے بار بار آزما کر دیکھا ماننا پڑے گا کہ حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ نے ان کو بھی کامل بنا دیا تھا بقول شاعر۔

بنایا اس کو کامل جس کو دیکھا نظر بھر کے  
 کر امت وہ کرامت ہے امین الدین چشتی کی  
 حافظ صاحب کا ایک مشہور و معروف واقعہ جو کہ اس خاندان کے بزرگ اب  
 بھی سناتے ہیں کہ ایک مرتبہ حافظ سلطان محمود صاحب حضرت خواجہ محمد امین صاحب  
 کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی قبلہ جانور بہت بیمار ہو جاتے ہیں بہت  
 علاج وغیرہ کیا لیکن ان کی بیماری نہیں جاتی اگر ایک ٹھیک ہو جائے تو دوسرا فوراً بیمار ہو  
 جاتا ہے یہ سن کر حضرت خواجہ محمد امین صاحب نے حافظ صاحب کو ایک گھنٹی دی (جسے  
 ہم پنجابی میں ٹلی کہتے ہیں) اور فرمایا حافظ صاحب! سے بیل کے گلے میں باندھ دیں  
 جہاں تک اس گھنٹی کی آواز جاتی رہے گی بفضل اللہ تعالیٰ جانوروں میں کوئی بیماری نہیں  
 آئے گی۔ وہ گھنٹی اس خاندان کے پاس چالیس سال تک موجود رہی اور کبھی بھی  
 جانوروں میں بیماری نہیں آئی (اب یہ گھنٹی گم ہو گئی ہے) حافظ صاحب نے چکوڑی  
 شریف میں وفات پائی۔ ان کو چکوڑی شریف کے قدیمی قبرستان میں سپردِ خاک کیا  
 گیا یہ چکوڑی شریف کے مغرب کی طرف واقع ہے اس کو لوگ لکھنیاں والا قبرستان  
 کے نام سے پکارتے ہیں حافظ صاحب کی اولاد ماشاء اللہ اس گاؤں میں آباد ہے۔  
 میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خاندان کے افراد کے اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر  
 چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

## جناب چوہدری ملکہو مہر صاحبؒ

چکوڑی شریف کے رہنے والے تھے۔ اور ان کا شمار اس گاؤں کے نہایت ہی سرکردہ افراد میں سے ہوتا تھا یہ گاؤں کی بڑی مشہور و معروف برادری ”بھیلو وال“ کے ساتھ تعلق رکھتے تھے نہایت ہی بہادر نڈر اور بے باک تھے انہوں نے حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کے دست اقدس پر بیعت کی اور اپنے شیخ کامل کی وفات کے بعد اپنی زندگی کا زیادہ عرصہ اپنے پیر کامل کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے ساتھ گزارا یہ حضرت خواجہ صاحبؒ کے نہایت ہی سچے مخلص عقیدت مند تھے یہ آپ کے نہایت ہی محبت اور جانثار تھے۔ یہ بھی آپ کے راز داں تھے اکثر خواجہ محمد امین صاحبؒ اس سے راز و نیاز کی باتیں کرتے تھے ہمیشہ آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر رہتے جب حضرت خواجہ حافظ محمد امین صاحبؒ نے اس جہان فانی سے کوچ کیا تو یہ اس وقت بھی آپ کے پاس موجود تھے۔ حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ بھی ان سے بڑا پیار کرتے تھے۔ کسی بھی مشکل میں کبھی بھی ساتھ نہ چھوڑا اس بات کا اندازہ آپ اس واقعہ سے لگائیں کہ یہ واقعہ جناب چوہدری سلطان علی صاحب بھیلو والیہ آف چکوڑی شریف نے بیان کیا کہ ہم سے ایک آدمی قتل ہو گیا تو پولیس نے دفعہ ۳۰۲ کے تحت ہم چار آدمیوں کا چالان کر دیا جن میں میرا بڑا بھائی ملکہو مہر بھی شامل تھا جو کہ حضرت خواجہ صاحبؒ کا محبت ہونے کے علاوہ جانثار بھی تھا۔ آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا جب تمہیں پولیس پکڑنے کے لئے آئے تو مجھے مل کر جانا۔

چوہدری سلطان بھیلو والیہ کا بیان ہے کہ جب پولیس نے ہم کو پکڑ لیا تو ہم اس راستے سے گزرے جہاں پر آپ اپنے بنگلہ خاص میں تشریف فرماتے تھے۔ آپ ہماری طرف ہی متوجہ تھے ہم نے سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا اچھا جاؤ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ الغرض ہم جیل چلے گئے اور بہت جلد ہمارا مقدمہ شروع ہو گیا جب ہمارے مقدمہ کی تاریخ نزدیک آئی اور اسی دن فیصلہ سنایا جانا تھا تو رات کو جیل میں ایک شخص نے (جو کہ آپ کا واقف نہ تھا) خواب دیکھا کہ ایک فرشتہ سیرت بزرگ ہیں جن کے روئے انور کے گرد چاند ہالہ کئے ہوئے ہے۔ باہر سے اندر داخل ہوئے اور ان کے ہمراہ ایک سادہ مزاج بزرگ جن کے چہرہ انور سے جلال ٹپک رہا ہے ان کے ہاتھ میں عصا ہے وہ تشریف لاتے ہیں اور ملکہو مہر اور فضل داد کا نام لیکر پکارتے ہیں تو جیل کی چاروں طرف کی دیواریں دھڑام سے نیچے گر پڑتی ہیں اور وہ بزرگ ان دونوں کو ساتھ لے کر باہر نکل جاتے ہیں اور دوسرے دو آدمیوں کو بھی تشفی و تسلی دیتے ہیں کہ تم گھبراؤ نہیں انشاء اللہ تمہیں بھی عنقریب جیل سے رہائی حاصل ہوگی جب صبح ہوئی تو اس آدمی نے ہم سے خواب بیان کیا اور کہا یہ دونوں تو صاف بری ہو جائیں گئے اور تم کو تھوڑی سی سزا ہوگی۔ چوہدری سلطان علی بیان کرتے ہیں اس آدمی سے ان مقدس بزرگوں کے حلیے پوچھے گئے تو صاف پتہ چلتا تھا کہ ایک تو خواجہ محمد امین صاحب اور دوسرے انکے والد ماجد حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب ہیں۔ اس کے بعد جب ہم سیشن جج کی عدالت میں پیش ہوئے تو جج صاحب نے ملکہو مہر اور

فضل داد کو صاف بری کر دیا اور دوسروں کو تھوڑی سی سزا سنائی بعد میں وہ بھی بری ہو گئے۔ ملکہو مہر صاحب نے ساری زندگی دینی و دنیاوی کاموں میں ہمیشہ آپ سے مشورہ کیا اور تمام عمر آپ کے مشوروں پر کار بند رہے۔ جناب حاجی محمد شفیق صاحب آف مونیان شریف نے اپنی قلمی کتاب ”فیض الامین من ضیائے شمس العارفین“ میں اور جناب پیر ظفر علی صاحب عباسی نے اپنی کتاب ”الامین“ کے صفحہ نمبر 28 پر اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔ کہ جناب ملکہو مہر صاحب حضرت خواجہ حافظ نور الدین صاحب اور خواجہ محمد امین صاحب کے بے تکلف مرید تھے آپ کی دعا و برکت سے عزت کے ساتھ زندگی بسر کی اور چکوڑی شریف ہی میں فوت ہوئے اور حضرت صاحب والے قبرستان میں ان کو سپرد خاک کیا گیا اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین



## بدرگاہِ مجیب الدعوات

رسول	ذاتِ	شوق	بدہ	خدایا
قبول	مراکن	صلی اللہ علیہ وسلم	محمد	بدر
بدار	حضرت	در عشق	روز	شب
گزار	احمد	در وصل	وقت	ہمہ
ما	وقت	ہمہ	ممانی	حیاتی
صلی اللہ علیہ وسلم	مصطفیٰ	مرا	وصالی	عطا
بکن	فدا نیم	گل	بر آں	چو بلبل
بکن	نمائم	جلوہ	پروانہ	چو پروانہ

بدرگاہِ سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

غریبم یا رسول اللہ ﷺ غریبم  
 ندارم در جہاں جز تو پیغم  
 ترحم یا نبی اللہ ترحم  
 زہجوری بر آید جانِ عالم  
 نہ آخر رحمۃ للعالمین  
 زہجوراں چرا فارغ نشینی  
 تو ایہ رحمتی آں بہ کہ گاہے  
 کنی بر حال لب خشکاں نگاہے

در مدح خواجگان نقشبند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

از

حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب جامیؒ

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار اتند  
 کہ برنداز راہ پنهان بحرم قافلہ را  
 از دل سالک رہ جاذبہ صحبت شاں  
 می برد و سوسہ خلوت و فکر چلہ را  
 قاصرے گر کند این طائفہ را طعن و قصور  
 حاشا اللہ کہ بر آرم بزباں این گلہ را  
 ہمہ شیراں جہاں بستہ این سلسلہ اند  
 روبہ از حیلہ چہاں بکسلہ این سلسلہ را

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں  
 گفتہ آید در حدیث دیگران!  
 باز گو اسرار و رمز مرسلین  
 آشکارا بہ کہ پنهان سر دیں

(رومیؒ)

## مونیاں شریف

ضلع گجرات کے مشہور شہر کنجاہ سے ایک سڑک ڈنگہ روڈ نکلتی ہے اس سڑک پر مغرب کی طرف تقریباً 10 کلومیٹر کا فاصلہ طے کریں تو آپ کو موضع بانیاں اسے آگے جنوب کی طرف مغرب والی سائیڈ پر ایک گاؤں نظر آئے گا جس کا نام مونیاں شریف ہے۔ اس گاؤں کی خاک نے ایسے ایسے جوہر تابدار پیدا کیے ہیں جو کہ آسمان عرف پر بدر کامل بن کر چمکے اسی گاؤں کو حضرت مولانا علامہ حافظ غلام رسول صاحب ماروٹی آف ٹھیکریاں شریف کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا حافظ محمد علم دین صاحب فاروقی نقشبندی جو کہ میدان شریعت و طریقت کے شہوار تھے۔ انہوں نے اپنا مستقل ٹھکانا بنایا۔ اسی گاؤں میں ایسے ولی کامل پیدا ہوئے جنہوں نے اپنی روحانی طاقت سے چکوڑی شریف کی جامع مسجد میں وضو والی جگہ پر بیٹھ کر اپنے عقیدت مند حضرات کو سنگاپور جیل کی سیر کرا دی۔ بظاہر تو یہ ایک چھوٹا سا گاؤں نظر آتا ہے لیکن روحانیت کے اعتبار سے اسے دوسرے تمام دیہات پر برتری حاصل ہے۔ محمد عربی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ”عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة“ جب خدا کے نیک لوگوں کا ذکر کیا جائے تو اس وقت اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

۱۔ یہ حضرت خواجہ حافظ محمد امین صاحب فاروقی پشتی سیالوی آف چکوڑی شریف کے ایک نامور غلیظ حضرت مولانا میاں غلام نبی الدین صاحب کے گاؤں کا نام ہے۔ میاں صاحب کی قبر انور اسی گاؤں سے متصل شمال کی طرف قبرستان کے مشرق میں واقع ہے اور اس بات کا ذکر ”تذکرہ اولیائے پشت“ کے مصنف حضرت مولانا علامہ سلطان احمد صاحب آف لاہور نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔  
۲۔ سنگاپور جیل میں ایک قیدی کو دکھانے والے حضرت خواجہ حافظ فیض رسول صاحب کی ذات بابرکات تھی

ہر کجا ذکر صالحاں باشد  
رحمت حق بر و نزول کنند

یہ بات بالکل سچ ہے کہ جہاں بھی خدا کے نیک لوگوں کا ذکر ہو گا وہاں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوگی اور جس بستی میں خدا کے کئی نیک لوگ اور ولی کامل دفن ہوں تو اس بستی کی کیا شان ہوگی۔ قرآن مجید سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء کرام علیہ السلام دنیا میں بھیجے ہر نبی کے زمانے میں خدا کے نیک لوگوں کا ذکر ہوتا رہا ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا۔ چاہے وہ خدا کے ولی مرد ہوں یا پھر اس کی صالحہ ولیہ ہوں۔

اسی گاؤں کے قبرستان میں سلسلہ نقشبندیہ و قادریہ کی دو جلیل القدر ہستیاں (جن کا ذکر اگلے صفحات پر آئے گا) اپنی آخری آرام گاہوں میں ابدی نیند سو رہی ہیں اور سلسلہ چشتیہ نظامیہ سیالویہ کی تین ہستیوں کے علاوہ بھی اس قبرستان میں حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے مرید خاص قاضی محمد حیات صاحبؒ بھی مخو خواب ہیں۔ ان کا تھوڑا ذکر خیر کرتے ہیں۔ ان میں ایک ہستی تو حضرت خواجہ حافظ محمد علم دین صاحب فاروقی نقشبندیؒ کی ذات بابرکت تھی جنہوں نے سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور و معروف

۱۔ قاضی محمد حیات صاحب: یہ مونیان شریف کے رہنے والے تھے ان کا شمار نہایت ہی سرکردہ افراد میں سے ہوتا تھا۔ یہ وہاں کے مشہور و معروف قاضی خاندان کے سربراہ تھے۔ یہ حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے مرید اور عاشق صادق تھے۔ اس خاندان کے اکثر بزرگوں قاضی جلال دین صاحب، قاضی محمد امیر صاحب کا ذکر خیر حضرت خواجہ محمد امین صاحب کے حالات زندگی میں آتا ہے۔ اس خاندان میں سے قاضی فضل کریم صاحب جو کہ بڑے عبادت گزار اور اردو و خائف کے بڑے شائق تھے میں نے خود (مؤلف) انہیں اکثر حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے مزار پر انوار پر و خائف کرتے ہوئے کئی بار دیکھا تھا۔ قاضی صاحب ساری ساری رات و خائف ہی میں گزار دیتے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خاندان کے سب بزرگوں کی توبہ پر ہزار ہا رحمتیں نازل کرے۔ آمین۔

روحانی پیشوا حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین دایم الحضور آف قصور شریف کے دست اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور حافظ محمد علم دین صاحب کو کامل پا کر قبلہ شاہ صاحب نے آپ کو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی خلافت سے نوازا اور دوسری ہستی حضرت مولانا علامہ حافظ محمد علم دین صاحب کے اکلوتے صاحبزادے حضرت مولانا حافظ محمد عبدالرشید صاحب کی ذات پر برکت تھی حافظ صاحب نے اپنے والد محترم کے سلسلہ نقشبندیہ وقادریہ کو پسند کیا اور حضرت خواجہ حافظ سید عبدالرسول شاہ صاحب آف قصور شریف کے دست اقدس پر بیعت کی فضیلت حاصل کی اور خواجہ عبدالرسول شاہ صاحب نے آپ کو بھی خلافت سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ نے حافظ عبدالرشید صاحب کو تین صاحبزادوں سے نوازا۔ ان میں آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت خواجہ حافظ فیض رسول صاحب کو حضرت خواجہ محمد امین صاحب فاروقی چشتی سیالوی آف چکوڑی شریف اوائل عمر ہی میں اپنے ساتھ چکوڑی شریف لے گئے اور اپنی زیر نگرانی ان کی علمی و اخلاقی اور روحانی تربیت مکمل کی اور اپنی دختر نیک اختر سے حافظ صاحب کا نکاح کیا یہی حضرت خواجہ محمد امین صاحب کی وفات کے بعد آپ کے جانشین مقرر کیے گئے۔ حافظ عبدالرشید صاحب کے دوسرے دونوں صاحبزادوں حضرت مولانا حاجی محمد شفیق صاحب فاروقی اور حضرت مولانا محمد صدیق صاحب المعروف میاں کا کو صاحب نے سلسلہ چشتیہ نظامیہ سیالویہ امینیہ میں حضرت خواجہ محمد امین صاحب آف چکوڑی شریف کے دست اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور خواجہ چکوڑوی نے

دونوں صاحبزادوں کو خلافت سے نوازا حضرت مولانا علامہ حافظ محمد عبدالرشید صاحب کے پوتے اور حضرت مولانا محمد صدیق صاحب فاروقی کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا علامہ حافظ محمد مشتاق احمد صاحب فاروقی چشتی سیالوی نے سلسلہ چشتیہ سیالویہ کے مشہور و معروف روحانی پیشوا مجاہد ملت حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب چشتی سیالوی آف سیال شریف کے دست اقدس پر بیعت کی اور خواجہ سیالوی نے آپ کو خلافت سے نوازا۔ مونیوں شریف کے قبرستان میں ان مقدس ہستیوں کی قبور پر کوئی تاریخ وفات وغیرہ درج نہیں اور نہ ہی کوئی تختی وغیر لکھ کر لگائی گئی ہے۔

اس وقت مونیوں شریف میں حضرت خواجہ حافظ محمد مشتاق احمد چشتی سیالوی کے جانشین آپ کے اکلوتے صاحبزادے حضرت مولانا علامہ صاحبزادہ فیض الامین فاروقی چشتی سیالوی مدظلہ العالی جو کہ اپنے اکابر کی سچی تصویر ہیں آپ دن رات دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں۔ اس علاقے کے لوگ اپنے علمی و روحانی مسائل کے لئے ان سے رجوع کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اور ان بزرگ ہستیوں کے طفیل اس گاؤں کے تمام مکینوں پر اپنی رحمت حق کی بارشیں نازل کرے آمین ثم آمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نذیرِ اہلِ کرم

بے خبر مت کہہ وہ کیا دیتے ہیں  
 شمع الفت کی جگا دیتے ہیں  
 در پہ آ جائے گدا کوئی اگر  
 اگر کوئی پہنچائے ایذا ان کو  
 صدق دل سے جو پکارے ان کو  
 موج میں آ جائیں جب اہل کرم  
 موت کے عفریت سے ڈرتے نہیں  
 قطب چوروں کو پناہ دیتے ہیں  
 لو خدا سے وہ لگا دیتے ہیں  
 اس کو حاجت سے سوا دیتے ہیں  
 عیش و عشرت کی دعا دیتے ہیں  
 قسمت اس کی یہ جگا دیتے ہیں  
 غم کے ماروں کو ہنسا دیتے ہیں  
 سر رہ حق میں کٹا دیتے ہیں

تم باذن اللہ کہہ کر حامد

غوث مردوں کو جلا دیتے ہیں

(علامہ حامد الوارثی فیصل آباد)



## حضرت مولانا علامہ حافظ محمد علم دین صاحب فاروقی نقشبندیؒ آف مونیوں شریف

آپ حضرت مولانا علامہ غلام رسول صاحبؒ کے بڑے صاحبزادے تھے  
بڑے خوبصورت بلند و بالا قامت گورا رنگ الغرض بڑے وجیہ جو ان، علوم ظاہری  
و باطنی سے مالا مال تھے۔

آپ نے اپنے والد ماجد صاحبؒ کے زیر سایہ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد  
آپ ہی سے درس نظامی کی مکمل کتب پڑھیں۔ علم فقہ و احادیث و تفاسیر معانی منطوق و  
غیرہ علوم متداولہ پر مکمل عبور حاصل کیا اور اس کے بعد اپنے والد ماجد حضرت مولانا  
علامہ غلام رسول صاحبؒ کے ہمراہ اس وقت سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور و معروف روحانی  
پیشوا حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین قصوری دائم الحضورؒ کی بارگاہ عالیہ میں بیعت  
کے لئے حاضر ہوئے اور آپ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ حضرت خواجہ دائم  
الحضورؒ کی عقاب ننگا ہوں نے اس مرد درویش کے اندر چھپے ہوئے جوہر یکتا کو پہچان  
لیا اور اپنے پاس رکھ لیا۔ آپ نے کچھ عرصہ خواجہ دائم الحضورؒ کی بارگاہ عالیہ میں گزارا  
اور آپ کی راہنمائی میں سلوک کی منازل طے کیں حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوریؒ  
نے آپ کو خلافت سے نوازا اور رشد و ہدایت کی اجازت دی اور ساتھ یہ تاکید بھی کہ  
گاؤں واپس جا کر دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے  
رہنا۔ چنانچہ آپ اپنے شیخ کامل کے فرمان کے مطابق واپس اپنے گاؤں ٹھیکریاں

شریف میں تشریف لے آئے اور درس و تدریس کے کاموں میں اپنے والد ماجد کا ہاتھ بٹانے لگے۔

### مونیاں شریف میں آمد:

حضرت مولانا علامہ حافظ علم دین صاحبؒ اپنے بزرگوں کے کچھ عقیدت مندوں کے اصرار پر قریبی گاؤں مونیاں شریف میں تشریف لے آئے اور وہیں پر سکونت اختیار کی۔

### مونیاں شریف میں سلسلہ درس و تدریس:

”فیض الامین من ضیائے شمس العارفین“ کے مؤلف جناب حاجی محمد شفیع صاحبؒ نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 9 پر یوں تحریر کیا ہے۔

کہ جب حضرت مولانا علامہ حافظ علم دین صاحبؒ ٹھیکریاں سے مونیاں شریف میں تشریف لے آئے تو آپ نے اس چھوٹی سے بستی میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ بے شمار لوگ آپ کے حلقہ درس میں حاضر ہوتے تھے۔ ہزار ہا لوگوں نے آپ کے حلقہ درس سے فیض حاصل کیا۔ آپ بڑے خوش آواز اور زبان بڑی پرتا شیر تھی۔

آپ نے اپنے اوقات کو چار حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا اور بڑی سختی سے اس پر کار بند رہتے تھے۔ روزانہ سحری کے وقت بیدار ہو جاتے نماز تہجد ادا کرتے وظائف

میں مشغول ہو جاتے فجر کی نماز خود پڑھاتے پھر نماز کے بعد وہیں مسجد میں بیٹھ کر تلاوت کلام پاک اور دیگر اوراد میں محو ہو جاتے۔ نماز اشراق پڑھ کر باہر آتے اور تلامذہ کو درس دیتے۔ دس بجے کے بعد کتابت فرماتے چونکہ اس زمانہ میں چھاپے خانے بہت کم ہی تھے اس لئے کتب فقہ و احادیث کی کتابت میں مصروف رہے۔ الحمد للہ رقم الحروف (مؤلف) نے آپ کے ہاتھ مبارک سے لکھی ہوئی کئی قلمی کتب کی زیارت کی ہے جو کہ اب بھی مونیوں شریف میں حضرت صاحبزادہ فیض الامین فاروقی چشتی سیالوی مدظلہ العالی کے پاس محفوظ ہیں۔ پھر کھانا کھانے کے بعد سنت قیلولہ ادا فرماتے بعد از نماز ظہر حفاظ سے قرآن سنتے اور دوسرے طلباء کو درس دیتے۔ آپ کے حلقہ درس سے بے شمار لوگ حافظ و قاری بن کر نکلے۔ حضرت مولانا حاجی محمد شفیق صاحب نے تحریر کیا ہے کہ میں نے بھی آپ سے عربی و فارسی کی کتب پڑھیں اور قرآن مجید بھی ان سے پڑھنے کا فخر حاصل ہوا۔ بڑھاپے کے باوجود آپ کے وجود مبارک میں تساہل نام کونہ تھا آپ بڑے بردبار حلیم الطبع اور صاحب کرامت تھے۔ آپ کی وفات بھی ایک کرامت تھی جس کے راوی خود جناب حاجی صاحب ہیں بیان کرتے تھے۔

کہ ایک دفعہ میں موسم برسات میں سخت بیمار ہو گیا۔ غشی طاری ہوئی اور ساتھ ہی طاقت گویائی سلب ہو گئی۔ باتیں سن تو لیتا تھا مگر جواب دینے کی طاقت نہ تھی۔ اس وقت حافظ علم دین صاحب مریدین کے ہاں کسی اور گاؤں میں تشریف لے گئے تھے۔

پانچ دن کے بعد جب آپ واپس آئے تو مجھے بڑی محبت سے ملے۔ اس حالت میں دیکھا تو دم کیا اور اس کے بعد دعا فرمائی۔ دعا کا یہ اثر ہوا کہ میں دن بدن صحت یاب ہونے لگا اور آپ بیمار ہوتے چلے گئے۔ چند دنوں کے بعد میں چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا مگر آپ سخت علیل ہو گئے۔ ایک ہفتہ تک آپ سخت بیمار رہے مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس روز بہت بارش ہوئی تو آپ نے بارش کا پانی اور مسواک طلب کی۔ بندہ نے دونوں اشیاء فوراً پیش کر دیں۔ آپ بڑے خوش ہوئے اور میرے حق میں دعا کی۔ مسواک کر کے وضو کیا پھر نماز اشراق پڑھ کر چار پائی پر لیٹ گئے اور میرے والد محترم حضرت مولانا حافظ عبدالرشید صاحبؒ نے جب آپ کے چہرہ انور پر نزع کی حالت طاری دیکھی تو آپ آپ دیدہ ہو گئے اور نبض دیکھنے لگے اس وقت حضرت مولانا علامہ حافظ محمد علم دین صاحبؒ نے فرمایا کہ سورہ یسین کی تلاوت کرو۔ والد صاحب نے سورہ یسین کی تلاوت شروع کر دی تو آپ نے میرے والد محترم اور ان کی اولاد کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ اس کے بعد خود بھی سورہ یسین کی تلاوت کرنی شروع کی۔ تلاوت کرتے کرتے اپنی جان جان آفریں کے حوالے کی۔

ان اللہ وانا الیہ راجعون

آپ کی وفات حسرت آیات پر بہت سے اصحاب نے قطعہ تاریخ لکھے ہیں مگر یہاں پر صرف وہ قطعہ درج کرتے ہیں جو حضرت مولانا علامہ شیخ محمد عبداللہ صاحبؒ آف عمر چک نے لکھا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

حافظ فرقان باوجہ کمال  
 عالم دین علم دین بے قیل و قال  
 از سہ تاریخ او ہاتف گفت  
 پاک اصل و پاک نسل و خوش خصال

آپ کو موناں شریف کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ آپ کی قبر انور کے اوپر  
 کوئی کتبہ وغیرہ لکھا ہوا نہیں ہے۔ لیکن قبر انور قبرستان کے درمیان میں پختہ اینٹوں کی  
 بنی ہوئی واقع ہے۔

اولاد پاک:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک صاحبزادے اور ۲ صاحبزادیوں سے نوازے۔ آپ  
 صاحبزادہ صاحب کا نام نامی حافظ محمد عبدالرشید صاحب فاروقی تھا۔

## تاریخ وفات

حضرت مولانا علامہ حافظ محمد علم دین صاحب فاوری نقشبندی مونیان شریف

از: مولانا علامہ غلام رسول صاحب عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ

حضرت مولوی علم الدین  
حافظ گنج علم القرآن  
متقی زمان و صالح دہر  
اصل و قرعش کہ در اصول و فروغ  
ہست این فیض یمن انفائش  
در بزرگی شمع است خرب مثل  
آنچنان کرد ترک نفس و ہوا  
در صفائی قناعش بودہ است  
گر فرشتہ نہ دیدہ است کسے  
میل طبعش چو بود سوائے بقا  
بالغاں را ہمیں نشاہنہا است  
این سعادت نصیب باہم باد  
بہر تاریخ نقل اور سحری  
ہمہ باسن چنین بفرمودند  
گوکہ چون قطع کرد از سر آر

عالم علم دین بصدق و سواد  
صاحب علم و زہد و مجدد و رشاد  
احسن المخلوق از میان عباد  
ماہر اند و تمام پاک نہاد  
ہر چہ وادش خود از خوبی داد  
ہمچو شیخ جنید در بغداد  
کہ بتاں و پاز بعصر شاد  
از و جودش شد آں بہشت آباد  
صورت خوبش آورد در یاد  
رخت بست از جہاں بے بنیاد  
کاملاں را ہمیں است صحن و مراد  
بجد و آلہ الامجاد  
مددی جستم از دل اسعاد  
کالی فقیر سعالت و ارشاد  
روح پاکش بہ صدر جنت باد

marfat.com

Marfat.com

حضرت مولانا علامہ حافظ محمد عبدالرشید صاحب فاورقی

## آف مونیال شریف

آپ حضرت خواجہ حافظ علم دین صاحب کے اکلوتے صاحبزادے تھے۔ باپ کی طرح بڑے زاہد نیک و پرہیزگار تھے۔ عموماً لوگ پیار سے حافظ جی کے لقب سے پکارتے تھے۔ صوفی فضل دین صاحب چشتی مرحوم آف کنگ سہالی نے آپ کی شان میں کچھ اشعار لکھے جو کہ آپ کی زندگی کی صحیح عکاسی کرتے ہیں۔

اک فرزند چمک دار روشن پیا اونہاندی چھولی  
اسم محمد رشید جہاندا حافظ مٹھی بولی  
مونیال دے وچ خاص ٹھکانا حافظ جی اکھواون  
شب بیدار عبادت اندر ساری رات لنگاون

آپ کی ولادت باسعادت 1263ھ میں ہوئی۔ (آپ حضرت خواجہ محمد امین صاحب آف چکوڑی شریف جو کے آپ کے چچا مولانا علامہ حافظ محمد نور دین صاحب کے فرزند ارجمند تھے ان سے عمر میں صرف ایک دن بڑے تھے) ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی اور قرآن مجید اپنے والد محترم کی نگرانی میں مکمل حفظ کیا اور اس کے بعد درس نظامی کی مکمل کتب اپنے چچا حضرت مولانا علامہ حافظ نور الدین صاحب نقشبندی چکوڑوی سے پڑھیں اور دستار فضیلت حاصل کی حافظ صاحب کی شخصیت بڑی پُر رعب تھی۔ آپ بڑے منتظم فہم العقول، بڑے عالم باعمل شب بیدار تہجد گزار

تھے۔ آپ نے اپنے والد محترم کے طریقہ نقشبندیہ کو پسند کیا اور حضرت خواجہ عبدالرسول قصوریؒ کے دستِ حق پر بیعت کی بعد ازاں خواجہ عبدالرسول قصوریؒ نے آپ کو خلافت سے نوازا۔ آپ طب و حکمت کے علم سے اچھی طرح واقف تھے اور لوگوں کا علاج اکثر مفت کرتے۔ آپ کے دست مبارک میں شفا کے کاملہ تھی۔ عوام کی خدمت ان کا شعار تھا۔ آپ اکل حلال کھاتے اور خود اپنے ہاتھوں سے کاشت کاری کرتے یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ہر کام میں برکت دیتا۔ اس وقت کے لوگ بڑے متعجب ہوتے تھے کہ ہم لوگ تو دو دو تین تین جوگوں سے زمین کاشت کرتے ہیں اور بڑی محنت کرتے ہیں مگر حافظ جی صاحب صرف ایک جوگ سے اتنا غلہ پیدا کر لیتے ہیں جتنی ہماری تین جوگیں بھی نہیں کر سکتیں۔ لوگ اس چیز کے قائل ہو چکے تھے کہ آپ کی امدادِ غیب کے رزق سے ہوتی ہے۔

آپ نے ۱۳۲۸ھ 1910ء میں مونیان شریف مس وفات پائی اور وہیں قبرستان میں آپ کو دفن کیا گیا۔

اولادِ مبارک:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین صاحبزادوں سے نوازا ان میں سے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا علامہ حافظ فیض رسول صاحب آف چکوڑی شریف تھے۔ جن کا ذکر حضرت خواجہ محمد امین صاحب کے ذکر پاک کے ساتھ آتا ہے۔ دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا حاجی محمد شفیق صاحب اور تیسرے صاحبزادے حضرت مولانا محمد صدیق صاحب تھے۔

marfat.com



## شریعت مصطفیٰ ﷺ و طریقت حقیقت و معرفت کے بارے میں

سب سے پہلے طالب مولیٰ کو معلوم ہونا چاہیے کہ شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طریقت اور حقیقت و معرفت کیا ہیں۔ اس دور میں راقم الحروف نے کئی پیران عظام اور ان کے مریدین حضرات کو کئی مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے شیخ تو طریقت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔ ان کا شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تعلق ہے۔

یہ بات بالکل غلط ہے بلکہ تمام پیران عظام اور مریدین حضرات کو علم ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اگر یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں اس کے بعد طریقت ہے اس کے متعلق راقم الحروف نے کئی بار اپنے والد محترم الحاج پیر محمد یوسف صاحب چشتی سیالوی مدظلہ العالی کی زبان مبارک سے سنا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ طالب مولیٰ کو معلوم ہونا چاہیے کہ شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور طریقت حقیقت میں دو پر ہیں جن کے ذریعے انسان اپنی روحانی پرواز کرتا ہے۔ آپ اس کی مثال اس طرح بیان کرتے ہیں کہ جیسے پرندے کے دو پر ہوتے ہیں اور وہ ان کے ذریعے پرواز کرتا ہے۔ اگر اس کا ایک پر کمزور ہو تو وہ اتنی قوت پرواز نہیں رکھتا جتنی کہ تندرست پر رکھنے والا پرندہ۔ اسی طرح اگر طالب مولیٰ کا ایک پر کمزور ہوگا اور دوسرا مضبوط یعنی اگر شریعت والا مضبوط ہے اور طریقت والا کمزور یا طریقت والا مضبوط ہے اور شریعت والا کمزور تو وہ اپنی پرواز نہیں کر سکے گا۔ بلکہ

طالب مولیٰ کے دونوں پر مضبوط ہونے چاہئیں۔ شریعت والا بھی اور طریقت والا بھی جس طالب کے یہ دونوں پر مضبوط ہوں وہ اپنے شیخ کامل کی راہنمائی میں بڑی آسانی کے ساتھ روحانی منازل طے کر لیتا ہے۔ شریعت اور طریقت کے متعلق حضرت مولانا علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”مالا بدمنہ“ کے صفحہ نمبر ۱۲۱ پر یوں تحریر کیا ہے کہ آدمی کو یہ وہم نہیں ہونا چاہیے کہ حقیقت اور طریقت شریعت کے خلاف ہیں بلکہ یہ خیال اور کلمہ کہنا بھی جہالت اور کفر ہے بلکہ شریعت کی اصل حقیقت یہی ہے کہ درویشوں کی خدمت کرے جب دل علم کے اس تعلق سے جو خدا تعالیٰ سے غافل کرنے والا ہے پاک ہو جائے اور نفس رزائل اور بڑائی سے کنارہ کر کے نفس مطمئنہ بن جائے اور اخلاص حاصل کر لے تو اس کے حق میں شریعت ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی نماز کا تعلق بدل جائے گا۔ یعنی ظاہری ارکان اور حرکات میں محصور ہو کر نہ رہ جائے گی بلکہ اللہ کے قرب کا حقیقی سبب بن جائے گی۔ الصلوٰۃ معراج المؤمنین کا مطلب اور مفہوم بھی یہی ہے کہ اس کی دو رکعتیں دوسروں کی لاکھوں رکعتوں سے بہتر ہو جائیں گی یہی حال اسکے روزے اور صدقات کا ہوگا۔ اکبرالہ آبادی فرماتے ہیں۔

سنو دو ہی لفظوں میں مجھ سے یہ راز

شریعت وضو ہے اور طریقت نماز

جس طرح وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی اسی طرح شریعت کی پابندی کے بغیر

marfat.com

Marfat.com

طریقت بے معنی ہے وضو نماز کی شرط ہے اور شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پابندی طریقت کی شرط ہے۔ اسی طرح حضرت خواجہ محمد امین صاحب فاروقی چشتی سیالوی آف چکوڑی شریف کے ایک خلیفہ جناب قاضی سید ممتاز احمد صاحب آف لدھیانہ نے لاہور کے رہنے والے ایک کاتب جناب مولوی عبدالعزیز سے اپنے وظائف والی قلمی کتاب میں یوں لکھوایا ہے۔

کہ شریعت مثل دودھ کے ہے اور طریقت مثل دہی کے اور حقیقت مثل مسکے اور معرفت مثل گھی ہے اگر دودھ نہ ہو تو یہ تین چیزیں کہاں سے پیدا ہوں۔ دوسری مثال میں لکھتے ہیں کہ شریعت بمثل درخت، طریقت بمثل شاخ، حقیقت بمثل برگ، معرفت بمثل میوہ ہے اور اگر درخت نہ ہو تو یہ تینوں چیزیں کہاں سے پیدا ہوں اور تیسری مثال بیان کرتے ہیں کہ شریعت بمثل پوست، طریقت بمثل گوشت، حقیقت بمثل استخوان، معرفت بمثل مغز ہے اور اگر پوست نہ ہو تو باقی تین چیزوں کی حفاظت کیوں کر ممکن ہوگی؟

الغرض طالب مولیٰ کو چاہیے کہ سب سے پہلے شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرے اور اس کے بعد طریقت پر پھر جب سب چیزوں پر عمل کرے گا تو انشاء اللہ آگے کی منازل آسانی کے ساتھ طے کر لے گا!

## سلسلہ نقشبندیہ کے بارے میں

اس سلسلہ کی چند خصوصیات ہیں جو کہ بہت ہی عالی شان ہیں اور اکابرین سلسلہ نقشبندیہ نے تحریر کی ہیں تاکہ اس سلسلہ میں قدم رکھنے والے طالب کو معلوم ہو جائے کہ اس سلسلہ نقشبندیہ کے اصول کیا ہیں جن کے ذریعے طالب مولیٰ مشاہدہ ذاتی اور دوام حضور تک پہنچتا ہے اور طریقہ نقشبندیہ کی بنا انہی کلمات پر ہے یہ کل گیارہ کلمات ہیں اور وہ یہ ہیں۔

- ۱۔ ہوش دردم
- ۲۔ نظر بر قدم
- ۳۔ خلوت در انجمن
- ۴۔ سفر در وطن
- ۵۔ یاد کرو
- ۶۔ بازگشت
- ۷۔ نگہداشت
- ۸۔ یادداشت

یہ آٹھ کلمہ مذکور حضرت خواجہ عبدالخالق عجمی وانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں اور یہ تین جو آگے ذکر ہوئے ہیں یہ حضرت امام الطریقہ خواجہ شاہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں۔

- ۱۔ وقوف زمانی
- ۲۔ وقوف قلبی
- ۳۔ وقوف عددی

اسی سلسلہ سے متعلق حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اول ما آخر ہر منتہی است

یعنی جہاں دوسرے سلسلوں کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے سلسلہ نقشبندیہ کی ابتداء ہوتی ہے اور سلسلہ نقشبندیہ کے طالب کا پہلا قدم ہوتا ہے۔ یہ بات بالکل درست ہے دوسرے سلسلوں کی نسبت سلسلہ نقشبندیہ بہت ہی مشکل ہے۔ راقم الحروف (مؤلف)

اگرچہ سلسلہ چشتیہ سیالویہ میں حضرت خواجہ غلام فخر الدین چشتی سیالویؒ آف سیال شریف سے بیعت کا تعلق رکھتا ہے لیکن اپنے بزرگوں کے آبائی سلسلہ یعنی نقشبندیہ و قادریہ کو بھی بہت پسند کرتا ہے۔ اس فقیر کے خیال میں اگر اس سلسلہ نقشبندیہ کا کوئی طالب ان گیارہ کلمات کے بجائے پہلے تین کلمات پر بھی عمل کرے تو انشاء اللہ اس کے دل کی دنیا بھی بدل جائے گی اور آخرت بھی سنور جائے گی!

۱۔ ہوش دروم:

ہوش دروم سے مراد یہ ہے کہ جو سانس اندر سے باہر نکلے چاہیے کہ حضوری اور آگاہی سے ہو اور اس میں مطلق کوئی غفلت نہ ہو یعنی کوئی سانس بھی حق تعالیٰ کی یاد سے خالی اور غفلت سے نہ نکلے اور نسبت حضور مع اللہ میں کوئی فتور واقعہ نہ ہو۔ حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ نے فرمایا کہ اس طریقہ میں دم کی نگہبانی کرنی بہت ضروری ہے جو شخص دم کی نگہبانی نہیں کرتا کہتے ہیں کہ فلاں شخص طریقہ بھول گیا۔ صوفیائے کرام اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ دن اور رات کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں اور انسان ہر گھنٹے میں ایک سو اسی بار سانس لیتا ہے۔ پس دن اور رات میں چار ہزار تین سو بیس بار، ہر سانس میں دو سوال کیے جائیں گے ایک بدن سے سانس نکلتے وقت اور دوسرا سانس اندر داخل ہوتے وقت۔ یعنی نکلتے وقت اور اندر آتے وقت تو نے کیا عمل کیا تھا اسی لیے طالب مولیٰ کا کوئی سانس بھی اس کی یاد کے بغیر نہ ہی اندر جائے اور نہ ہی اندر سے باہر نکلے۔

## ۲۔ نظر بر قدم:

نظر بر قدم سے مراد ہے کہ چلتے پھرتے اٹھتے اور بیٹھتے اپنی نظروں کو پاؤں کی طرف رکھے اور کسی غیر محرم کی طرف بری نظر سے نہ دیکھے اور چلتے ہوئے راستے کا حق ادا کرے۔ یہی وہ سبق ہے جو ہمارے آقا و مولیٰ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام اور قیامت تک آنے والے اپنے امتیوں کے لیے ارشاد فرمایا۔ اے میرے صحابہ جب تم راستے سے گزرو تو اس کا حق ادا کیا کرو۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستے کا حق کون سا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی نظروں کو نیچے جھکا کر چلنا یہی راستے کا حق ہے۔

الحمد للہ چکوڑی شریف کے رہنے والے بزرگ لوگوں سے راقم الحروف نے یہی سنا ہے کہ حضرت خواجہ حافظ نور الدین صاحب اور آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ امین صاحب اور آپ کے جانشین حضرت حافظ فیض رسول صاحب جب بھی اپنے گھر سے ڈیرہ پر جانے کے لیے گلیوں میں چلتے تو آپ اپنی نگاہوں کو زمین پر جھکا کر چلتے تھے۔ اس وقت کسی عورت کی مجال نہ تھی کہ گلی میں نظر آئے بلکہ جب کبھی عورتیں گلی میں آپ حضرات کو آتے دیکھ لیتیں تو فوراً گلی ہی میں قریبی گھر میں گھس جاتی تھیں۔ افسوس آج ہم اس سبق کو بھی بھول گئے۔

قرآن مجید میں بھی اللہ رب العزت نے سورہ نور میں اپنے پیارے محبوب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یوں ارشاد فرمایا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم ذالك

اذكى لهم ان الله خبير بما يصنعون

طالب مولیٰ کو چاہیے کہ اپنی نظر کو ہرگز ضائع نہ کرے۔ اگر اچانک کسی پر نظر پڑ جائے تو اس وقت توبہ کرے اگر دو بارہ دیکھا تو پھر مواخذہ ہوگا اور کیا پتا وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے راقم الحروف (مؤلف) نے کئی ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو اپنی آنکھوں کو چاروں طرف گھما پھرا کر نظریں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہیں اور بعض اوقات اسی وجہ سے وہ کسی نہ کسی بڑے فساد میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اکیلے نہیں بلکہ خاندان کے لوگوں کو بھی تباہی و بربادی کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سوچنا چاہیے کہ ہمارے بعض سلف صالحین نے خدا تعالیٰ سے شرم کی وجہ سے کبھی بھی اپنی نظروں کو اٹھا کر آسمان کی طرف نہیں دیکھا بلکہ اپنی نظروں کو زمین کے اوپر جھکا کر چلتے رہے۔

نقل ہے کہ تابعین میں سے ایک بزرگ ربیع بن خثیم اپنی آنکھوں کو نیچے اور سر کو جھکائے رکھتے تھے کہ بعض لوگ خیال کرتے کہ یہ اندھا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں متواتر بیس سال تک آنا جانا تھا جب آپ کی خادمہ ان کو دیکھتی تو اندر جا کر حضرت عبداللہ بن مسعود سے عرض کرتی کہ آپ کا اندھا دوست آیا ہے آپ خادمہ کی بات سن کر تبسم فرماتے اور کہتے کہ وہ اندھا نہیں ہے بلکہ اس کی آنکھوں کی بینائی بالکل ٹھیک ہے۔ بس وہ قرآن مجید اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر عمل کرتا ہے اور انہیں کہتے کہ اے ربیع بخدا اگر تم کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھتے تو بہت ہی خوش ہوتے اسی لئے طالب مولیٰ کو چاہیے کہ اپنی نظر کو ضائع نہ کرے  
اگر نظر کرے تو عبرت کے ساتھ کرے ”فاعتبر وایا اولی الابصار“

### ۳۔ خلوت در انجمن:

خلوت در انجمن سے مراد یہ ہے کہ ظاہر طور پر آدمی کی توجہ مخلوق کی طرف اور  
باطن میں اللہ رب العزت کی طرف ہو یعنی دل تو اس کا یاد الہی میں مشغول ہو اور ہاتھ  
اس کے کام کی طرف لگے رہیں اور اگر ذاکر بازار میں آتے جاتے غیر آوازیں سنے تو  
بھی اس کو سوائے اللہ کے ذکر کے اور کچھ سنائی نہ دے۔ ذکر کا ایسا غلبہ دل کی حقیقت  
پر ہو جاتا ہے۔ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار نے فرمایا کہ اگر طالب صادق ذکر میں  
کوشش کرے تو پانچ چھ روز میں حاصل ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کسی درخت کا پتہ  
کھڑکے یا کوئی آواز اس کے کان میں آئے اس کو یہ سب ذکر ہی معلوم ہوتا ہے اور  
آپ نے فرمایا ابتداء میں ہمارا ایسا ہی حال تھا اور جو شخص اپنی کم ہمتی سے ذکر قلیل کرتا  
ہو اس کو چاہیے کہ ہمت کرے وہ کمالات ذات تک پہنچنا محال ہے اور فرمایا کہ ہمارا  
طریقہ صحبت ہی ہے اور خلوت شہرت ہے اور شہرت ہی آفت ہے اور فرمایا کہ جو اللہ  
تعالیٰ نے اپنی کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے ”رجال لا تلهیہم تجارۃ ولا بیع  
عن ذکر اللہ“ وہ اسی مقام کی طرف اشارہ ہے۔

تواریخ میں مذکور ہے کہ ایک شہزادے نے اپنے باپ سے کہا میں چاہتا ہوں  
کہ مجھے آخرت میں کامیابی نصیب ہو۔ باپ نے ہدایت کی تم فلاں بادشاہ کے پاس



جاؤ۔ چونکہ طالب صادق تھا منازل طے کر کے بادشاہ کے دروازے پر پہنچ گیا اور دربانوں سے کہا کہ بادشاہ کو میرے آنے کی اطلاع دے دو کہ فلاں بادشاہ کا لڑکا آیا ہے۔ ایک دربان نے اطلاع دی تو بادشاہ نے کہا اچھا کھڑا رہنے دو اور تین دن کے بعد پھر اطلاع کی تو کہا اچھا دوسرے دروازے پر لاؤ وہاں بھی تین دن کھڑا رہا تیسری بار اطلاع دی تو کہا آنے دو وہ اندر گیا تو دیکھا کہ دنیا داری کا تمام سامان موجود ہے۔ دل میں خیال کیا یہ خود دنیا دار ہے مجھ کو کیا تعلیم دے گا۔ بادشاہ اس کے دل کی حالت جان گیا بقول شاعر

بندگانِ خاص از علام الغیوب  
وحذرو ہم جو ایس القلوب

اور اس کو اپنے ہاں ٹھہرایا پھر دوسرے دن شہر کے تمام اطراف میں ناچ گانے اور جگہ جگہ کھیل تماشے کا اہتمام کیا اور شہزادے کو طلب کرنے کے بعد ایک برتن دودھ سے بھرا ہوا اس کے سر پر رکھا اور کہا جاؤ اس شہر کی پوری سیر کرو مگر خبردار اس برتن سے دودھ نہ گرنے پائے اور ساتھ ہی دو سپاہیوں کو تلوار دیکر اس کے ہمراہ روانہ کیا اور سپاہیوں کو حکم دیا کہ اگر ایک قطرہ بھی اس برتن میں سے دودھ گرے تو تلوار کے ساتھ شہزادے کے پرزے اڑا دو۔ دونوں سپاہی شہزادے کے پورے شہر کی سیر کر کے آئے بادشاہ نے پوچھا دودھ تو نہیں گرا سپاہیوں نے عرض کیا کہ اے بادشاہ اگر ایسا ہوتا تو پھر یہ شہزادہ آپ کے پاس سلامت کیسے پہنچتا۔ قتل نہ کر دیا جاتا۔ پھر بادشاہ

شہزادے کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے پوچھا کہ آج تم نے خوب تماشا دیکھا ہوگا۔ اس شہر میں جگہ جگہ تماشے کی دھوم دھام تھی۔ شہزادے نے جواب دیا کہ جناب مجھ کو اس برتن کی حفاظت بلائے جان ہو رہی تھی ہر وقت یہی خوف لاحق تھا کہ اگر دودھ کا ایک قطرہ بھی گرا تو فوراً مارا جاؤں گا اس حالت میں میں تماشا کیا دیکھتا۔ مجھ کو تو سوائے دودھ کے اور کوئی شے نظر نہیں آئی اس وقت بادشاہ نے کہا کہ جس طرح تم پر یہ ایک دن گذرا ہمارا ہر وقت یہی حال رہتا ہے۔ یہ بادشاہت مال و دولت سب کچھ ہماری نظر میں بیچ ہے۔ ہماری توجہ کسی طرف نہیں تم نے تو ظاہری سلطنت و حکومت اور دولت و ثروت دیکھ کر ہماری حالت کو اس پر قیاس کیا۔ اے شہزادے اس واقعہ سے جو تم پر گذرا ہے سمجھ لو کہ سپاہی ملک الموت ہے اور تن من دودھ کا برتن اور راگ رنگ جو راہ میں ہو رہا تھا وہ اس دنیائے فانی کا سیر و تماشا ہے۔ اسی طرح ہم نے بھی دنیا کے دھندے کو دل میں نہیں لگایا کہ ایسا نہ ہو دودھ گر جائے اور دل یا دالہی سے خالی ہو اور مارا جائے۔ اس کے بعد بادشاہ نے شہزادے کو اس کے حوصلے کے مطابق کافی عرصہ تعلیم دینے کے بعد رخصت کیا۔

پس طالب مولیٰ کو چاہیے کہ اپنے دل کو اللہ کے ذکر میں مشغول کر کے جمیع معاملات یعنی پڑھنے کلام کرنے اور کھانے پینے چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے سونے جاگنے میں ذاکر رہے اللہ کی یاد سے غافل نہ ہو ایسا ملکہ پختہ ہو جائے کہ یاد سے بالکل غفلت نہ ہو خواہ کیسے ہی مجالس اور ہجوم ہوں۔ دل مولا کی یاد میں رہے سوائے مولا کے دل کو

اسی کی خبر نہ ہو اسی واسطے خواجہ رامتینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

از درون شو آشنا : از بروں بیگانہ وش

ایں چنینں زیبا روش کم می بود اندر جہاں

اندر سے آشنا رہے اور باہر سے بیگانوں کی طرح۔ ایسی خوبصورت چال جہاں کے اندر کم ہے

### ۴۔ سفر در وطن:

سفر در وطن سے مراد یہ ہے کہ اپنے وطن میں رہ کر سفر کرتا رہے یعنی حالت اقامت کے اندر سفر میں ہو حالانکہ ضدوں کا جمع ہونا ہے تو اس کے معنی اکابر نے یہ لکھے ہیں کہ ملکات رزیدہ یعنی بری خصلتیں چھوڑ کر نیک خصلتیں حاصل کرتا رہے۔ جیسا کہ مسافر اپنے اصلی وطن کو چھوڑ کر دوسرے وطن میں چلا جاتا ہے۔ ایسے ہی سالک ایک خصلت رزیدہ کو ترک کر کے اچھی خصلت کی طرف چل پڑا تو مسافر کی طرح خصلت حمیدہ تک جا پہنچتا ہے اور بعض اکابر نقشبندیہ نے اس سفر کی بھی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ ایک ظاہر بدن کا سفر اور دوسرا باطن کا سفر

### ۱۔ ظاہر کا سفر:

۱۔ ظاہر بدن کے سفر سے مراد یہ ہے کہ آدمی ہر ایک ملک اور جنگل کی سیر کرے اور اللہ کی زمین میں اس کی بنائی ہوئی نشانیاں اور عجائبات دیکھے یا نعب شریف

اور مدینہ شریف کی زیارت کرے یا اولیاء عظام اور علمائے کرام کی زیارت کے لیے سفر کرے یا پھر زیارت قبور کرے یا پھر اپنے والدین اور شیخ کامل کی زیارت کے لیے سفر کرے کیونکہ ان سب چیزوں کی زیارات میں بہت ہی برکتیں اور فائدے ہیں۔

## ۲۔ باطن کا سفر:

اس سے مراد ہے کہ آدمی زمین پر بیٹھا ہو اور اس کی نگاہ خدا کے عرش کا طواف کر رہی ہو۔ یہ وہ سفر ہے جو بغیر کسی مرشد کامل کے طے نہیں ہوتا۔ اس کے لیے کوئی نہ کوئی رہبر اور رفیق ہونا چاہیے۔ یہی وہ سفر ہے جس کے لیے حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب اور حضرت خواجہ حافظ علم دین صاحب اپنے گاؤں سے چل کر حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین دائم الحضور کی قصوری کی بارگاہ میں پہنچے اور حضرت خواجہ دائم الحضور نے دونوں بھائیوں پر نہایت ہی خصوصی توجہ فرمائی اور اپنی نگرانی میں بہت جلد منزل مقصود تک پہنچایا اور دونوں بھائیوں نے یہ سفر آپ کی معیت میں طے کیا اور کامیابی حاصل کی بقول شاعر۔

لوح محفوظ است پیش اولیا  
تابہ بنی ابتدا و انتہاء

اسی سفر کی وجہ سے ان محبوبان خدا کی نگاہ وہاں پڑتی ہے جہاں پر عام آدمی کی نگاہ کام نہیں کرتی۔ عام آدمیوں کے متعلق صوفیائے کرام اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں۔

کہ ہر آدمی چاہے وہ کسی بھی مذہب کے ساتھ تعلق رکھتا ہو وہ اپنی نظروں کے

marfat.com

ساتھ سورج کو طلوع ہوتے استواء پر اور پھر غروب ہوتے ہوئے دیکھتا رہتا ہے۔ حالانکہ سورج چوتھے آسمان پر چمک رہا ہوتا ہے۔ اس کے متعلق محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین سے لے کر آسمان اول تک کتنے سال کا فاصلہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ 500 سال کا راستہ ہے۔ الغرض سوچنے والی بات یہ ہے کہ ایک عام آدمی کی ٹہا ایک آن کی آن میں بیس سو سال کا فاصلہ طے کر کے چوتھے آسمان پر چمکنے والے سورج کو دیکھ لیتی ہے۔ تو خدا کے ولیوں کی نگاہ کا کیا کمال ہوگا اور جس خوش نصیب کو یہ سفر نصیب ہو جائے تو اس کو زمین اور جنگلوں میں پھرنے سے کیا کام اس کے واسطے آسمان کے اسرار اور ستارے اور چاند سورج دیکھنے سے کام نکل سکتا ہے۔ اور وہ شخص طواف کعبہ کرے اور وہ کسی مسجد کے طواف کو جائے تو تعجب سے خالی نہ ہوگا۔ بلکہ وہ لوگ تو اپنے وطن اور اپنی عبادات کرنے والی جگہ پر بیٹھے رہتے ہیں اور باطن میں عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک سیر کرتے رہتے ہیں اور ان دونوں سفروں میں سے باطن کا سفر افضل ہے مگر اس سفر میں پڑھنا نہایت ہی دشوار ہے۔

پس طالب مولیٰ کو چاہیے کہ وہ بغیر وسیلہ مرشد کے اس سفر پر نہ چلے اگر اکیلا چلا

تو سوائے تباہی و بربادی کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

۵۔ یاد کرو:

یاد کرو سے مراد ہے ذکر چاہے زبانی ہو یا دلی نفی، اثبات ہو یا فقط اسم اللہ یا

marfat.com

Marfat.com

جیسے مرشد کامل بتائے۔ ذکر کی تعلیم اور طریقہ نقشبندی خاندان میں یہ ہے کہ اول مرید اپنا دل غیر خیالوں سے پاک کر کے اپنے شیخ کامل کے مقابلہ میں رکھے منہ اور آنکھیں بند کرے اور زبان کو تالو سے لگائے اور سانس کو ذکر کے ساتھ اٹھائے جو مجاز دل بائیں طرف پستان کے نیچے ہے اس کو ہر سانس کے ساتھ تھوڑی سی حرکت دے جو سانس آئے ذکر کے ساتھ آئے اور جائے تاکہ ذکر کی حلاوت کا اثر دل میں پیدا ہو اگر اس سے اثر پیدا نہ ہو تو ایک سانس میں تین یا پانچ یا سات مرتبہ ذکر کرے اور حضور دل سے اللہ اللہ کہتا رہے اور یقین جانے کہ میں اس کو یاد کرتا ہوں اور پاک ذات مجھ کو یاد کرتا ہے۔

جیسا کہ ارشاد ہے ”فاذکرونی اذکرکم“ حتی کہ دل سے صورت لفظ محو ہو جائے صرف اسم پاک کے معنے رہ جائیں اس حد تک پہنچنے اور مداومت رکھنے میں انسان کو اختیار ہے لیکن رحمت الہی کی کشش کا اختیار نہیں ہاں اس طرح کرنے سے جذب رحمت کی لیاقت ہو جاتی ہے۔ اور جس وقت سالک اس درجے کو پہنچے تو اسے چاہیے کہ فتوحات غیبی کا منتظر رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء پر اور بالخصوص اپنے پیارے محبوب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد آپ کی امت کے اولیاء پر امور حقہ مفتوح فرمائے اس پر بھی منکشف فرماتا ہے۔ اس صورت میں اگر سالک کا ارادہ سچا ہوگا اور ہمت بھی درست ہوگی اور مواظبت بھی خوب کرے گا اور دنیا کی باتیں دل میں نہ آنے دے گا تو بے شک اس کے دل میں

نور مثل ستاروں کے چمکیں گے اور ابتدائی حالت میں وہ ستارے مثل بجلی کے گزر جائیں گے پھر کبھی نہ ٹھہریں گے اور کبھی پے در پے ہونگے اور کبھی ایک حالت پر بھی ٹھہر رہیں گے اور کبھی دل میں نور کا شعاع مثل آفتاب نظر آئے گا اور بعض اوقات حجاب اٹھائے جاتے ہیں اور پردہ غیب سے بڑی عجیب باتیں علوم کی کھلتی ہیں اور کبھی نسیم الطاف یزدانی قلب پر چلتی ہے۔

بعض چیزیں جو لوح محفوظ پر لکھی ہوتی ہیں نظر آتی ہیں اور سینہ کھل جاتا ہے اور سر ملکوت اس پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ فرشتے اور روحین اور اچھی صورتیں خدا تعالیٰ کے صالحین کی نظر آنے لگتی ہیں۔ لیکن ابتداء میں مجاہدے اور ریاضتیں درکار ہیں چنانچہ خود اللہ رب العزت قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ واذکر اسم ربک وتبتل الیہ تبتیلا اس میں بھی اشارہ ہے کہ اے طالب کسی چیز سے تعلق مت رکھ اور ہر کام اسی کے حوالے کر اور اسی کا ہو جاوہ فرماتا ہے

”یا ایہا الانسان انک کادح الی ربک کدحا فملقیہ“

”والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبیلنا“

اور اس راستہ میں کوشش اور محبت کرنا بہت ضروریات سے ہے اور آدمی کو جدوجہد چھوڑنی نہیں چاہیے اگرچہ دیر سے نظر آئے جس شخص نے سچے دل سے محنت کی اور خدا کا طالب ہو اللہ تعالیٰ خود اس کو اپنے راستے دکھاتا ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے سچ کہا۔

عافل از وے یک زماں صد مرگ داں  
زندگی یاد است نزد عارفاں  
بلکہ بدتر موت سے یہ زندگی  
کیونکہ حاصل اس سے ہے شرمندگی  
ورنہ ذاکر ہیں زمین و آسمان  
دمبدم ہیں ذکر سے یہ تر زباں  
یاد او سرمایہ ایمان بود  
ہر گدا از یاد او سلطان بود  
یاد کر تو یاد کر تو یاد کر  
غفلت اپنی یاد سے آزاد کر

جب طالب مولیٰ کو یہ نور حاصل ہو جاتا ہے تو مستی اور بے خودی اور اس کے  
وجود میں اس قدر محو ہو جاتا ہے کہ سوائے ذات واحد یعنی اللہ رب العزت کے سوا اور  
کسی کی طرف نہیں دیکھتا تو ایسے شخص کو صوفیائے کرام فانی در توحید کہتے ہیں۔ بقول

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

اتصالے بے تکلیف بے قیاس  
ہست رب الناس را با جان ناس  
کار ناداں کو تہ اندیش ہست  
یاد کردے کسے کہ در پیش است

marfat.com

Marfat.com



تو ایسا شخص ایک وقت میں کئی ایک رنگ دیکھتا ہے۔ جن کا بیان کرنا اس کے لئے محال ہوتا ہے اور ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ اپنی معیت ذات و صفاتی تجلی فرماتا ہے۔

واللہ بكل شیء محیط نظر آتا ہے اور صوفیائے کرام ایسے شخصوں کو بالغوں میں گنتے ہیں وہ ناقصوں کو کامل کرنے والا اور صاحب موزوں ہوتا ہے۔ اور اس مقام میں اگر تمکین حاصل ہو تو ہر وقت خوش رہتا ہے اللہ رب العزت کے ساتھ وہ اس وقت دونوں جہاں کو رائی کے دانے کے برابر ہی نہیں دیکھتا سوائے اس ذات باری تعالیٰ کے اور اگر تمکین حاصل نہ ہو تو اضطراب اور اشتیاق میں رہتا ہے اور کبھی کبھی اشتیاق میں آ کر یوں بول اٹھتا ہے۔ بقول شاعر۔

شمع رو جلوہ کناں تھا مجھے معلوم نہ تھا  
 صاف پردے میں عیاں تھا مجھے معلوم نہ تھا  
 گل میں بلبل میں ہر اک شاخ ہر پتے میں  
 جا بجا اس کا نشان تھا مجھے معلوم نہ تھا  
 ایک مدت حرم و دیر میں ڈھونڈا ناحق  
 سیمبر سر میں نہاں تھا مجھے معلوم نہ تھا  
 بغلط ہستی موہوم کو سمجھے تھے گھر  
 اور وطن اپنا جہاں تھا مجھے معلوم نہ تھا  
 سچ تو یہ ہے کہ سوا یارے جو کچھ تھا حیات  
 وہم تھا شک تھا نماں تھے مجھے معلوم نہ تھا

## ۶۔ بازگشت:

بازگشت سے مراد یہ ہے کہ جب ذکر کرنے والا دل سے کلمہ طیبہ یا اسم اللہ نو یا پندرہ یا پھر اکیس مرتبہ کہے یعنی طاق عدد کی رعایت رکھے اور ہر طاق عدد پر ذکر کے بعد زبان سے مناجات کرے اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں حضور قلب کے ساتھ اس طرح دعا کرے کہ الہی مقصود میرا تو ہے میں نے دنیا و آخرت کو تیرے واسطے چھوڑا تو اپنا پورا وصل اور اپنی محبت و معرفت میرے دل میں ڈال تا کہ مجھے تیری محبت و معرفت نصیب ہو بعض اکابر اولیاء اللہ نے فرمایا ہے کہ ذکر طاق کے بعد یہ دعا مانگنی شرط اعظم ہے۔ سالک کے لیے ہرگز یہ جائز نہیں کہ وہ اس دعا کو چھوڑے۔ ہم نے جو کچھ پایا اس کی برکت سے پایا کیونکہ اس سے اخلاص حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے کہ اگر ذاکر کے دل میں دوسرے غرور و فخر کا آجائے تو اس دعا کی برکت سے وہ دفع ہو کر اخلاص اور محبت و معرفت حاصل ہو جاتے ہیں۔ اگر شروع میں کلمہ بازگشت کے اندر صدق نیت حاصل نہ ہو تو اس کو چھوڑ نہ دے بلکہ اس کا ذکر کرتا رہے انشاء اللہ آہستہ آہستہ سب کچھ حاصل ہو جائے گا اور اگر اپنے شیخ کامل کی صورت کا تصور کر کے اس کے طفیل سے دعا مانگے تو بہت جلد تاثیر ہوگی اور وہ اپنے شیخ کامل کے وسیلہ سے اپنی منزل مقصود تک پہنچ جائے گا۔

## ۷۔ نگاہ داشت:

نگاہ داشت سے مراد یہ ہے کہ سالک نفس کی باتوں اور وسوسوں کو اپنے دل سے دور کرے اور اس پر لازم ہے کہ جب دل میں وسوسہ ظاہر ہو تو فوراً اس کو دور کر دے تاکہ وہ آگے بڑھنے نہ پائے اگر بڑھ گیا تو نفس اس کی طرف مائل ہو جائے گا۔ اور پھر اس کا زائل کرنا مشکل ہوگا۔ بعض اکابر صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ جس چیز کی طرف نفس مائل ہو سب سے پہلے اس چیز کو اپنے آپ سے دور کرے اور پھر ذکر میں مشغول ہو جائے۔ جیسا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باغ میں نماز پڑھی اور درختوں میں سے ایک جانور اڑا اس کا رنگ بہت ہی خوبصورت تھا ان کو وہ اچھا لگا اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اس کی طرف دیکھتے رہے اور یہ یاد نہ رہا کہ کتنی رکعتیں نماز کی پڑھی ہیں بہت پچھتائے اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج مجھ پر یہ واقعہ گذرا لہذا اب وہ باغ آپ کی ملک ہے۔ لہذا جہاں چاہیں وہاں اس کو صرف فرمائیں ایک اور صحابی کا ذکر ہے انہوں نے اپنے باغ میں نماز پڑھی اور کھجوروں کے درخت پھلوں کے بوجھ سے جھک رہے تھے ان کو دیکھا تو بہت ہی اچھے معلوم ہوئے یاد نہ رہا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں یہ ماجرا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا اور کہا کہ وہ باغ صدقہ ہے اس کو اللہ کے راہ میں خرچ کیجئے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس باغ کو پچاس ہزار میں بیچا الغرض طالب مولیٰ کو چاہے کہ

دوسرے دور کرنے کے بعد پھر جلد ہی ذکر میں مشغول ہو جائے اور کلمہ طیبہ کا ذکر کرنا اس کو جس دم کے ساتھ مفید ہے۔

## ۸۔ یادداشت:

یادداشت سے مراد یہ ہے کہ حق تعالیٰ سے مدام آگاہ رہے جیسے کہ وہ خود فرماتا ہے۔ ”وہو معلم لہما کلتتم“ اور اہل تحقیق کے نزدیک مشاہدہ حق ہے کیونکہ دل پر حسب ذاتی کا ایسا غلبہ ہوتا ہے کہ سوائے اللہ رب العزت کے کچھ نظر نہیں آتا۔

نخن اقرب کو نہیں سمجھا مگر

اس لیے اس بھید سے ہے بے خبر

عقل ظاہر میں کو کر تو دل سے دور

دیکھ تو پھر ہر طرف اس کا ظہور

عشق حق سے دل جطے جیسے کباب

یا کہ جیسے برف پیش آفتاب

یعنی ہستی نیست کرتے ہیں عزیز

ماسوا حق کے نہیں رکھتے تمیز

اور یہ بات بعد از فنا کامل بقا کے حاصل ہو جاتی ہے۔

## ۹۔ وقوف زمانی

وقوف زمانی سے مراد یہ ہے کہ سالک ہر وقت اپنے حال کا واقف رہے۔ اکابر صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ سالک کا معاملہ وقوف زمانی ہی پر ہے تاکہ سالک یہ جانے کیا حال اور صفت ہے۔

اگر اس کا کوئی عمل اللہ رب العزت کی بارگاہ میں قبول ہو تو اور ذوق و شوق کے ساتھ شکر ادا کرے۔ اور اگر اپنا کوئی عمل محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے خلاف دیکھے تو اسی وقت اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اپنے سر کو سجدہ میں جھکا کر معافی مانگے اور توبہ کرے اور کوئی زمانہ بھی غفلت کے ساتھ نہ گزارے بلکہ ہر زمانے کو اللہ کی اطاعت کے مطابق گزارے اللہ رب العزت کی عبادت کرنے والے خدا کے بعض نیک بندے گذشتہ زمانے کا بھی حساب کرتے ہیں اور یہ بھی نگاہ میں رکھتے ہیں کہ ان سے کوئی کام خلاف سنت تو سرزد نہیں ہوا اور اگر ہو تو بازگشت کرتے ہیں اور پھر نئے سرے سے دوبارہ عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

## ۱۰۔ وقوف عددی:

وقوف عددی سے مراد یہ ہے کہ عدد وتر کا نگاہ رکھنا اور عدد طاق کی حفاظت کرنا کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے۔ ”ان اللہ وتر و سبح الوتر“ بے شک اللہ ایک ہے اور طاق کو دوست رکھتا ہے۔ پس ذکر کرنے والے کو چاہیے کہ ایک سانس میں

تین یا پانچ یا سات یا اکیس مرتبہ ذکر کر کے بعض اکابر نقشبندیہ فرماتے ہیں کہ جب ذکر قلبی اکیس مرتبہ تک پہنچے اور اثر ظاہر نہ ہو تو ذکر کو پھر نئے سرے سے شروع کرے۔ اور ذکر کے اثر کا نشان یہ ہے کہ نفی کے وقت وجود بشریت نفی ہو اور اثبات کے وقت جذبات اولوہیت کا تصرف ثابت ہو۔

## ۱۱۔ وقوف قلبی:

وقوف قلبی سے مراد یہ ہے کہ سالک اپنے دل کو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں حاضر رکھے یعنی جس ذات بابرکات کی وہ عبادت کرنے والا ہے اس سے آگاہ ہونا شرط ہے کہ سوائے حق تعالیٰ کے کچھ نہ رہے اور اس آگاہ ہونے کو شہود اور وصول اور وجود کو وقوف قلبی کہتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ ذاکروں سے واقف ہو یعنی ذکر کرنے کے وقت گوشت صنوبری شکل جو بائیں طرف پستان کے نیچے ہے جس کو مجاز کے طور پر دل کہتے ہیں متوجہ رہے جس طرح ہو سکے اس کو مشغول ذکر کر کے مذکور سے غافل نہ ہونے دے اسلئے کہ ذکر سے جو کچھ حاصل ہے وہ سب کچھ وقوف قلبی میں ہے۔ اکابرین نقشبندیہ فرماتے ہیں کہ تو اپنے دل پر اللہ تعالیٰ کا ذکر اس طرح بٹھا جیسا کہ پرندہ اپنے انڈوں پر بیٹھتا ہے پھر جیسا کہ پرندے کے بیٹھنے سے انڈوں سے بچے نکلتے ہیں ایسے ہی تیرے دل پر اللہ تعالیٰ کا نام بیٹھ جانے سے تیرے اندر بڑے عجیب و غریب حالات پیدا ہوں گے۔

## بارہ کلموں کے فائدے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بارہ کلمے تورات و انجیل و زبور و فرقان سے چنے ہیں جو ایماندار ایک ورق پر لکھے اور ہر روز اس کو دیکھے اور اس پر عمل کرے خدا تعالیٰ کے مقبولوں میں سے ہو جائے گا۔

### پہلا کلمہ

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرزند آدم! روزی کا غم نہ کھا جب تک میرا خزانہ بھرا ہوا ہے اور میرا خزانہ کبھی خالی نہ ہوگا۔

### دوسرا کلمہ

اے فرزند آدم! بادشاہ ظالم اور امیر کبیر سے مت ڈر جب تک میری سلطنت ہے اور میری سلطنت ہمیشہ کیلئے ہے۔

### تیسرا کلمہ

اے فرزند آدم! کسی سے محبت مت کر اور کسی سے کچھ مت مانگ۔ جب تک تو مجھے پائے اور مجھے جب چاہے گا پائے گا۔

## چوتھا کلمہ

اے ابن آدم! میں نے سب چیزیں تیرے لیے بنا کی ہیں اور تجھ کو اپنے لئے پس تو اپنے آپ کو دوسروں کے دروازے پر ذلیل مت کر۔

## پانچواں کلمہ

اے فرزند آدم! میں جس طرح تجھ سے کل کا عمل نہیں چاہتا اسی طرح تو بھی مجھ سے کل کی روزی مت مانگ

## چھٹا کلمہ

اے آدم کے بیٹے! جس طرح میں سات آسمان اور عرش و کرسی اور سات زمینوں کے پیدا کرنے سے عاجز نہیں ہوا۔ اسی طرح تیرے پیدا کرنے اور روزی دینے سے عاجز نہیں ہوں گا بے شک روزی پہنچاؤں۔

## ساتواں کلمہ

اے آدم کے بیٹے! جس طرح میں تیری روزی نہیں کھوتا اسی طرح تو بھی میری عبادت مت چھوڑ اور میرے حکم کے خلاف مت کر۔

## آٹھواں کلمہ

اے ابن آدم! جس قدر میں نے تیری قسمت میں رکھ دیا ہے۔ اس پر راضی



رہ اور نفس و شیطان کی خواہشوں سے دل کو مت بہلا۔

## نواں کلمہ

اے فرزند آدم! میں تیرا دوست ہوں تو بھی میرا دوست رہ اور میری محبت و عشق و غم سے کبھی خالی نہ ہو۔

## دسواں کلمہ

اے ابن آدم! میرے غصے سے نڈر مت ہو جب تک تو پیل صراط سے گزر کر بہشت میں داخل نہ ہو جائے۔

## گیارہواں کلمہ

اے فرزند آدم! تو مجھ پر اپنے نفس کی مصلحت کے باعث غصہ ہوتا ہے اور اپنے نفس پر میری رضامندی کیلئے غصہ نہیں ہوتا۔

## بارہواں کلمہ

اے فرزند آدم! اگر تو میری تقسیم پر راضی ہو جائے تو اپنے آپ کو میرے عذاب سے چھڑا لے گا اور اگر تو اس پر راضی نہ ہو تو نفس کو تجھ پر مقرر کر دوں تاکہ جانوروں کی طرح تجھ کو جنگلوں میں دوڑائے پھرائے، قسم ہے مجھے اپنی ذات کی کہ کچھ حاصل نہ ہو مگر اس قدر جس میں نے مقدر میں کیا ہے۔

## ذکرِ دوائی

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا بھلا میں تم کو وہ بات نہ بتاؤں جو

۱۔ تمہارے اعمال میں بہتر ہو۔

۲۔ تمہارے مالک کے نزدیک بہت سٹھری ہو

۳۔ تمہارے درجات میں سب سے اونچی ہو

۴۔ تمہارا حق میں سونا چاندی دینے میں بہتر ہو

۵۔ تمہارے لئے اس امر سے بہتر کہ تم اپنے دشمنوں سے دو چار ہو ان کی

گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں۔

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کیا چیز ہے؟ آپ نے

فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرنا۔

اور فرمایا جس کسی کو میرا ذکر مجھ سے مانگنے سے روک دے اس کو وہ چیز دوں

گا جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں اور اس سے بہتر

## کلمہ طیبہ کے چند فضائل

۱۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب ﷺ منبر پر بیٹھے وعظ فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی حاضر ہوا اور آپ کے پاس آ کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گنہگار ہوں اور گناہ بہت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعظ سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اعرابی کو یاد فرمایا وہ حاضر ہوا اور عرض حال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے گناہ آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے گناہ درختوں کے پتوں سے بھی زیادہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تیرے گناہ بارش کے قطروں سے بھی زیادہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں! پھر آپ نے فرمایا کیا تیرے گناہ خدا کی رحمتوں سے بھی زیادہ ہیں وہ اعرابی اس کے جواب میں چپ رہا اور رونے لگا۔ آپ نے فرمایا کچھ غم نہ کر! یہ کلمہ پڑھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالیٰ تیرے سب گناہ بخش دے گا اگرچہ کتنے ہی تیرے گناہ کیوں نہ ہوں۔

۲۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کلمہ طیبہ پڑھتا ہے حق تعالیٰ اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے اور فرمایا جو کوئی رات دن یہ کلمہ پڑھتا ہے اور لا کی مدد کو کھینچتا ہے حق تعالیٰ اس کے چار ہزار کبیرہ گناہ معاف کر دیتا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

۳۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن ایک شخص میزان کے پاس کھڑا کیا جائے گا اس کی برائیوں کے تناوے صندوق میزان میں رکھے جائیں گے کہ ہر ایک کی ددازی منہائے بھر تک ہوگی اور ایک طرف ایک ذرا سا پرچہ رکھا جائے گا جس پر **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** لکھا ہوگا۔ اس کے رکھنے ہی یہ پلہ گراں تر ہو جائے گا اور خدا تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔

تذکرہ الوعظین میں مذکور ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کا انعام بارہ جگہ فرمائے گا۔

- ۱۔ قبض روح ایمان کے ساتھ ہوگا۔
- ۲۔ سکرات موت اس پر آسان ہوگا۔
- ۳۔ اس کی قبر منور ہوگی۔
- ۴۔ منکر تکبیر عمدہ صورت میں آئیں گے۔
- ۵۔ زمرہ شہداء میں اس کو کتاب دی جائے گی۔
- ۶۔ نیکی کا پلہ بھاری ہوگا۔
- ۷۔ بل صراط سے چمکنے والی بجلی کی طرح گزرے گا۔
- ۸۔ اس کے جسم کو خدا تعالیٰ دوزخ پر حرام کرے گا۔
- ۹۔ اس کو شراب محمود پلائیں گے۔
- ۱۰۔ ستہ حوریں جنت میں اس کا کام کریں گی۔
- ۱۱۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔
- ۱۲۔ اللہ تعالیٰ اپنا دیدار کرے گا۔

## استغفار:

محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی استغفار لوگوں کو عذاب سے بچاتا رہے گا۔

فرمایا: شیطان نے کہا اے خدا تیری عزت کی قسم جب تک تیرے بندوں کے جسموں میں روئیں باقی ہیں (جان ہے) میں انہیں بہکا تا رہوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میری عزت کی قسم جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے میں بھی انہیں بخشتا رہوں گا۔ (سورۃ انفال 9)

## قرض سے نجات:

جس شخص پر بہت زیادہ قرض ہو گیا ہو اور اس کے ادا کرنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو۔ اس کو چاہیے کہ نماز وتر کے بعد ۲ رکعت نفل کھڑے ہو کر پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل اللھم مالک الملک۔۔۔۔۔ بغیر حساب تک پانچ بار پڑھا کرے انشاء اللہ اس کا قرض بہت جلد ادا ہو جائے گا۔ (اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی وسیلہ بنا دے گا)

اپنے گناہوں کو یاد کرتے ہوئے رونا اور بے حساب جنت میں جانا  
 محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس مسلمان کی آنکھوں سے آنسو  
 بہے اگر چہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہو اور بہہ کر اس کے منہ پر آگئے اس کے منہ پر  
 آتش دوزخ حرام ہو جائے گی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب خدا  
 کے خوف سے بندہ کے بدن پر روئیں کھڑے ہو جائیں۔ (یعنی خوف خدا سے اس  
 کے بدن کے تمام بال کھڑے ہو جائیں) اور وہ خوف خدا سے رویا ہو وہ آتش دوزخ  
 میں نہ جلایا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان سن کر ام المومنین حضرت  
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی شخص آپ  
 کی امت میں سے بے حساب جنت میں بھی جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے فرمایا ہاں جو شخص اپنے گناہوں کو یاد کر کے روئے گا وہ بے حساب جنت میں  
 جائے گا۔ (اسی لیے صوفیائے کرام فرماتے ہیں جب آدمی خوف خدا سے روئے  
 اسے چاہیے کہ آنسو اپنے منہ پر مل لے)

## حرفِ آخر

قارئین محترم! بندہ ناچیز آخر میں اپنے تمام دوستوں اور پیر بھائیوں کا بے حد شکر گزار ہے جنہوں نے اس کتاب ”ذکر نور“ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں میرے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا ان میں بالخصوص جناب چوہدری محمد افضل صاحب چکوڑی شریف (حال مقیم سپین) برادر محترم جناب چوہدری محمد اعجاز صاحب چکوڑی شریف (حال مقیم اٹلی) جو کہ حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندی کے محبوں میں سے ہیں ان سب کے لئے اور اپنے لئے بھی اللہ رب العزت کی بارگاہ عالیہ میں دعا کرتا ہوں کہ مولا کریم جس طرح تو نے اس حقیر کو یہ اوراق مرتب کرنے کی توفیق بخشی ہے اسی طرح اپنے حبیب پاک صاحب لولاک جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میری اور میرے تمام دوستوں اور پیر بھائیوں کی تمام دینی و دنیاوی مشکلات آسان فرما اور میرے لئے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو میری شفاعت کا ذریعہ بنا۔ آمین ثم آمین۔

## اس کتاب کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتب سے مدد لی گئی

- ۱۔ تذکرہ علماء پنجاب علامہ اختر راہی صاحب
- ۲۔ ادبی مجلہ شاہین گورنمنٹ زمیندار ڈگری کالج بھمبر روڈ گجرات
- ۳۔ گلشن چکوڑی اللہ دتہ مرحوم قومی شاعر گجرات
- ۴۔ شجرہ پنجابی صوفی فضل دین صاحب چشتی آف کنگ سہالی گجرات
- ۵۔ جندل پریتی جاوید گھنجر۔ پاکستان پنجابی ادبی بورڈ لاہور
- ۶۔ قلمی نسخہ فیض الامین من ضیائے شمس العارفین (جناب حاجی محمد شفیق صاحب غاروتی آف مونیان شریف)
- ۷۔ الامین ۱۳۵۷ھ پیر ظفر علی صاحب قریشی عباسی چکوڑی شریف
- ۸۔ سہ ماہی شمارہ (دانش ۱۳۶۵) سفارت خانہ اسلامی جمہوریہ ایران اسلام آباد
- ۹۔ ہدایت الانسان الی سبیل العرفان (حضرت مولانا حافظ عبدالکریم صاحب نقشبندی ساکن روہپنڈی)
- ۱۰۔ انوار محی الدین (مکتبہ حضور یہ آستانہ عالیہ بنگلہ دھول شریف کمالیہ)

اس کے علاوہ بعض سینہ در سینہ آنے والی روایات سے بھی استفادہ کیا گیا!



توہ وقت و وقت ہے چکوڑی آج بھی جلمے برکت اور سعادت ہے چکوڑی آج بھی  
 جس پہ آئے تھے قوم سرگاہ اور اللہ کے دلی رنج و حسرت ہے چکوڑی آج بھی

استاذ العلماء برہان الاصفیاء مولانا شائقین دہلی العارفین

حضرت مولانا علامہ  
 حافظ محمد علی دہلوی صاحب  
 فاروقی نقشبندی

ہرمال  
 اہمیت کو  
 چکوڑی شریف  
 میں

سہ ماہی مبارک  
 سالانہ

پیر طریقت، فیض درجعت، زیب بساط چشتیت، ترجمان مسلک حقیقت

فاروقی چشتی سیالوی  
 بطلان العالی

پیر محمد یوسف صاحب

حضرت جناب  
 الحاج صاحبزادہ

آف چکوڑی شریف کی زیر سرپرستی منعقد ہو رہا ہے

میں پاکستان میں انہی کے ساتھ ساتھ شریف کا وسیع نظام میں سے